

مقالات مولوی محمد شفیع

جلد چہارم

ترتیب
احمد ربانی ایم اے

مجلس ترقی ادب

۲۔ کلب روڈ۔ لاہور

جملہ حقوق محفوظ

طبع اول: اکتوبر ۱۹۷۲ء

تعداد: ۱۱۰۰

ناشر : پروفیسر حمید احمد خان

ناظم مجلس ترقی ادب، لاہور

مطبع : اشرف پریس ، ایبک روڈ ، لاہور

کراڑ عالم پریس ، اردو بازار ، لاہور

زین آوٹ پریس ، ۶۰ ریلوے روڈ ، لاہور

قیمت : آٹھ روپے

فہرست

۱	جواہر نامہ
۲۱	فہرست مضامین جواہر نامہ
۲۲	توجہ طرفی از عرفات الماشقی قتی اور سی
۲۵	تذکرہ میخانہ اور خلاصۃ المضافین
۳۱	شرح حال مخیر الواصلین
۳۳	ملط اللہ مندس بن نامہ المصنوعہ استاد احمد سہار لاہوری کے متعلق کچھ مزید معلومات
۳۴	قرآن مجید بخط لطف اللہ مندس
۳۶	رسالہ اول
۳۷	رسالہ دوم در معرفت سمت قبلہ
۴۰	در معرفت شمال و جنوب و مشرق و مغرب
۴۲	در معرفت میل قبلہ از نقطہ مغرب اعتدال بجانب شمال یا بجانب جنوب
۵۰	فتویٰ گھنٹان خیال در معرفت اورنگ آباد
	سفینۃ اللہ کے ایک نامہ نسخے کا حال
۵۹	بخط محمد داراشکوہ بن شاہ جہان بادشاہ
۶۰	داراشکوہ کی ولادت
۶۱	داراشکوہ اور حضرت میا مخیر
۶۲	داراشکوہ، بدخ اور غور کی بی
۶۳	داراشکوہ اور فیہرست مزارات اہل بیت ہند

- ۶۲ کچھ اپنے اہلاد کے مشق
- ۶۵ دارا شکوہ کی مولانا جاسی سے محبت
- ۶۵ مصنف تاجری ہے
- ۶۶ میر کی شیخ مصنف کے استاد ہیں
- ۶۶ مصنف کی فائزات شیخ جلال لاہوری سے
- ۶۶ قناد سے عالمگیری اور اس کے مصنف
- ۶۶ عالمگیر نامہ کا بیان
- ۶۶ تمام پنج شاہ جہان و عالمگیر کا بیان
- ۷۳ مؤلفین قناد سے عالمگیری
- ۸۱ قناد سے عالمگیری کی خصوصیتیں
- ۸۴ آفتاب اس از مرآۃ العالم منسوب بہ محمد سلطان
- ۹۱ فرست تراجم
- ۹۳ دور و کرطل سے نای از زبان حرفی آیشانی اکبر بادشاہ تا عصر ضرر و بین پناہ
- ۱۳۴ حد و کر برخی از آئینہ ابن خاکسار عثمانیہ
- ۱۵۰ آفتاب اس از فرستہ الفاظی
- ۱۵۰ مشائخ عظم
- ۱۶۰ ذکر ملتے ہیں مصر
- ۱۷۵ ذکر امای شہر کے عصر
- ۲۰۶ فرست تراجم
- ۲۱۰ مصنفات مولانا شاہ رفیع الدین مدنی
- ۲۱۶ تصنیفات مولانا شاہ رفیع الدین

کتاب انگلیں

۲۱۵

اوتھرائی حوائی ادراس کا سترغات

۲۱۶

عہد جاہلیہ کے دوسرا زمانہ کا نام ادراس کا ذکر

۲۲۲

کتاب خانہ حصار

۲۲۵

فوائد منطوقات دغیراورد افش گاہ علی گڑھ

۲۳۱

نادرکتا ہیں

۲۳۳

مضہی کے خود زشت لہنے

۲۳۳

ایسے لہنے جن پر شاہیر کا تحریر ہو سکتا یا ہو ہی ہی

۲۳۵

کتب دلی

۲۳۷

مسورنے

۲۳۷

مرض اور مشق لہنے

۲۳۸

خوشنڈ لہنے

۲۳۸

جلی اور عروت لہنے

۲۴۰

دھیلیاں

۲۴۱

کیا پ اور ہور تدریم مبلوحت

۲۴۷

مکاتیب مرید احمد خان

۲۴۹

عمن الملک

۲۴۹

دور الملک

۲۵۰

مشاہیر علی گڑھ

۲۵۱

مکتوبات طار

۲۵۲

مکتوبات مشاہیر

۲۵۲

شہزادہ سادہ علی کے خطوط

۲۵۳

انگریزی خط

۲۵۶

تصاویر

۲۵۷

رد و گرات

۲۵۸

باکظم

۲۵۹

فرامین

۲۶۰

نکتے

۲۶۱

نقاد

۲۶۲

چار تصاویر

۲۶۳

ہندوستان کی برہمن پر مسعود سعد سلمان کے اشعار

۲۶۴

غزل از کلمات عراقی

۲۶۵

انقلاب تحفہ حبیب نوری

۲۶۶

حضرت خواجہ کمال

۲۶۷

مولانا عبدالرحمن جہاں

۲۶۸

قرب پادشاہی

۲۶۹

آثار بہرست کا نقشہ

۲۷۰

مثنوی گنبد گورہ شاد آغا میرزا موسیٰ

۲۷۱

اشعار

۲۷۲

مطالب تنقید

۲۷۳

کتب و جملات

۲۷۴

انجمن و تبانی و اقسام

۲۷۵

کتب خزانہ اور چھاپے خانے

۲۷۶

مقامات و مقامات

۲۷۷

پیش لفظ

استاذِ اہلِ مذہب و مہرِ ڈاکٹرِ مولوی محمد شفیع صاحب قنداشہ مرقدہ کے مقالات کی یہ چوتھی جلد ہے۔ یہ کتابچہیں کرام ہے۔ اس سلسلے کی پہلی تین جلدوں کے محضیات سے اذعان ہو گیا ہو گا کہ عملی فارسی ادب، تاریخ اور فنِ لطیفہ کے متعلق موضوعات کے بارے میں صاحبِ موصوت کی دلچسپیوں میں کس قدر تنوع اور دست تھی۔ نیز یہ کہ آپ کے گونا گوں علمی مشاغل اپنے اندر کتنے رنگ لیے ہوئے تھے مثلاً 'فنونِ فارسی کی تصحیح و تفسیر پر بے نظیر محنت نے آپ کے ہم کلامین الاقرای شہرت بخشی' 'عقدِ الفریح'، 'میزانِ مطلع السعیدی'، 'مکاتبات و مشیدہ'، 'فنونِ صوان الکو'، 'غزوی دافعی'، 'عقد و غیرہ پر ان کا کام تصحیح تن کی بہتری مثال ہے۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کے بارے میں آپ کی مسودات کسی جید عالمِ دینی سے کم نہ تھیں۔ مقالات علمی و دینی سے ہیں، اس بات کا یقینی ثبوت ملتا ہے۔ اسلامی تاریخ کے اسی پہلوؤں کو اہاگر کہنے میں آپ نے بہت دلچسپی لی۔ میں نے یہ مضامین کتابی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کر دیے ہیں۔ کجبات اور آثارِ قدیمہ سے متعلق وقتی مسودات پر مشتمل آپ کے مقالات کی ایک جلد ہاتھیں، صنادیدِ عدہ کے نام سے شائع کر چکا ہوں۔ خطاطی و نقاشی ویسے فنِ لطیفہ سے آپ کو علاحدہ لگاؤ تھا۔ انی فنون کی تاریخ اور مختلف ادوار میں ان کے اسالیب پر آپ کی گہری نظر تھی۔ مثلاً ان کی جلد اول میں اکثر سے میں ان پر مشتمل سے متعلق شائع ہو چکے ہیں۔ نیز خطاطی کے بہترین نمونوں پر مشتمل 'استاذہ فنی کی کتابت کردہ و مصلیوں کا کالیکٹ گ قند و غیرہ' آپ کے کتاب خانے میں موجود ہے جس کا اجمالی ذکر میرے فاضل و دست ڈاکٹر محمد شہباز حسین نے 'فہرست مخطوطات شفیع' کے آخر میں کیا ہے۔

فارسی معرانی اور دہ پختیابی، سندھی کے نادر و منفرد مخطوطات جمع کرنا آپ کا بے حد محبوب مشغلہ تھا جو

آخری دم تک قائم رہا۔ چنانچہ آپ نے ہزار کے قریب بیش بسا مخطوطات کا خزانہ یادگار چھوڑا۔ ان میں سے اکثر و بیشتر فوائد پر آپ کے مقالات کتابی صورت میں مقالات مولوی محمد شفیع کے نام سے کئی جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور چھپ رہے ہیں۔ اکثر مخطوطوں پر آپ کی بے دریغ اور رحمت انگیز یادداشتیں موجود ہیں جن کو میں نے فرصت مخطوطات شفیع کے آخر میں چھاپ دیا ہے۔ ان یادداشتوں سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کا منظر ہر گز نظر استائی و تہی اور علم ہست ہی وسیع تھا، چونکہ آپ اردو انگریزی، عربی، فارسی، ہجری، فرانسیسی، لاطینی، سریانی، ترکی، پنجابی، ہسپانوی زبانیں جانتے تھے اس لیے ان ملکوں کے کتاب خانوں سے بھی خوب واقف تھے یہ بات بھی آپ کی یادداشتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ مخطوطوں کی فرست سازی سے آپ کو بہت دلچسپی تھی۔ چنانچہ علی گڑھ اور رام پور کے موسم نسوں کا تمام سب سے پہلے آپ ہی نے کر لیا۔ غرض ایک محقق میں جن صفات کا ہونا ضروری ہوتا ہے وہ ساری صفات اُن کی ذات گرامی میں مدجوز اتم موجود تھیں یعنی مہاری علمی ذوق، ادب و تادمخ سے داماء لگاؤ، دقت نظری، کمال امتیاز، وسعت معلومات، کتب و مخطوطات سے بے پناہ محبت۔ یہ اب کی طبیعت میں اس طرح بچی بسی تھیں گویا تقدیر کی طوت سے دستگیری ملی ہوئی۔

مجھے یاد آتا ہے کہ جزوی حشرہ میں پنجاب یونیورسٹی نے ایک اسلامی کانفرنس کا لاہور میں انعقاد کیا۔ کیمبرج یونیورسٹی کے مشہور مستشرق پروفیسر جنرل کا بھی مندوب کی حیثیت سے شریک ہونے کا شامیری ان سے غلطی ہوئی میں ان کے کمرے میں ملاقات ہوئی۔ فرمائے گئے تھار اپنا پروفیسر کی ایک بہت بڑی شخصیت ہے۔ وہ فاضل اہل ہیں۔ وینا میں میرے اپنے بہت سے شاگرد ہیں اور ان میں سے اکثر اپنے فنی میں استاد مانے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود مجھے قنارے والدہ کے تذکروں میں بیٹھنے میں امتیازی افتخار محسوس ہوتا ہے۔ یہ بھی سن لو کہ قنارے ملک نے اس گھر نایاب کی قدو قیمت نہیں پہچانی !!

زیر نظر مجموعے میں ان کے مقالات مختلف موضوعات پر ہیں جن سے شعراء ادب، تادمخ اور فنون سے متعلق ان کی گونا گوں دلچسپیوں کے علاوہ وسعت معلومات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ ان مقالات کی

اہمیت کے بارے میں کچھ کہیں میرے نزدیک لامحالہ ہو گا کیونکہ ان میں سے ہر مسئلہ اپنی جگہ مستند اور جدید
اہم ہے اور کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ ان موضوعات سے دلچسپی رکھنے والے حضرات
کو مطالعہ کرتے وقت خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ پروفیسر محمد شفیع نے ان سب موضوعات کا کس طرح حق
ادا کیا ہے۔ تاہم دارالمشکوہ کے حالات اور تصانیف وغیرہ کے متعلق مضامین کا سلسلہ اور جی گڑھ کے
مخطوطات، مطبوعات اور دوسرے نادر کے متعلق ان کی نگارشات اور مصنفین و مصنفات کے بارے
میں مضامین اور بعض متون کے اقتباسات کا یہی کرام کی خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔

حقیقتیں و متعلقات کی سہولت کے لیے مجموعے کے آخر میں مختلف قسم کے پانچ اشارے بھی شامل
کر دیئے گئے ہیں امید ہے یہ اشارے ان حضرات کے لیے مفید ثابت ہوں گے۔

آخر میں میں اپنے بزرگ اور مشفق دوست پروفیسر حمید احمد خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن
کی دعائیں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں اور جو میری وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ جناب شیخ
محمد اکرام صاحب سی۔ ایس۔ پی کا دلی ممنون ہوں کہ انہوں نے دالہ صاحب کی شاگردی کا حق ادا
کرتے ہوئے میری ہر غلطی کی اور ان کتابوں کے چھپانے کا شوق مجھ میں ابھارا۔ اپنے فاضل دوست
ڈاکٹر محمد بشیر حبیبی صاحب پروفیسر ادبیات کالج لاہور محمد دین صاحب پاکستان ریڈیو سے اور اپنے محترم
استاذ جناب مولوی فضل دین صاحب مدظلہ کا دلی ممنون ہوں کہ انہوں نے پروفٹ پڑھنے میں میری مدد کی اور
ہمیشہ مجھے اپنی جگہ ہدایات سے نوازا۔ جزا ہم اللہ فی العالیین

احقر العباد

احمد یحییٰ ایم۔ اے

۴۴ مین روڈ لاہور

۲۱ جولائی ۱۹۷۲ء

جواہر نامہ

ریاست کچھوڑ قلعہ کے کتابخانے کا کچھ حال یہاں ہوا ہے۔ اس میں ایک مجموعہ رسائل کا ذکر کیا ہے جس میں سے ایک رسالہ اس سے پہلے شائع کیا جا چکا ہے۔ اس مجموعہ میں ایک رسالہ ورق ۴۲ پر شروع ہوتا ہے جس کا عنوان ہے۔ رسالہ شناخت جواہر مدنی و کالی مومم بہ جواہر نامہ۔ اس رسالہ کو اب شائع کیا جاتا ہے۔

قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مہی ہے جس کا ذکر ریو نے فہرست مخطوطات فارسی ۱۹۰۹ء نمبر ۲ میں کیا ہے جس کا آغاز یوں ہے: چنانکہ این مختصر لیست از جواہر نامہ گویش مؤرخہ دہلے رسالہ میں ۱۲ باب ہیں اور اس میں ۴۱ باب کا نقطہ اس نسخہ میں استعمل نہیں ہوا لیکن عنوانوں کی ترتیب بھنم وہی ہے۔ البتہ کچھ قلعہ دہلے نسخہ میں دو عنوان یعنی مشک و بلور قرار ہیں جینتوں کا حساب دونوں نسخوں میں ظویراں یعنی (Zohair) میں کیا گیا ہے۔ اور رنگی جواہروں کا ذکر اس میں پیش میوزیم دہلے نسخے کی طرح ہوا ہوا ہے۔

معلوم نہیں وہ جواہر نامہ کو کونسا ہے۔ جس کا یہ مختصر ہے۔ یہ تو کی فہرست اسمائے
مخطوطات ص ۱۰ پر اس جواہر نامہ اور محمد بن منصور کے جواہر نامہ کو یکجا لکھا ہے لیکن ان
دونوں میں یہ ظاہر کوئی تعلق نظر نہیں آتا البتہ جواہر نامہ بہایونی جس کا حال پر تو نے ص ۹۵
پر لکھا ہے عجیب نہیں کہ وہ اصل جو جس کی یہ تفسیر ہے۔ جواہر نامہ بہایونی کو محمد بن اشرف
الحسینی اہل ستادری نے پام کے لئے حدود ۹۳۵ ھ میں لکھا مضافین رسالہ تناسب اس میں
موجود ہیں۔ اور ص ۱۰ پر شاہ رخ مرزا انارک تہ برانہ کا ذکر بھی اس قیاس سے مناسبت
رکھتا ہے۔

فہرست مضامین جواہر نامہ کے آخر میں درج کی گئی ہے :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چنین مشهور است که الماس که در میان مردم منتشر است از زمان اسکندر است
 و بیشتر از آن کسی را ایران دست نموده و شرح آن مطلق است و شیخ نظامی حمد
 الله در اسکت در نامه بعضی سخنان آورده - العبد علی الراوی - در میان جوهریان کشور
 هند الماس گفته را قیمت بسیار می دهند، از این الماس که ذکر رفت در هند قیمت بسیار
 میزنند و هر جا که بر دانه بید بسبب آنکه پیش جوهریان آنست که هر جوهر که با تنش
 رود و رنگ او تفاوت نکند و آب خود مانند بهترین جوهر است و الماس گفته را تنش
 سلامت بیرون می رود و بخلاف الماس نو - دیگر آنکه خاصیت و منفعت الماس گفته
 زیاد از نو است و آن گمان محال است و است و کس پانی بآن نمی برد و او شش
 پیوسته باشد بهر جانب که گردانند سر رسد، پهلوی نماید و همه سر جزو پرتیز باشد و نیز گفته
 اند که سوراخ کردن آن مقدر کس نیست بخلاف نو که فرنگیان سوراخ می کنند و جوهر
 منقطع که هیچ کس پاره الماس گفته از پانزده قیراط زیاد ندیده و اعلم خدا الله و
 الماس نوی قیراط و چهل قیراط در خست آن پادشاهان هند و گجرات بسیار باشد
 اما سدان الماس نو در ولایت دکن که مهارت از ملک کر بکره پیدا است و در میان
 ماهر و سلی و خاندان ولایتی است میگویند که در آن ولایت محلی واقع شده که ماهستی
 زمین را پستور چاه می کنند و رنگ آن را می شویند و این الماس را در آن رنگ
 می یابند و این نوع بیشتر پخته می باشد و رنگ آن تابی و بوری و زنتی و فستی و زرد

و سرخ و سیاه نیز می افتد و اندک تیزتر نیز واقع می شود و بهترین الماس نویزش
 ۵ جواهری است که اختصاص فرنگیان نباتی و بلور است و بعد از آن فستقی و زیتنی و باقی رنگها
 قیمتی چندان ندارد و اگر چنانچه پاره و در غیر اطر از الماس نباتی یا بلوری خوش آب
 که هیچ قطره از سیاه و سرخ ندارد و زیتنی بر آن نباشد و در رنگ و پدید پیدا شود و
 نیز آبی به خوری می توان خرید و در ملک شام قیصر علی پهل اشرفی بفرنگیان می توان
 فروخت و اگر بیست باشد قیمت آن تعلق بماله پنج دارد و رغبت مشتری.

۱۰ ذرا شیدان الماس غیر مردم فرنگ به یکس را در ربع مسکون و قوت نیست و
 آن فرق کفره این فن ما خوب می دانند مثلاً پاره الماس که چهار قیطر باشد و در هند
 چهار خوری توان خرید چون بدست حکاک فرنگ افتد و تراش دهند چون بهند برند
 تیرا می گین چنانزده خوری بخزند اگر چه جواهریان بر آنند که سلطان جواهر الماس است

۱۵ اما تا ششیده لطافتی ندارد و هر چند در اصل جوهر گر انایه و لطیف است اما
 بسبب آنکه در درون کان بوده و بنگاه غیر عیار آیمخته لاجرم او صحبت تا جنس
 بخاری بر چهره او نشسته چون بدست استاد جوهری افتد او به و سماده که فرغ
 مصلحت آنست کوفته و بیخته همچون سازند و چرخ تهبیه کرده بدانش اند کدورت
 بیرون می آرد و صفا و تمام حاصل شده سزاوار تلج بادشاهان و حلی عودمان می شود.

۲۰ بد اگر الماس صلب نرین نگه است و همه نگهها را بدان سوراخ می توان کرد و
 طبع او سرد و خشک است و در مرتبه چهارم د آتش او را تغییر تواند ساخت اگر کسی را
 رنگ مشام باشد الماس با خود نگاه دارد آن علت را بنامیت دفع می کند و با خود
 دارنده در نظر سلاطین و مردم بنا بهت محترم باشد و قول او قبول تمام باشد و نیز گفته
 اند که علتی از مژگان مثل برص و جذام و صرع و ایجولیا و امثال این چون با خود نگاه دارند
 دفع کند و دشمن بر او نفر نیابد و از صاعقه و چشم زخم در امان باشد و اگر خواهند که

الماس را بگشاید به تیزی تیش بر دگزارند و تیش دیگر بر او زنده بکنند و ریزه او را
بهر کس دهند بگشاید و خاصیت او بسیار است شرح آن طول دارد و عقل ادا و ملک
آن عاجز است و الله اعلم

بدانکه

یا قوت در دو موضع می شود موضع قدیم در سیلان و آن جزیره است
بنایت و سیح بعضی گفته اند درازی و پهنای آن چهار صد فرسخ و چهار صد فرسخ است و
۱۰ آن جزیره را سراندرپ می گویند و آدم صنی صلوات الرحمن بحکم خطاب اخیلطانا میثما
از بهشت عدن و خلد برین برای که آمد و آنجا آرام یافته و معدن یا قوت هرگز قدم
او حاضر شده رنگ پاره که باطراف می برند از جزیره سیلان که سراندرپ است حاصل
می شود و اصل یا قوت چهار نوع است سرخ و کبود و زرد و سفید. یا قوت سفید منبت
نوع است بهرانی و رانی و ارغوانی و درودی و قمری و کتلی و کتلی. و یا قوت کبود
۱۵ پنج رنگ است طاقوسی و آسمانی و نیلی و کتلی و سبز قاصم. و یا قوت زرد چهار نوع می
باشد آشنای و ترنجی و کاکایی و یا قوت سفید بود است و پس اگر چه بسیار حاصل
می باشد ولیکن قیمتی ندارد و چرا که در مقام خامیست و پاره بهرانی خوش آب تمام
۲۰ چهار چون بر قیمت قیر اطرمد الله اعلم مبلغ دو هزار شتر قیمت آنست. اما یا قوت تمام
عیار در دیار عرب و خراسان و بعضی بلاد دهند و دیار روم و عراق بنجر از سیلان
تا در آن نوع است. اکنون یا قوت کبود آنچه طاقوسی و نیلی و آسمان رنگ است در
هند قیمت بیشتر دارد چرا که زنده اندان به تشخیص بر چنان که معتبران و مترانسان آن
طایفه اند و خالان آن بیشتر اند و با خود میدارند و در ملک شروان و بعضی بلاد
۵ یا قوت زرد را بهای تمام میزنند چرا که یا قوت و دروغ طاعون آتیه است بفرمان خدا

- تعالی و شناختن یا قوت زرد و بنایت شکست چرا که کافران قرنگ بلور را حل می سازند و آتش می زنند و مرجع و بهشت سوبطی یا قوت زرد می تراشند و فرق نمودن آن بر همه کس آسان نیست مگر کسی که جوهر شناسی یک دانشا عین الهی
- چنانچه معلوم است از مجلس یا قوت تواند بود و عین الهی و تزی در راده از معدن یا قوت سرخ حاصل می شود و تزی سنگ نرم سبز است و بعضی گفته اند زبر جد جبارت ۱۰
- انراست سنگ و بیروی معدن یا قوت رود خانه است مردم بسیار کار می باشند زمین را مثل چاه می کنند و رنگ آنرا می شویند و گاه گاه پاره سنگ بدست می آید که در میان آن خطهای سبز و رخشده بر آن یک یا دو یا سه خط نزدیک بیکدیگر می باشند. بیا که عین الهی بنیر آن نیست. و جوهر بان این نوع را عین الهی زناری می گویند و یک زناری و ده زناری و سه زناری می نامند اگر یک مشتقال ۱۵
- زناری نرم سبز خوش آب که بهر طرک که بطلانند تصور شود که ازان آب خواهر بکشد بدست آید سی صد فوری بهای آنست. اعظم حد اشد باقی بران قیاس توان کرد، و دیگر راه و تزی و سیلابی که ازان معدنی حاصل می شود چندان قیمت ندارد و اذ آنکه سنگ راه سبز رنگ خوش که در عیستان تنفس می گویند مشتقال بدو فوری ۲۰
- بها خواهد داشت و یا قوت نو در تحت الیچ که قریب بر بیدر است که اعظم بندر های ملک بنامه است و ساطیت که آن را نام پیگوست و نزد یک آن ساحل جزیره است که نام آن رنگست و یا قوت نو خوش سبز رنگ در نانی از رودخانه آن جزیره حاصل می شود، و حالیا یا قوت که در میان مردم منتشر است رنگی است و پیش جوهر بان معلوم است که سنگ و رنگ از غایت نرمی از آتش بیرون نمی آید و در مالک هند سنگ ۵
- یلابی از رنگی قیمت بیشتر دارد و پیش کافران سختی و نرمی سنگ اعتباری ندارد بلکه آب بسیار به اعتبار ندارد. اعتبار رنگ دارد و هر کدام رنگ بیشتر دارد مرغوب

طبع ایشانست چنانچه اگر دانه‌های جنس آن خوش رنگ بدست ایشان افتد بیشتر
یا قوت سالی می‌گذرد و ملاحظه نمی‌کنند غرض آنکه پیش ایشان رنگ معتبر است
والله اعلم

بدانکه

۱۰

در زمان جمید لعل نبوده و کسی ندیده بود بعد از او پندیدن وقت در لوزی
برخشان بتدبیر رمانی از لوله حادث شده و کوه شق شده و کان لعل ظاهر گشته لعل اعلی
که میان روم منتشر است از آن معدنست چرا که در روی زمین غیر از برخشان
جای دیگر پیدا نشده و پیش از این سیصد سال و چهار صد سال از آن معدن پاره لعل
از بهانه مشال و شصت مشال بیرون نیامده و رنگ لعل از بهشت نوع بیرون نیست
معصفرانی و رمانی و صافی و آتشی و عتانی و حمیری و عقرنی و لعلی و دانایان این
گفته اند که لعل را پانزده عیار می‌باید تمام عیار باشد اگر پاره لعل از سه مشال تا
چهار مشال تمام عیار معصفرانی که بدان طبعی از قف و جوش باشد و الله اعلم بقیرانی
بریت اشرفی بها خواهد داشت و رمانی و صافی و آتشی نیز اگر تمام عیار بلا عیب
بر نیمه بهای معصفرانی خواهد بود و عتانی و حمیری و عقرنی تمام عیار به نیمه بهای رمانی
صافی خواهد بود و لعلی خوب بلا عیب بر نیمه بهای رمانی خواهد بود

۲۰

بدانکه طبع لعل گرم و خشک است و حکما گفته اند هر که لعل با خود
دارد از جمیع مرغ‌های بدن گندم گردد و گرده را قوت دهد و در وقت جهامت مسک
منی کند و دانه لعل در چشم خلایق عزیز باشد و محترم گردد و محبوب نماید و خوا بهای
شوریده و بینه و احتلام نشود و اگر باندی کودک بندد اگر بدخوی باشد و اگر بدخوی
کند و در خواب تترسد و چون در مفرحات بگارد ندرنگ روی صاف و سرخ

۵

کند و بخار صده دفع کهد و خواص لایسیا است و الله اعلم

پد آنکه

ضمیمه در دو موضع حاصل می شود و معدن اول در شمالی مصر نزدیکی گینداهین

اما در این مدت زمردی که بر پنج قلوری بهای آن رسیده باشد بیرون نیامده و این
زمرد که در میان مردم است از جانب فرنگ می آرند و بنیر از فرنگ های دیگر نیست

و رنگ آن در چهار لون مخصوص است، اول رنگ ساربان و نوخیز، دوم رنگ سالی میوم
ریحانی چهارم سلفی، اما سلفی چندان قیمت ندارد و در میان نیز بهمان بها خواهد بود اما

رنگ ساربان و نوخیز اگر زمرد مفدا و دو مثقال باشد در کشور هند بهشت قلوری میزند
و قیمت آنست در آنی خوش رنگ با صیغ نیل باین بهای می رسد و حکما گفته اند طبع

زمرد سرد و خشک است و جی می مانند که معتدل است هر که با خود دارد و از درد
چشم این مانند روشنی بصیرت میزاید و دارندة زمرد را الله عمر و مال و دولت بخشد

چنانچه الله اعلم و زمرد و پادشاه دفع همه زهرها اند، اگر کسی را زهر داده باشند
همه راگ زمرد را آنی خوش رنگ صلایه کند و با دودخ ترش پیش از آنکه زهر در بدن او

کار کند بخورد و دفع آن زهر کند و از مسام او بخرج بیرون آرد و مضرت آن بجای نماند
کند و گفته اند که زمرد خوش رنگ سیراب بر آید و دیده انبی بطلی که گشت آن جود

تزیلک فاروق است و دارند دیده آن را زنجیرا شود، و دیگر هر جانور مومدی که مثل ار
و کز دوم و مغرب و غیره که بگویم قیراط زمرد با کلاب صلایه کنند بر گزیدگی مانند

و در سکن کند و مضرت زهر را ندارد و هر که با خود دارد از صرع و لایحی بیا [و]
بجای این شود

بدانکه

- ۱۰ **مناص مروارید** چنانچه به تحقیق پیوسته است از سه موضع بیرون نیست
موضع اول قلیف و بحرن است و از قدیم تا غایت مروارید اصلی نمی خیر می بزرگ
از انجا بیرون آمده تحقیق قیس بدان جزیره است نزدیک قلیف که در قسیم در آن حاصل
می شود و مروارید اصل مروارید قلیف و بحرن است به نسبت آن دو مناص که ذکر خواهد
شد اما مناص (دوم در تحت الریح نزدیک به بنگاله ملکیت که شهر از آن قلیل
۱۵ می خوانند و بیشتر آن شهر مسلمانند و مناص بسیار در حوالی قلیف است که مروارید بسیار
حاصل می شود اگر چه بیشتر آن مدور و سینه حاصلست. اما از آن یک شقال بلکه نیم
شقال بدست نمی آید. مروارید که در اطراف هندوستان و جانب تحت الریح قریب
پنن و سراندرپ و منظره و بنگاله و طاهره (ملاقه ۹) و چین و غیرهم منتشر است از حوالی
۲۰ قابل است دیگر محل غرض سیم از دریای مندر بادا، حوالی مصر که کنار دریای حمانست،
و مناص مروارید نیست اما بندرهای که عدد و شالیست مردم بحرین و بنوس و مشول
می شوند از جزیره بهران تا بلاد حبشه که جنوبیت در این دو مناص مناص اگر ذکر رفت
سبز قاص و شمیسیت چنانچه نمی شناسد و صیفه خوش جامه اندک واقع میشود سبب
آنگه در این محلات از روی آب تا صدف دورتر است مروارید خوش جامه تر میشود
و بداند که صدف هاندریست گوشت او بسفیده تخم مرغ مانند و مثل ماهی تخم میریزد
۵ و پیر بسیار از آن حاصل می شود و چون چربا شود بوقت باران اول حمل بر روی
آب می آید و قطرات باران می کند و بقعر فرو می رود تا آفتاب بآب بوزا میرسد
دیگر باره بروی آب آید و روی آفتاب کند بهر طرف که آفتاب می گردد صدف
می گردد و بقعر می رود چون آفتاب غروب کند تا اول سرطان بعد از آن مروارید در

شکم صدف تحمل می گردد. و آن ندوی و تیرگی که بر بعضی مرادید است بسبب فساد
 مزاج صدف تواند بود که بنا وقت بر روی آب آید و بخار آب که بخارات حرارت
 از روی آب متضاد می شود بخود کشد اگر حرارت که عدت کرده موافق مزاج اوست
 هر مرادید که از شکم آن صدف بیرون را آید آنخی شیرین شفاف بود و چون حرارت
 زیاد شود مرادید نیره و بد رنگ باشد و اگر حرارت کمتر باشد هر چه حاصل آید
 شمسی و کاهی خواهد بود این در آن محل خواهد بود که مرادید بخود در شکم صدف بسته
 نباشد. **بدرانگی** و آن از بهشت قیراط که قیراطی یک نخود قیراط که حرارت
 از دو دو انگ مشتال باشد اگر آنخی شیرین شفاف خوش جامه باشد بهناد فلوری قیمت
 آنست و اگر چنانچه صدف کرده شد یک مشتال باشد هزار و پانصد فلوری ارزانی
 خواهد بود و بمانا این چنین مرادید در میان مردم کم خرید و فروخت شود مرادید چهار
 قیراطی که بدین صفت باشد پانزده فلوری بلکه بیشتر قیمت دارد و آنست اطم. و اهر
 دو جز که خوب باشد چجاه فلوری قیمت دارد. آنچه گفته شد این مخصوصست مرادید
 آنخی شیرین شفاف دور و الا سبز قام و سفید کافوری را این مقدار قیمت نیست و
 اس و شمسی و کافوری بهای چندان ندارد. **حلیک** آنکه یاد کرده شد هر که خانه باز
 در قیمت جواهر شروع کند خالی از دو ده نیست چرا که قیمت جواهر خلق آب و
 رنگ و شکل و اتمام دارد بعد از آن بایع و مشتری پس چگونه قیاس محسوس بر محسوس
 جاتو باشد **بدرانگی** طبع مرادید سده و تراست و مرادید برای در چشم
 بفرمان الله تعالی آیتست چون صلایه کرده در چشم کشند شکل دفع کنند و از
 شکم می زن سازد و سوسن و خاگردن چشم را دفع نماید و دفع نزول آب بنایت
 مفید است و بر بنی سفید سیاه بمر که صلایه کنند و طلا کنند ناخ است.

۱۰

۱۵

۲۰

۵

۱۰

بدانکه

فیروزه از چهار موضع بیرون نیست. معدن اول در حوالی نیشاپور که از قدیم بحال فیروزه بواسطی و سبز نام علی از آنجا بیرون می آید. معدن دوم در حوالی خجند که بیشتر فیروزه علی از آنجا بیرون می آمده و حالا فیروزه که شمع فلزی قیمت داشته باشد از آن موضع حاصل شده. و معدن سوم در حوالی کربال قصبه ایست که فیروزه حاصل می شود اما فیروزه آن معدن بسبب نرمی و خامی قیمتی ندارد و معدن چهارم که هست نزدیک از رنجان (از رنجان) در این چند سال پیدا شده اما از عذابت نرمی سنگ او زود متغییری شود و چون حاصل آن بسیار است قیمتی چندان ندارد. ۱۵

اقله فیروزه اصل قیمتی خوش رنگ سبز نام که بواسطی عذابت از آن است نیشاپوری است پس اگر پاره بواسطی سبز نام با تمام خوش رنگ موازی نیست قیراط باشد اگر فیروزه را وزن اعتبار کرده اند نمیشنا چهار صد فلزی قیمت است و موازی ده قیراط ده فلزی. بانی بر این قیاس می کن. و این قیمت مخصوص است فیروزه نیشاپوری بواسطی بانی معادن چندان قیمت ندارد و فیروزه نیشاپوری را زبای مشک و کافور و نم زین و گرمی آتش نگاه دارند رنگ آن هرگز متغییری نمی شود بخلات معادن دیگر که اگر نگاه دارند رنگ آن هرگز متغییری نمی شود بخلات معادن دیگر که اگر نگاه دارند تغییر خواهد یافت و در آن گفته اند در عذابت بهترین سنگ است و این سنگ را بهمارک داشته نام او فرخ نهاده اند و در زمان پیشین اگر پادشاهی بر یکی از معتقدان خود خشم گرفتی گفتندی که فیروزه با خود نگاه دارند فیروزه با خود داشتی غضب و خشم پادشاهان پسین یافتی دکنه با بخت بدل شدی دکنه چون کسی ۲۰

مباح که از خواب برخیزد و چشم بر فیروزه اندازد در آن روز هیچ گاه روی پادشاه

و شادی و نشاط او در غایت کمال یابد. و در فیروزه بسیار نگرستن موجب درازی عمر
و تزیین نور بصر و بسیاری مال است. و حکمای پیشین چون ماه نو و پند می سخت در
فیروزه نگاه کردند. و هر که با خود دارد خواب شوریده نه بیند و دشمن بر او ظفر نیابد و
در چشم حکام و مردمان عزیز باشد و اگر در سر و چشم بکار دارند امراض چشم را بنایت
میفداست.

بیاکن

پا درهن جویان را حکما مبارک داشته اند و ماده الجوده تحقیقی نام نهاده اند
و گفته اند هر که هر هفته یک قیراط پاد و هر بخور و بهر طبعی برسد و از امراض مسلم
نامد پاد و بهر بسبب آن می گویند که دفع جمیع سموم می کند و نگاه دارنده آن دلیر باشد
و از چشم زخم دور اگر اندی زسد و از اینچ چیز نرسد و دشمن بر او ظفر نیابد و هیچ گونه
ذگرد و مضرت او بسیار است. طریق خوردن او چنان است که بر روی سنگ
بکباب برسانند و بهر انگشت بر زبان نهاده بلع کنند که بدندان زسد که بدندان بغایت
مضر است. می گویند که از شکم بزکوی حاصل می شود اگر چه در اکثر کوهها بز می باشد
اما چنانچه مشک مخصوص بخط و ختن است و نیز مخصوص است به کوه شهابکاره که از
توابع فارس است و چنین مشهور است که بر صاحب پاد و هر بهر مصلحه گذار چیزی
نمی خورد و این سخن دلیل است چرا که در میان پاد و هر چوب مصلحه می باشد و پاد و هر
معدن مومیایی است که در آن کوه معدن آنست بهر لحظه از معدن آن قطره می چکد و هر
ساله شش سدوم حاصل می شود. و خاصیت آن بسیار است. اگر کسی تیرسد یا از جهان
افتاده که آزار بسیار داشته باشد نیم درم مومیایی حل کرده بدو دهند شفا یابد. و غار
مومیایی تعلق به پادشاه و والی دارد. اما پاد و هر تعلق به کسی دارد که صید جانور کند و

- ۱۵ در شکم هم ریخته نمی باشد از بسیار اندکی و هر جانور که پا و زهر دارد و نبات ضعیف می باشد چنانکه از ضعیفی گوشت او را نشاید خوردن - و چون آن را صید می کنند پا و زهر از شکم او بیرون می آید بعد از ساعتی بسته می شود چرا که تا گرم است نرم می باشد گاه باشد که سری صیدی افتد که پا و زهر از شکم او بیرون آید که به دولت قوری اردو - و همین قیمت پا و زهر در دمان شاه رخ امرا انار الله بر باشد شد پا و زهری که بیست شقال باشد قیمت بسیار دارد اما آنچه دو شقال و سه چهار باشد چندان قیمت ندارد و هم در شبها بکاره جمعی هستند که عملی می سازند چنانکه فرق کردن مشکل است و فرق آنست که بر روی سنگ باندک آب برسانند اگر آب سفید حاصل شود اصلی باشد و اگر سبز باشد علی
- ۲۰

بدانکه

- ۵ اگر عنبر اشهب را با جواهر مناسبی نیست اما به جهت خاصیت بسیار آن را با جواهر دیگر داشته اند - عنبر اشهب موم نیست که بر روی دریای عمان بر در زمان جمع شده و از اثر پرتو مهر و تربیت نثار گان عنبر شده و بر ضمیر اهل فضل مخفی نیست که آخر دریای عمان تا سه روزه مالک مصر آمده و در دانه علامات که آخر ملک میی است چند جزیره واقع است در ششاه که آب دریا میل بطرف شمال دارد - آن جزیره خشک است و در شش ماه دیگر که میل به جانب جنوب دارد آن جزیره را آب می گیرد و در آن جزیره گرس عمل بسیار است و از هر جنس اشجار بی حد و شمار و گرس عمل چون جزیره از آب خالی می شود و در آن اشجار عمل می گذارند و چون بازمی آید بکوه سلها و موم سامی بدو و خاصیت بیل و گواکب و آفتاب و دریا چنانچه فکر رفت عنبر اشهب می شود و دو چله بکار می افتد و هر کس
- ۱۰

- ۱۵ چیزی می برد و با طرات عالم می برود و شرح آن ملول دارد. و عنبر شهب چهار نوع است شهاب و خشخاشی و طبقه و فستقی. و عنبر شهاب و صلبا مقدار می باشد و آن در محلی که غم نباشد سه روز بهاری در به چنانکه چهار نم در میان کرده اند اخته اند و چون بگشاید میان آن مثل خشخاش ریزه سفید بود و خشخاش نیز مثل آنست. اما آن دو تر بهاری کند. و عنبر طبقه نیز میان آن سفید می باشد و بهاری می کند. اما طبقه طبعی بر یکدیگر نیک لاشته و مخم شده و فستقی فرو تر است رنگ آن مثل مغز پسته است و عنبر شهاب در کرمبارک و اشتغال به چهار غوری هم تواند خریدن و خشخاشی به چهار طبقه بس و رقی و فستقی بود و غوری و ناصببت آن بسیار است اول را به طبعی کنی الا حق بهترین طیب است. دیگر اگر دماغ را زرد دارد و متغوی بگوید دل است و هر که با خود دارد از در چشم محفوظ ماند و در نظر مردم عزیز باشد و مثل دکل و از دوسو مالینو یا و شکلی دماغ این ماند ۶

بدانکه

- معدن **لا جوردی** اصل بهد بدخشان جای دیگر نیست. اگر چه در کاشان معدن دیگر هست اما ازان لا جوردی اصلی بیرون نمی آید بک رنگ سیاه بطرق رنگ سرمه می باشد و با طرات عربستان و ولایات می برود و کاسه و عناد و بعضی چیزها نقش کنند و چون بر کاسه نقش کنند و به آتش برند و پخته شود رنگ لا جوردی دیگر و دیانگران و اهل فرنگ و بعضی از بلاد خراسان و غلتن و سمر دیار بهید که چیا و کاسه طبعی لا جوردی می سازند و رنگ می کنند از رنگ کاشیست و در آن دایره قیمت دارد اما بهد این بطریق لا جوردی اصلی نیست و کار دیگر نمی آید و قیمت و در دیار بهید دارد و چون بسیار می ماند رنگ اصلی می رود و سیاه می گردد و لا جوردی اصلی بدخشان بهر دقت

- بحال خود است و هر دو آیات تغییر نمی آید. و گفته اند در زمان سلیمان علی نبی و علیه
اسلام دیوان باصره حضرت در بدخشان لاجورد را یافتند و اصله عندا شد و شهر بدخشان
۲۰ با سرسلیمان علی نبی و علیه اسلام در آن زمان بنیاد نهاده اند بدانکه سنگ
که از کان لاجورد بیرون می آید سه نوع است. نوع اول بسان بیضه مرغ وصل
وصل از سنگ بیرون می آید و در سنگ است و پوست آن سنگ نرم است
آنها از خوبی که دارد و صد مثقال بهر بیت فلوری قیمت می دهند و چون بیرون آورده
صلایه کنند بکار توان بود و آن خاصه خواصها و شایسته از بدخشان و کیاب است
و نوع دوم بی غلات بیرون می آید و در او رنگهاست از سنگ سفید. این نوع را
۵ می باید شست و نوع سیم وصل وصل از معدن بیرون می آید که از صد مثقال سی
مثقال لاجورد بیش نیست باقی سنگ سفید است و چون از معدن بیرون می آید و
نوع سنگ حاجت بخشیدن دارد یک نوع آنکه از صد مثقال سی مثقال سنگ سفید است
و هفتاد لاجورد و یک نوع آنکه هفتاد مثقال سنگ است و سی لاجورد و یک نوع
۱۰ حاجت بخشیدن ندارد پس معلوم شد که نوع لاجورد از بدخشان بیرون می آید و
لاجورد شوی شعبه ایست از کیمیاگری بگو گفته اند که یک مثقال سنگ در صد مثقال
لاجورد همان لاجورد بکار نمی آید پس این قبی را پاک می سازند و آن قبی را
تقد می نمایند. در قبی شستن او آنست که آنرا نرم سازند و صلیه کرده بجزیر بگذرانند
و در روغن سمندوس خمیر محکم سازند و بسپار آن خمیر را بهر دو کف دست بمالند و
۱۵ یک دو روز بگذارند بعد از آن در ظرف پاک که در آن آب گرم توان کرد بر بالای
آتش بنهند آب در آن ریخته تا گرم شود بگذارند که بخوش آید و بعد از آن وصل
از آن خمیر بگیرند و در ظرف اندازند آب گرم مقدار دوم بیشتر یا کمتر بخیمر ریزند
و بیکه ست خمیر را می مالند. لاجورد بیرون می آید و آب کبود بکسوی شود و آن آب

را در کاسه دیگر اندک پاش می گذرانند و صله و صله دیگر بعد از دو سه آب که ساینده باشد
می اندازد و آب می ریزند و می مالند آب بکود را در کاسه اندک پاش گذرانیده تا آن
زمانکه دارد که عمارت از روغن است سفید نماید و دیگر لاجورد بیرون نیاید بعد از آن
مسلوم شد که لاجورد که بموده تمام بیرون آمده و سنگ غل و غش را تمام جذب کرده از
لاجورد جدا ساخته است بعد از یک شب از آب از روی لاجورد غسل باید بخت
ولاجورد خشک را از حریر گذرانند که لاجورد شسته بجارت از آنست اما در آن زمان
که شسته باشد فرق میان آن ولاجورد کاشی است بلکه پیش از شستن کاشی بهتر
است و فرق آن شکل است چون خواهند که فرق کنند بر روی سنگ ریزند و صلابه
کنند اگر بپاش شد عیسیست والا که برنگ خود انداخته و اگر سنگ صلابه باشد مقدار
نخود از آن بآب دهن خمیر کنند و در آتش اندازند تا سرخ شود بعد از آن بیرون آورند
اگر رنگ تغییر کرده شد کاشیست و اگر متغیر نگشته باشد بخشی پل آنکه هر که لاجورد
با خود دارد از غلبه سودا این گردد و در چشم موم شیرین و عزیو باشد و خوردن آن
درد بگرد کرده را نافع باشد و خون را صافی کند و در مفرحات چون بکار در بر اند خون
طحال را صاف سازد و در رقیق گرداند و مقوی باشد و فوج بیفزاید و اگر لاجورد و طلیب کذا
را چون سر سر کرده در چشم کشند امراض چشم را نافع باشد و نور بصر را زیاده کند و از
شکوری نگاهدارد

پدا تکه

هر چنان از سه موضع بیرون نیست - اقل طوکس که از شهرهای مغرب است

در ساحل دریا واقع شده و در حوالی آن شهر محلیست که مرجان در تهر دریای روید و
 غواصان بقره دریافته مرجان می رستند و بیرون می آرند و چنین گویند که چون در تهر دریا
 ۲۰ مت نرم است و چون بیرون می آرند بسته می شود و مرصع دوم در کدبان که از
 شهرهای قرنگ است در حوالی آن نیز بدین نوع از دریا حاصل می شود و در بندرهای
 هر سر رکذا و هند می باشد فاما شاخهای سفید و سیاه از دریای روید و سفید آن
 بکار می آید و سیاه را می تراشند و در بلاد عرب می برند و مبارک دانسته تسبیح بر
 می گویند و در هر مرجان سفید و سیاه می گویند بهترین مرجان آنست که از شهر طونس
 می آید و رنگین و اعلی است و کرم خمد و کم نمی باشد و مرجان را در جانب خطای
 قیمت تمام دارد و کافران آنجا قیمت می ستانند و در بعضی جوا بهر تزیج می دهند
 و مرجان نامتراشیده درست را خدایانند و در کجرات و هند و خاشه بود (۹) بعضی
 ۲۰ شهرهای هند قیمت تمام دارد اما تراشیده و ریزه آن را بجز اسان و عراق و شرقند
 و بلاد دیگری بر نمند به تهر و برای حزن و خفاصیت او آنست که برگردان
 مصروع بندند فایده صرع کند و اگر با خود دارند فایده دارد و در معزجات بسیار
 پسندیده است خون را صافی کند و روح را قوت دهد و مرجان سوده را چون در
 بطن دندان پاشند گوشت بن دندان را قوت دهد و اگر چون سرمه سازند و با سرمه
 در چشم کشند اعصاب چشم را قوت دهد و روشنی بیندازد و با خود داشتن خاصیت دارد
 ۱۵ چنانکه گویند از کوشندگان در امان باشد

بدانکه

عقیق در سه موضع می باشد محل اقل صغان بین که از شهرهای بزرگ آن
 ملک است محل دوم در کجرات شهر است که آنرا دروچ می گویند و حوالی آن

شهر عتیق بسیاری باشد محل سیوم قطع است در حوالی کر بلکه نام آن کلودی. آنجا نیز
 عتیق حاصل می شود اما عتیق کلودی چیزی نیست. و عتیق بروج و بروج ۹ اگر چه
 رنگ خوب دارد اما مثل مینی نیست آنچه گفته آمد در شان عتیق مین است در هیچ
 راج مسکون عزیز است و در باب حکمت و دولت نظر بروی مبارک و پندیده داشته
 اند و می گویند که حدیث حسرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم در بیان عتیق مین ۵
 صادر شده و اولاد بزرگوار و صاحبان نامدار و تابعین کرام و ابرار است رضوان
 الله علیهم آبیین بکین خاتم می داشته اند و حالا در بلاد مصر و کوه مبارک و مدینه مطهره
 و متیقان اعز اب و غیر هم در دست می کنند و خاصیت بسیاری و اندک چون همراه
 یا در دست داشته باشد بر خصمان غالب آید و از بلا ایمن ماند و اگر زن بوقت ۱۰
 وضع حمل در زیر زبان گیرد بار نهادن آسان گردد و چون در مفرج کند مساک
 منی می کشد و چون بر گوشت بپزد و دندان که رفته باشد نرم شود و پاشند بروی اند و
 هیچ دندان محکم گرداند و در روی دندان را ذلیل کند و بکین او را گشت و چشمت و دست
 و دشمن عزیز باشد و منافع بسیار بینند و الله اعلم ۵

بدانکه

در میان کاشغور و ختای ولایتیست که آن را ختن می گویند و در آن حوالی
 رودخدا است و لیثیم از آنجا حاصل می شود و جای دیگر نمی باشد و لیثیم را
 هفت رنگ است اما سفید و زیتونی از دیگر رنگها بهتر است و آن سنگ بغایت
 مبارک است و حکما بر ابرو جاسه داشته اند و در ختای بغایت معتبر است و
 حکام و امرا و پادشاهان ختای بی کریشتم نمی باشند و در فن حکاک بغایت ماهرند و طفت ۲۰
 طبقه عراقی و ختائی و فرنگی رکذا و صورت گری چنان در و صلیثیم کاری نمایند که نقل

اذان عاجز است و مرد و زن ایشان بی یثیم نمی باشد چرا که در آن جانب مصلحت
 بسیاری شود و خاصیت یثیم که با خود دارند دفع آن می کند و چنان می سازند که کر
 یثیم پنج هزار تنوری بر می آید و یثیم در دفع صافند و طاعون آیتست بفرمان الله
 تعالی و خاصیت دیگر آنکه خفقان را از ایل می کند و گفته اند هر که با خود دارد از علت بد است
 این مانند الله حق و بر من و رمان باشد و اعلم عند الله

پدا نکه

هشده از ذات همانوری که چون آب و یا ازواندک بزرگتر است و دو
 و نه آن او بنایت دراز است حاصل می شود در حدود خنای و قنق و تبست و بلاد
 مشرقی می باشد در زمستان بهند و گرم سیر آنچای رود و در بهار و تابستانی تا بولایا
 می آید و چون او را صید می کنند دست در اندامهای او می اندازند تا خون در گره ناف جمع
 می شود و بعد از یک سال بوی بسیار پیدای می کند و آنچه بخورد رسیده است بهتر باشد
 و آبوی او سنبلی و بهمن می چرد و مشک خنای بهتر است بعد از انانی چینی که از آن
 جانب باشد و بیتی و کشمیری چندان نیست - پایترین مشکهاست - و بعضی مشک
 سیاه باشد و بعضی جگری - و بیتی بهتر از کشمیر است - نافه چینی خورده است تا چهار
 شقال باشد و بعد از آن شش باشد و نافه آن هفت شقال است و نافه هندی
 و کشمیری ناده شقال باشد و بهترین خطائی بیتی باشد و دون و کشمیری هشت شقال
 مشک چنان باید نمود که آبگینه را بر آتش نهند و مشک بر او افشانند اگر بوی او
 خالص باشد پاکیزه است و اگر بوی خون دارد و متشنش است و اگر سفید باشد
 و بیل است که نافه نم یافته است صناعت مشک از ریزه و سرگین پیچیده و
 شکو سنبلی و زعفران و سیاه داد و بلوط و ترنفل جمع کنند و مشک و عود و عنبر و خوشبوی

سازند و مزاج گردانند و مشک را خاصیت بسیار است و در مزاج سرد و در
مفرحات کند و دفع مضرت به کافور شود و الله اعلم

بدانکه

بلور سرد و خشک است و بهترین وی آن بود که در غایت سفیدی و شفافیت
و صافی بود چنانکه اگر در آفتاب نهند گویی جسم ندارد و بنایت سخت بود و در
وی هیچ کدورت نباشد و نمک رنگ نباشد و این سنگ دو گونه بود یکی سفید
و یکی گریز رنگ و او را نظیر و مانند بسیار بود و آب آن ترسد و فرق میان او و تیزه
۱۰ بود آن بود که چون نزدیک آتش یا آفتاب نهند چنان نماید که پروانه چید در وی
اندومی بنید و چون آتش زنده بر وی زنند آتش جبهه چون زانی در آفتاب گذارند
و بعد از آن که پاسبان پاره بسیار بدان گذارند بر آفتاب بگذارند و دو بار
که پاسبان بیرون آید و بسوزد و دیگر چیز را این خاصیت نباشد و این سنگ را
از بحر اخضر آورند و از سفید مهر آورند و از خاصیت او کی آنست که اگر در پستان زن
۱۵ مالند که شیر او اندک باشد بسیار شود و روان گردد و اگر او را بسایند بر سر که و مشک و
زعفران و با عمل بیامیزند و بدان که گران باشد بمالند ز بان او بک گردد و بدان
الله تعالی و اگر او را با خود دارند یا در زیر سر نهند وقت خواب از خوابهای آشفتہ
و ترساک در میان باشد و الله اعلم

فهرست مضامین جواهرنامه

تبر شمار	مضمون	تبر منظر
۱	الطاس	۳
۲	باقوت	۵
۳	سفل	۷
۴	دستو	۸
۵	موازی	۹
۶	فیروزه	۱۱
۷	پادشاه	۱۲
۸	عقربا شهب	۱۳
۹	لاجرود	۱۴
۱۰	مرجان	۱۵
۱۱	عقیق	۱۶
۱۲	یشم	۱۷
۱۳	سنگ	۱۸
۱۴	نور	۲۰

ترجمہ عرفی از عرفات العاشقین

تقی اوحدی

عرفات ایک محبوب تذکرہ ہے جس کا ایک نسخہ دو جلدوں میں ہانگی پور کے کتاب خانہ میں موجود ہے۔ اوحدی نے اس تذکرہ کی تالیف ۱۰۲۲ھ میں آگرہ میں شروع کی اور ۱۰۲۴ھ میں وہیں اس کو ختم کیا۔ چکر اوحدی عرفی کا معاصر ہے اور اس کی صحبت میں رہا ہے۔ اس نے عرفی کا ترجمہ جو اس نے لکھا ہے اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ۱۹۰۷ء میں ۱۳۰۲ء کو یہ ترجمہ ہانگی پور والے نسخہ سے میں نے نقل کیا اور اب ہر عرض نامہ عام ذیل میں شائع کرتا ہوں۔ انتخاب اشعار کو اختصار کے خیال سے حذف کیا گیا ہے۔ ہانگی پور والے نسخہ کا تفصیل مال فہرست ہانگی پور جلد ۵ ص ۵۰ پر ملاحظہ کریں۔

مولانا جمال الدین عرفی شیرازی و ہونہ جمال الدین سیدی بن رکن [زین] الدین علی بلخی بن جمل الدین سجدی شیرازی مشہور بخواجه چادر بان شاعریت عالی مقام (رو) ساحری مجذوب کلام (رو) گوہری خجستہ نظم کہ مختصر طرز لیت تازہ با ملاحظت و فصاحت بنی اندازہ و دی در ولایت سخن مالیت صاحب تصرف و در افلاک بیان خسروی خالی از تکلف میست بیانش مالگیر است پر تو ضمیرش خورشید تاثیر است سطر سطر مصارفتش سر مشق طبیعت مناعزین شدہ و فرد فرد و نقد و سائنش سراپا فری (نزای) شکوہین، اکث از شہرت و تازہ گوئیاب منزلی رسیدہ کہ بالاتر از ان ممکن

نیست. بسو لجان بلاغت گوی تو فیق از میدان بادشاهان عصر صفائی و فارسانی
انرا س فارسی رده اکثر تازه گوینان قنچ روش وی می نمایند و مرکب فکر اکثر
در سنگلاخ متابعت او بسرور آمده چه با و دستگیر راست بر است گوئی را از دست
داده از بخار و هر وی او در پیشه گمراهی متغیر بمانده اند چون کلاغ شیوه کبک دری
چنانچه طرز رفتن خود را فراموش کرده اند چه خیالات دقیقه و دقیقه تازه بلند آوازه
نمکین خوش مزه او در سر حدیث کبابی فکر تهر کونه اندیش بر ساحت آن تواند
ربود وی در حدیث محبت شیخ فیضی و قنوج خدمت حکیم ابوالفتح و شرف خدمت
شاه جمال الدین الکبر و حاجی لازمست شاه نورالدین جهانگیر دین الکبر که در بدایت
مکتب پادشاهان سلیم بود در رتبه کمال و عظمت هلالش (کذا) ترقی موفور نمود شهرت
بیش از قیاس و در رسید و در غرض زود و ناما و کما تا بطور شد خاص و عام از کون
و خمر فهم همه از کلام او چه با جهتاد و ذوق و چه بتجید محفوظ اند. اقسام سخن وی از
قصیده و غزل و رباعی و قطعه و ثنوی همه در قایت کمالست اگر بعضی از ابیات
او بنظر قاصران کونه اندیش چون ادراک ایشان موعج باشد یا شاید بعضی ملج بسبب اس
استعاره ماسح (کذا) واضح شود و یا نا مستحسن نماید جای اعتراض نیست و اگر رد آن کنند
از عدم انصاف و نقص تمیز خواهد بود.

حکایه

راقم این مقال در عنوان حال چون در جاده شاعره سالگی قدم نهاد و در نهام

از صفایان که مولد وطن اعیلیست متوجه شیراز شدم که منزل آباء و اجداد بود و در آنجا
 بخدمت و صحبت مولانا عارفی رسیدیم و پنج سال قبل از آنکه وی متوجه سفر میشد اکثر
 اوقات در ملازمت او و شعرای دیگر که مجتمع بودند چنانچه در چند جا ذکر آن شده اشعار
 بسیار از بابا غفائی و غیره طرح می شد و در آن اثنایان وی و مولانا وحشی که در نزد
 بود مکالمات و مکاتبات و مباحثات نمایان داشتند و در آن وقت من وی تقریباً بسپرد
 سی سالگی رسیده بود و آنجا وی با منحص بسپردی بود که اکثر شعرای در شک بودند
 و قافیه او در لایمور است و مرقده اش آنجا است. دیگر حالات او از شدت احتیاج
 بشرح ندارم و در صحبت بعضی از اعلا بعد از وفات او اکثر اشعارش در صفایان
 و غیره مطرح ساخته از قبیله و غزل گفته ایم چنانچه در تذکرة الشائعتین و مہرۃ العارفین
 مذکور و مرقوم است ۛ

تذکرہ میخانہ اور خلاصۃ المضامین کوکب

میخانہ تالیف ملا عبد الغنی فتح الرحمن الزبانی قزوینی و طبع لاہور ۱۲۶۶ھ ۱۸۵۱ء
ماقم حروف نے لکھا تھا۔

فارسی میں میخانہ سے پہلے اس قسم کی کسی کتاب کا چہرہ نہیں ملا۔ البتہ اس کے بعد
اور لوگوں نے بھی ساتی نامے جمع کئے مثلاً ایک شخص نے جس کا تخلص غالباً کوکب
ہے ۱۲۵۰ھ میں مجمع المضامین کے نام سے ایک کتاب تیار کی۔ اس کے دیباچہ میں وہ
خود لکھتا ہے کہ سو سے زیادہ مختلف مثنویوں اور دیوانوں کا انتخاب شامل کر کے میں
نے اس کتاب کو بادشاہ جہانگیر کے نام پر ترتیب دیا ہے۔ کوکب کے بیان کے مطابق
اس نے پہلے مختلف مثنویوں سے اشعار تو حید و نصائح درج کئے ہیں۔ و بعد ساتی ہمارا
ادب ہر شاعر کی بردیکجا جمع آوردہ فصل میان مثنوی و غزل گردانیدہ۔ اس کتاب کا
ایک نامقام نسخہ بردیسر شیرانی کے کتاب خانے میں ہے..... اس کے دیکھنے سے
معلوم ہوا کہ کتاب کے اندر ساتی نامہ حافظ اور ساتی نامہ قاسمی کے سوا اور کوئی ساتی نامہ
نہیں۔ ممکن ہے کہ خلف اپنے ارادے کو روا نہ کر سکا ہو۔

اس کوکب کا ذکر توذک جہانگیری و طبع علی گڑھ ۱۲۸۱ھ میں چند بار آیا ہے ص ۸۲
پر کے قلم میں جہانگیر نے لکھا ہے :

درین ردو اظہار شد کہ کوکب پسر قرغان بہ سنایی پدیدار وہ در رفعت
رقعہ سخنان او کہ تمام کفر و زندقہ است در مذاق آن جاہل جاگرد و جدا لطیف

پسر نقیب خان و شریف عم زاد اسی خود را درین ضلالت با خود شریک ساخته
 بوده است چون ایں معنی تشکاقتہ شد محرومانک تر سایندن چند مقدمہ خود را
 تذکرہ ساختند کہ ذکر ایں کراہیت تمام داشتہ آدیب و تنبیہ اُن را لازم
 دانستہ کوکب و شریف را بعد از مشلاقی مقید و مجوس ساختہ۔ ایں تنبیہ
 خاص بہجت حفظ شریعت بودہ تا دیگر عاجلان امثال ایں امور
 ہوس نکنند۔

اس کے بعد ۱۰۲۴ھ کے واقعات میں زیادہ تفصیل دی ہے ملاحظہ ہو تو زکریا
 ۱۲۱۸ اور لکھا ہے کہ خان تاریک کو کوکب پسر فرخان کو جو بدلتپور میں لباس فقر پہن
 کر مسافرت کی زندگی بسر کر رہا تھا گرفتار کر کے لائے۔ کوکب میر عبدالمطیف قزوینی
 کا فرزند زادہ ہے اور سادات سیفی میں سے ہے۔ اس درگاہ سے نسبت موروثی
 رکھتا ہے۔ دکن کے لشکر کے قیادت میں سے تھا۔ شاید چند روز وہاں ٹکدستی اور پریشانی
 میں گزارے ہوں۔ ایک عرصہ تک اعزاز منصب سے سرفراز نہ ہوا تھا۔ میسری
 بے علاقہ کا وہم اس پر مستزاد ہوا۔ آشوب خاطر اور تنگ حوصلگی کی وجہ سے لباس
 تجرود میں آکر صحرائی آوارگی کا رنج کیا۔ چھ ماہ میں تمام ملک دکن یعنی دولت آباد اور
 بیدہ اور بیجاپور اور کرناٹک اور گولکنڈہ کی سیر کی۔ پھر ہندو دال (ڈا بھول) سے
 کشتی میں بیٹھ کر ہندوگوں میں آیا اور ہندو سورت، بھروچ اور راستے کے دوسرے
 قصبوں کی سیر کر کے احمد آباد پہنچا۔ اس وقت شاہ جہان کے ایک نوکر نے جس کا نام
 راہن تھا اس کو گرفتار کیا اور یہاں لایا۔ میرے حکم سے بندگراں ڈال کر اس کو پیش کیا گیا۔ پوچھا
 گیا کہ باپ دادا کی خدمت اور خانہ زراوکی کی نسبت کے باوجود یہ بے سادگی کیسی؟
 اس نے عرض کیا کہ مرمت کی امید تھی۔ بخت نے موافقت نہ کی ترک تعلقات ظاہری
 کر کے سرزمینی کے عالم میں وادی غربت میں قدم رکھا۔ اس بیان کی سچائی نے دل پر اثر

کیا۔ شدت کو کم کیا اور پوچھا کہ اس عالم میں عادل خان، قطب الملک اور عزیز کسی سے
لے؟ اس نے عرض کیا: جب اس دولت میں کہ بحر بیکر الہیے طالع تھی اور دی نہ کی
تو تین ان کے چشمہ سار سے کب لب تر کرتا تھا۔ جب سے وادی غنیمت میں قدم رکھا
ڈاؤری لکھی ہے۔ وہ ملاحظہ ہو اس سے حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ اس سے اور بھی
ترجمہ پیدا ہوا۔ مسودات منگوائے پڑھے۔ معلوم ہوا کہ اس سرکشگی اور مسافرت میں اس
نے بہت محنت اور ریاضت اٹھائی۔ اکثر پیادہ پھرتا رہا اور قوت لایموت کے حامل
کرنے سے عاجز ہوا۔ اس سے دل اس پر مہربان ہوا۔ دوسرے دن بلوایا۔ ہاتھوں سے
جھٹکڑیاں اور پاتل سے نیچے کھول دیئے گئے۔ غلعت، گھوڑا اور ہزار روپیہ خرچ عنایت
ہوا۔ اور اس کے منصب میں پچاس فیصدی کا اضافہ کیا اور ایسے لطف و عنایت کا اظہار
ہوا کہ اس کے خیال میں بھی نہ گذرا تھا۔

مختصر یہ کہ یہ وہ کوکب ہیں جنہوں نے مجمع المضاہین مرتب کیا تھا۔ پھر اس کا خلاصہ
(ہوں نے خلاصۃ المضاہین کے نام سے مرتب کیا۔ خلاصہ کا نسخہ بھی خیراتی مروجہ کی
کتابخانوں میں پنجاب یونیورسٹی کے کتاب خانے میں آیا۔ وہ سو ادس انجی ۱۶x انجی تقطیع
کے، ۵۵ اورانی پر مشتمل ہے۔ بطور فی صفحہ ۲۱۔ خط نستعلیق۔ سنہ کتابت درج نہیں۔
کبھی لکھنؤ کے شاہی کتاب خانہ میں تھا۔ آخر میں تین سرخ مہریں لگی ہیں جن میں سے
ایک پر لکھا ہے۔

خوش است مہر کتب خاں سلیمان جاہ
بہر کتاب مزین جو نقش بسم اللہ

شروع میں دو صفحہ کا مختصر سا دیباچہ ہے جس میں اس نے بیان کیا ہے کہ: اس
فیترہ کو کب حسنی نے اوائلی حال میں اکابر متقدمین و متاخرین کے اشعار و محبت آمیز دیکھ کر
ان کا انتخاب کیا اور اس کا ہم مجمع المضاہین رکھا لیکن کلام کے جمع ہونے سے اس

کتاب نے تطویل اور ضخامت پیدا کر لی۔ اور مطالعہ کنندہ کو جو رد و نقل کی مدت کے طول پکڑنے کے خیال سے طال اور نقل پیدا ہوتا تھا۔ اس لئے میں نے اس مجموعہ کا اختصار کر کے اس کا نام خلاصۃ الفضلین رکھا۔ اور اس کتاب کو بھی شہاب الدین محمد صاحبقران ثنائی شاد جہان خلد اللہ ملکہ ابداء کے نام پر ترتیب دیا اور ۱۰۴۰ھ میں اس کو ختم کیا۔

(۱) کتاب رانیز سے گمان ہوتا ہے کہ عبد جہاگیر کے بعد مؤلف نے مجمع الفضلین کو شاہ جہان کے نام پر موسوم کیا جو ۱۰۴۰ھ میں تخت نشین ہوا ترتیب کتاب کے متعلق کو کتب کہتا ہے کہ میں نے یہ کتاب معروف اور غیر معروف کتابوں سے جمع کی۔

مثنوی مولانا دم کو سب پر مقدم لکھا۔ پھر ساقی ناموں کو جس شاعر کے وہ تھے لکھا کیا اور مثنوی اور غزل کے درمیان حاصل کیا۔ پھر غزل کو چند اسم اور چند لفظ کی بنا پر کہ بہ نسبت میں اس اسم اور اس لفظ کا التزام تھا بادل و نموں میں تقسیم کیا جیسا کہ فہرست سے معلوم ہوگا۔

(حروف کی مثال: حروف دل، حروف آبی، حروف چشم، حروف درد، حروف نصیحت وغیرہ وغیرہ۔ اسم کی مثال: اسم عیسیٰ، اسم فراد و شیریں، اسم یلے مجنون وغیرہ وغیرہ)۔

اس کے ہدایات مطلب نویسی اور اشارہ رموزات ہیں۔ پھر فرد میں جو اداس حال میں جمع کئے اور شاعر کا نام معلوم نہ تھا۔ ان کو بہ ترتیب حروف اول و آخر مرتب کر کے لکھا۔

پھر رباعیاں بہ ترتیب حروف لکھیں۔ پھر مفعلات، پھر رباعیات درج یعنی قصائد کا انتخاب دیا ہے پھر جو و ہزل (اس نسخہ میں آخری دو صنف نہیں ہیں) ساقی ناموں کی ذیل میں مؤلف نے جو کچھ درج کیا ہے۔ اس کا اکثر اور بیشتر حصہ میعاد کے مرتبہ اول و دوم سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ دیباچہ میخانہ صطی پر لکھا

گیا مختار مولف بیخاند نے پہلا ایڈیشن ۱۰۲۸ھ میں مکمل کیا۔ اگلے سال دوسرا ایڈیشن مرتب کیا جس میں ساقی نامہ ملکی تفریدی اور ترجیح بند منظور کا اضافہ کیا۔ اور بعض اور اضافات پر بھی کچھ تبدیلیاں کیں۔

مختار کے مرتبہ اول میں ۲۶ شعرا کے ساقی نامہ درج ہیں جو فوت ہو چکے تھے کوکب نے ان میں سے میں شعرا کے ساقی ناموں کا انتخاب وضع کیا ہے۔ اشعار وہی ہیں جو بیخاند میں ہیں۔ نظامی اور خسرو کے ساقی نامے ملا عبد النبی نے مختلف اشعار جن میں ساقی اور مفتی سے خطاب تھا خود جمع کر کے ساقی نامے بنائے تھے۔ انہی اشعار میں سے بعض اشعار کوکب نے لے لئے ہیں۔

بیخاند کے دوسرے مرتبے میں ملا عبد النبی نے اپنے سمیت میں شعرا کے ساقی نامے دیئے ہیں جو ابھی تجدیات میں تھے۔ کوکب نے ان میں سے گیارہ شعرا کے ساقی ناموں سے اقتباس دیئے ہیں۔ ان میں ترجیحات کو شامل نہیں کیا۔ بلکہ ان کو ان گیارہ ساقی ناموں کے بعد لیا ہے۔ اور ان میں بعض دائرہ ساقی ناموں کے انتخاب بھی درج کئے ہیں۔ اس حصہ کی ترتیب یوں ہے :

۳۶۷	ساقی نامہ شاد قاسم انوار	۳۶۷
۳۶۸	ساقی نامہ ملک تزدیدی، تألیف (مؤلف) ابن کتاب و مصنف	۳۶۸
	ساقی نامہ بادشاہی یک ہدی می شونہ	
۳۶۹	ساقی نامہ ابو تراب بیگ (یہ بیخاند سے لیا ہے)	۳۶۹
۳۷۰	ترجیح بند مغربی	۳۷۰
۳۷۱	ترجیح بند نسیمی	۳۷۱
۳۷۲	ترجیح بند عراقی	۳۷۲
۳۷۳	شریف کاشی	۳۷۳

دوق ۲۸۰ ب ترجیح بندہ بدول نام شاعر

۲۸۱ الف ترجیح بندہ ملا وحشی [یہ میخانہ سے لیا ہے]

۲۸۱ ب خواجہ حسین شنائی [میخانہ سے لیا ہے] اس کو ترجیح بند لکھا ہے مگر

یہ ترجیح نہیں ہے

۲۸۲ الف ترجیح بند حکیم لغورد [میخانہ کے دوسرے ڈوشن سے لیا ہے]

۲۸۳ ب ترجیح بند کامل جہری [میخانہ سے اخذ]

۲۸۴ الف ترجیح بند حکیم شنائی [ایضاً]

۲۸۵ الف ترکیب بند حکیم شنائی [ایضاً]

مختصر یہ کہ کوکب نے اپنی کتاب کے اس حصے کو میخانہ پر مبنی کیا ہے۔ البتہ

ترجیح بندوں اور ایک ترکیب بند کو بانی ساتی ناموں سے طبع کر دیا ہے اور الی میں بعض ایسے ترجیح بندوں کا انتخاب بھی کیا ہے جو میخانہ میں نہ تھے۔

ضمیمہ اول میں کالج لیگن میں پبلش فوڈی دہلی ۱۹۵۲ء میں فرائد متفرقہ ص ۱۰ میں غلامرضا

کوکب کا حال بیان ہوا تھا جس کا نسخہ کتابخانہ وائٹنگ گاہ پنجاب میں ہے اس میں بھی ذکر آیا تھا

کہ کوکب نے پہلے مجمع المضامین ۱۰۳۵ء میں مرتب کیا اور پھر اس کا خلاصہ کیا اور اس کا نام

غلامرضا المضامین رکھا اب جنوری ۱۹۵۵ء میں فاضل معاصر آفاقی عبدالحی جیبی کراچی سے

اطلاع دیتے ہیں کہ کابل میں آفاقی گویا ای اعتمادی کے پاس انہوں نے مجمع المضامین کا ایک

نسخہ دیکھا تھا جو بخط مصنف تھا اور اس کا سنہ کتابت ۱۰۲۲ھ تھا اور اس میں زبد الشاعر

نادرسی دہلی کی کتاب کا ذکر بھی تھا۔ جس میں انہوں نے منہاج سراج صاحب طبقات

ناصری کے حالات لکھے تھے۔

شرح حال مخبر الاولین

کتاب خاتر دانش گاہ پنجاب میں اس نایاب منظوم کتاب کا ایک نسخہ ہے جو ۱۲۲۵ھ میں قتل ہوا۔ اس نسخہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کا نام مظہر الحق ہے اور اسی نام کو وہ بطور تخلص استعمال کرتا ہے۔ اس کے باپ کا نام میر سید احمد اکبر آبادی ہے۔ مختصر سادہ سادہ رجوع اس نسخہ میں ناقص الا ابتدا ہے، انشوریں ہیں۔ اس میں مصنف کہتا ہے کہ اپنے لڑکے سید عبد اللہ کی فرمائش پر اس نے تواریخ کرام و اولیای عظام کو ایک ہفتہ میں نظم کیا۔ مصنف شیخ محمد صالح میگر کی اکبر آبادی مرید عارف ربانی شاہ جیلانی کے مریدوں میں سے تھا۔ فاضل عالم، عارف خدا، تاج شرع مصطفیٰ، مقتول و منقول ان کواد بر تھا اور اللہ دریں کہتے تھے۔

تاج شرع بود در حرم حال	حال او حال بود و مالش قال
د بر آورد بہر شہرت عام	بہر عفا بگوشہ گیری نام
نہ بتذویر غم نہ شغنی داشت	د لباس ہزار میخی داشت

۱۔ تملیک ۲۔ عدم ۳۔ ارجع الیہ ۴۔ مسطورہ ۵۔ خلافت شریف

۱۔ دیو نے قبرستان یزدیم میں مصنف کا نام محمد قاضی بن میر احمد اکبر آبادی لکھا ہے کہ دانش مجوزیم میں کتاب کا نسخہ نہیں ہے۔ ہمارے نسخوں میں اس نے چند بار اپنے آپ کو مظہر الحق یا مظہر حق لکھا ہے۔

۲۔ ان کے لئے ملاحظہ فرمائیے الامین

از میان اسباق پر ریب برگز او را نمود بہر فریب
 ہجو شیخان ہکر و میری ہی و ہوی گوزن کہساری
 از پی لقمہ ہی رنگ برنگ
 نوزد نوزد حق انگ شنگ

حمود نعت و مقہمت کے مجدد وہ زمان تالیف کتاب کے متعلق لکھتا ہے کہ اس
 نے یہ کتاب شاہجہان کے عہد میں لکھی (درق، ب، مخبر الواصلین ۱۰۶۰ء) اس کا
 تاریخی نام ہے ۔

تو چہ تا رنج او ز من خواہی
 نام او را شر اگر خواہی

مضمون کتاب کے متعلق آیات ذیل ملاحظہ ہوں :-

مخبر الواصلین حضرت ابن مشر کا ملان حضرت ابن
 اندرین نسخہ آنچہ نہبانست ذکر غیر خدا پرستان است
 سال مولود و نقل و پیدا مان اندرین نسخہ گفتہ ام یا مان

مختصرات کے ذکر غیر مضمون کتاب کا آغاز ہوتا ہے اور آخری تاریخ وفات شیخ عیسیٰ
 ام۔ ۱۰۳۱ء ہے۔ خزینۃ الاسفیاء میں اکثر حاشیے پر اور کہیں کہیں متن میں مخبر الواصلین کے
 اقتباسات دئے گئے ہیں۔ خزینہ ص ۱۶۰ کے حاشیے پر جو اشعار درج ہیں وہ ہمارے
 نسخہ میں نہیں ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہمارا نسخہ ناقص الاخر ہو گا اس میں تاریخ کتابت
 درج ہے ۔

الطف اللہ مہندس بن نادر العصر استاد احمد مہار

لاہوری کے متعلق کچھ مزید معلومات

ادارہ مسارف اسلامید کے اجلاس لاہور ۱۹۳۳ء میں ملاحظہ ہو رہو نگار
 طبع لاہور ۱۹۳۵ء ص ۱۳۰، مرحوم و منقرض سید سلیمان ندوی نے نادر العصر استاد
 احمد مہار لاہوری اور اس کے خاندان کے حالات پر سرسید احمد خان کے بعد غالباً
 سب سے پہلے روشنی ڈالی اور دیوان، ہفتہ مناس کی بنا پر دنیا کو بتایا کہ تاج اور
 آل قلعے کا مہار یہ مہندس خاندان تھا۔ ۱۹۳۳ء کے بعد اس سلسلے میں اور مضامین بھی
 لکھے گئے اور بعض اور اطلاعات بھی سامنے آئیں۔ اس خاندان کے متعدد افراد کے مختصر
 حالات اور ان کے مصنفات کا مفید ذکر سٹوری نے پرشین لٹریچر جلد اول ص ۵۱
 جلد دوم ص ۱۵۱ اور عطاء اللہ رشیدی پسر احمد ۱ ج ۱ ص ۷۸، ۲ ج ۱ ص ۱۶۱، ۱۵
 ۹۲ و لطف اشرفین احمد ۱ ج ۱ ص ۱۱، ۲ ص ۵، ۱۲۰، ۹۵ (خیر اللہ بن لطف اللہ ۱ ج ۲ ص
 ۱۵، ۳۷، محمد علی بن خیر اللہ میں کیا ہے۔

اسی جملے کے گزشتہ شمارے میں بھی اس خاندان کے متعلق بعض مزید معلومات

وچے گئے تھے۔ ذیل کی سطروں میں لطف اللہ مہندس بن استادا کے متعلق دو ایک تازہ نکتے بیان کئے جاتے ہیں:-

(۱)

قرآن مجید خط لطف اللہ مہندس

تقسیم سے پہلے پانی پیت کے ایک عزیز القدر دوست کے توسط سے راقم الحروف اس نسخے کے حصول سے مشرف ہوا۔ مہندس صاحب نے قرآنی مجید کی کتابت بڑے اچھے خط میں کی ہے اور اختلافات قرأت حاشیہ پر دیئے ہیں۔ انہیں روشنی کاغذ کتابت کے لیے استعمال کیا ہے۔

اوراق ۳۹۴، سطروں ۱۱، قطع ۱۰×۷، انچ

سورۃوں کی تمام سرخیال، حاشیات میں اور بعض علامات اوقات شجرت سے لکھے گئے ہیں۔ اور اسامائے سجد کے ارد گرد اور بعض علامات اوقات پر سنہری کام ہوا ہے۔ علامات رکوع اور اختلافات قرأت بھی شجری ہیں اور ان کی حرکات نیلگوں۔ بیپاروں کے عدوؤں پر آرائش کا کام پرانی طرز کا ہے جیسے منٹوں کے دور سے پہلے اس رنگ میں مروج تھا۔

تین قرآنی ورق ۳۹۰ پیڑ ختم ہوا ہے۔ ۳۹۱ الف سے ۳۹۴ ب تک دغے ختم قرآن ہے۔ ۳۹۵ الف پر علامات القراءہ ورواجم درج ہیں۔ ۳۹۵ ب تا ۳۹۶ الف پر فہرست نمونہ دی ہے بجز ان: کہتہ هذا المعرفة مواضع السور۔ اس فہرست کے آخر میں ہے: کتابہ لطف اللہ بن احمد العداد اللہوری گرسوائے اللہوری کے باقی الفاظ گو مرمت کے کاغذ کے نیچے آگئے ہیں۔ پھر بھی پشت کاغذ پر روشنی ڈالنے سے پڑے جاتے ہیں۔ ۳۹۶ ب اور ۳۹۷ الف

کاتب مذکور نے اپنا نام صرف پہلے رسالے کے آخر میں دیا ہے مگر دوسرے کا کاتب بھی یقیناً وہی ہے۔ سنہ کتابت درج نہیں :

رسالہ اول

یہ رسالہ لطف اللہ نے افادت و افاضت پناہ، قوت و اخوت و سنگا و استلوا و اخضا و تار اولانا و مولانا عطاء اللہ سلمہ و انقاہ ولد الاستاذ احمد المذکور کے سوال کے جواب میں لکھا ہے اور دو مقدموں اور دو فصول پر مشتمل ہے۔

مقدمہ اول۔ ایک ایسا مربع بنانا جس کا رقبہ ایک دیسے ہوئے مربع کا نصف تہائی چوتھائی وغیرہ ہو۔

مقدمہ دوم۔ ایک ایسا مربع بنانا جس کا رقبہ دیسے ہوئے مربع کا دو چہند، سچہند چہار چہند وغیرہ ہو۔

فصل اول۔ ایک دیسے ہوئے مستطیل میں ایک ایسا چھوٹا مستطیل بنانا جس کا رقبہ بڑے مستطیل کا نصف، تہائی، چوتھائی وغیرہ ہو اس طرح پر کہ جب چھوٹا مستطیل بڑے مستطیل کے اندر رکھا جائے تو اس کے چاروں طرف مائشہ برابر رہے۔

فصل دوم۔ ایک ایسا بڑا مستطیل بنانا جو دیسے ہوئے چھوٹے مستطیل کا دو گنا، گنا، چار گنا وغیرہ ہو اس طرح کہ اگر چھوٹا مستطیل بڑے مستطیل کے اندر رکھا جائے تو اس کے گرد اگر مائشہ برابر رہے۔

آغاز رسالہ : اما بعد این رسالہ مرقوم خامہ لطف اللہ بن استاذ احمد سمار لاہوری

ملحہ مقدموں اور فصول کا حاصل جو یہاں گیارہ سطریں بیان ہوا ہے۔ ہر ذیہ فضل الہی صاحب

قبول فرمائی لاہوری نے میری درخواست پر تحریر فرمایا

میکرود در جواب سوال افادت واقافت الخ

انجام رسالہ، وهو للطلوب، الاقتاد علی نیجۃ المصلوۃ والسلام

رسالہ دوم

در معرفت سمت قبلہ

یہ رسالہ میرے نسخہ میں تدریس ناقص الاول ہے اور شروع کی چند سطریں جو پہلے درج پر تھیں۔ اس میں اب موجود ہیں۔ پر فیہ فضل الدین قریشی لاہوری کے پاس آٹھ ٹکڑے اس رسالہ کا نسخہ ایک مجموعہ میں موجود ہے جو ہیئت ہی کے

ملہ معرفت سمت قبلہ سے متعلق قواعد اور اس سلسلے میں مسلمان ہیئت دانوں مثلاً الفضل بن حاتم نیریزی (م ۹۶۳-۹۶۴ھ) ابو القاسم دوم (م ۹۹۸ھ) ابن یونس (م ۱۰۰۹ھ) البیرونی (م ۱۰۴۸ھ) ابن جہیزم (م ۱۲۰۹ھ) جہین دوم (م ۱۳۴۵ھ) وغیرہ کے نسخوں کو کشمیریوں کی میں ہی کے لئے ملاحظہ ہوا۔ اس کی کاپی پڑھتے ہوئے
جلد ۲ ص ۹۸۷ پھر۔

ملہ اس مجموعہ میں مجسّد کے رسالہ در معرفت سمت قبلہ اور چند ہمدانی مثلاً ہمدانی تہذیب الخ، ہمدانی الخ
ہمدانی وغیرہ کے علاوہ ذیل کے رسالے بھی شامل ہیں:

السمط المذہبی الشافعی رد مالین محمد بن محمد بن احمد بن محمد سبط المارونی الکلیۃ المذہبی فی معمل
بالبحر المتکون (عربی)؛

اور محمد بن محمد بن محمد الخاطب فی معرفۃ استخراج احوال امیل و الجہاد من ریح الدائرۃ السیبریہ الخ

(ذاتی صفحہ ۳۴ پر)

(ذاتی ص ۲۰۰ عربی)

رسالہ پر مشتمل ہے۔ موصوف کی حیثیت سے اس نسخے سے ہی استفادہ کیا گیا اور جو مسطور غریب نہیں وہ درج کی گئیں اور متن حاضر کا مقابلہ بھی موصوف کے نسخے سے کیا گیا۔ بولت نے دو شکلوں کے ذریعہ سے سمجھایا ہے کہ سمت قبلہ کیوں دریافت کی جاتی ہے۔ اس مطلب کے لیے اس کے معاصر حکیم عبدالرحیم نے شاہ جہان بادشاہ کے عہد میں دو جدول بنائے۔ جدول اول میں چند ایسے مشہور شہروں اور علاقوں کی سمت قبلہ بیان کی جو نقطہ مغرب سے بالکل شمال میں اور جدول دوم میں ان شہروں اور علاقوں کی سمت قبلہ بیان کی جو نقطہ مغرب سے بالکل جنوب میں حکیم موصوف کی فرمائش سے لطف الشہبندی نے ان جدولوں کے مطالب کو حفظ کی آسانی کے لئے بحروف فہم نظم کر دیا۔ یہ نظم چالیس ابیات پر مشتمل ہے و توشی صاحب کے نسخے میں ایک زائد بیت بھی ہے۔ اسے چالیس توکل ابیات ۴۴ ہیں، شہبندی نے یہ نظم ۱۰۵/۱۶۴ میں تیار کی۔ جن شہروں کا انحراف بیان ہوا ہے وہ اکثر ہندوستان کے شہر ہیں۔

ذیل میں اس رسالہ کا متن درج کیا جاتا ہے:

معصفت نے دو توحشی شکلیں بنائی ہیں اور ان میں حروف تجل کو استعمال کیا ہے

لے اور ایک کم بھی۔ دیکھیں ص ۱۵ ح ۵۔

بقیہ حوالہ صفحہ ۳۷، ۳۸۔ (۱) الخیر محمد بن محمد قاری: (۲) معرفۃ سمت القبلا (عربی)، مختصر تھامی

رسالہ... (۱) الخیر محمد بن محمد قاری... وغیرہ

۱۔ رسالہ شمس علی فصل میل بہ التاریخ الثالث، اسی امری و الفی و الوادی و مرفوعہ و خزرج و جہا شمس و انقال الشمس الی المروج الاثنی عشر و تعلق بذک (عربی)

۲۔ طبیب و تیم لہی: رسالہ معرفت تقویم (فارسی)، تحریر ۱۱۲۱ھ

۳۔ رسالہ فی فصل معرفت تقویم (عربی)

طیب الہدایم دہلوی کے رسالہ برای حل تقویہ کے اقتباس ذیل سے واضح ہوتا ہے کہ ان حروف کے لکھنے کا فائدہ کیا تھا اور رسالہ میرزا ایرج بہادر ابن قواب مستطاب قدسی القاب خان خاتمان میرزا خان بہادر سپہ سالار کے لئے تصنیف کیا گیا اور رسالہ مذکور مقدمہ اصل کے میں باب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں اصل اول یہ ہے : و بیان تعریف حساب محلّ۔ اس میں حساب محلّ دے کر مصنف نے لکھا ہے : و رقم دیگر را ازین حروف ترکیب کنند چنانچہ بیشتر اول نویسد تا هزار و مثل مثلاً : ہندہ را چہین نویسد یزد و رقم سی و پنج این طور : ۱۰۰ و رقم صد و سی و پنج این طور : ۱۰۰۰ و بعد از ان عدد کمتر را مقدم دارند از عدد بیشتر چنانچہ دو ہزار چہین : ۲۰۰۰ و باقی بدین قیاس۔ منجانب بکھت رفع اشتباه جمہ رانی دامن می نویسد چہین : ۱۰۰ و ال ما ہمزہ طوری نویسد برین وجہ : و اگر کاف تنہا می نویسد چہین : ۱۰۰۰ و یا سکوس نویسد چہین : ۱۰۰۰۰ و نون را تنہا چہین : ۱۰۰۰۰۰ و انون را بنقطہ می نویسد : و یا وجمہ و نارا بی نقطہ : و در مرتبہ کہ عدد باشد آخرا صفر کشند برین صورت علی

اب ہم نقی رسالہ در معرفت سمت قبلہ درج ذیل کرتے ہیں :

رسالہ در معرفت سمت قبلہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله وآله

واحسابہ اجمعین

والله اعلم بما في الصدور من كذا في رسالہ ایست مختصر در معرفت

سمت قبله خشک بر دو باب :

باب اول

در معرفت شمال و جنوب و مغرب و مشرق

بدانکه اول زمین را مسطح و مستوی و هموار باید کرد چنانکه اگر آب برینند هر چهار طرف علی السویه روان شود، چون زمین مستوی و هموار شد در وسط آن نقطه را رسم کنیم و نقطه مذکور را Δ هم نیمه پس نقطه Δ را مرکز قرار دهیم و بر نقطه Δ دایره عظیمه رسم نماییم. آنگاه بر نقطه Δ مقياس را ناکم سازیم چنانکه نقطه تا عده مقياس منطبق شود بر نقطه Δ . و مخفی نماید که مقياس بر صورت مخروطی می باشد که قاعده آن دور باشد و رأس آن Δ نقطه کنه است. و متابطه منطبق ساختن نقطه تا عده مقياس بر نقطه Δ است Δ که بقدر قاعده مقياس دایره صغیره بر مرکز Δ رسم نماییم و قاعده مقياس را منطبق سازیم بر دایره صغیره درین صورت نقطه تا عده مقياس منطبق خواهد شد بر نقطه Δ .

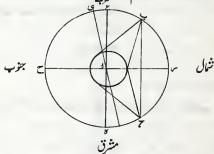
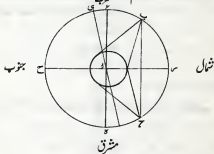
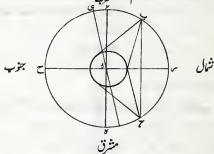
آن گاه بدانکه اول روز غل مقياس قاطع محیط دایره عظیمه خواهد بود چنانچه مغرب و آنرا قاطع غل مقياس کوتاه خواهد شد تا آنکه سر غل مقياس منتهی شود بر محیط دایره لادق است.

بقیه حاشیه صفحه هم آنکه علامت اندوی کی در نمبر فیض الدین توشی اشته نموده شد در حاشی سلطه آورده است علامت لسنه که علامت این جانب است و کی علامت لسنه بر فیضه مذکور

تعدد کی است سطح و کهای آن

تعدد کی است سطح و کهای آن

عظیم جایی که بر محیط دائرة منزل میناس منطبق شود نقطه رسم کنیم. و نقطه مذکور را نقطه ب نام کنیم. پس آنگاه منزل میناس داخل محیط دائرة عظیم خواهد شد و آنرا قاطع میناس کوتاه خواهد گشت تا وقت زوال. و هنگام زوال میناس را بر طول اصلی خواهد نامد. بسده آنرا قاطع میناس دراز خواهد شد جانب مشرق تا آنکه منزل میناس منتهی شود و محیط دائرة عظیم جایی که بر محیط دائرة منزل میناس منتهی شود نقطه رسم کنیم نقطه مذکور را نقطه ح نام کنیم. آنگاه نقطه ب و نقطه ح را وصل کنیم خط مستقیم و آن خط مستقیم را خط ب ح گوئیم. آنگاه خط دیگر کشیم که مرور کند در قوس الف بر نقطه آ که موازی باشد با خط ب ح و محیط دائرة عظیم برسد در جهت ب بر نقطه ح و در جهت ح بر نقطه آ پس ع خط مغرب و مشرق اعتدال باشد و نقطه مغرب اعتدال و آ نقطه مشرق اعتدال. آنگاه خط دیگر کشیم که مرور کند بر نقطه ا و قطع کند خط ح را بر

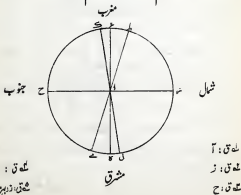


نهی که حاصل شود [از آن - قی] اندامی از جهت قائم و محیط دائرة عظیمه برسد جانب خطب ح بر نقطه در جانب دیگر بر نقطه ح پس ربع خط شمال و جنوب باشد در نقطه شمال و در نقطه جنوب پس بضابطه مذکور مشرق و مغرب اعتدال و شمال و جنوب حقیقی معلوم شده و مولانا علی قوشچی ضابطه مذکور را در رساله خود مسطور کرده است (قی + : نقل دائرة بر صفحه گذشته است)

باب دوم

در معرفت میل قبله از نقطه مغرب اعتدال به جانب شمال یا به جانب جنوب

بدانکه هرگاه در دائرة عظیمه ساعه که خط مغرب و مشرق است و خط ح که خط شمال و جنوب است ترسیم شده خطوط دیگر بکشیم -



دورق ۳ الف، و نظر کنیم کہ قبلہ بلکہ مطلوبہ از نقطہ مغرب اعتدال بجانب شمال مائل است یا بجانب جنوب۔ اگر بجانب شمال مائل باشد قوس سورہ سا بر فرد درجہ منقسم سازیم۔ باز نظر کنیم کہ چند درجہ (قی) و چہرہ دقیقہ مائل است۔ فرض کردیم کہ درجہ و بیست دقیقہ میل دارد و ۲۳ ب، پس از قوس عرض جانب عدہ درجہ فصل کردہ درجہ یا ز دہم را در شصت دقیقہ قسمت کنیم و از جملہ شصت دقیقہ بیست دقیقہ فصل نماییم تا مجموع عدہ درجہ و بیست دقیقہ فصل شدہ باشد فرض کنیم کہ قوس دو درجہ و بیست دقیقہ قوس سوط است پس نقطہ ط و نقطہ آ را وصل نمودہ بخشیم تا آنکہ بآن سیر محیط برسد بر نقطہ ی پس خط ط ی سمت قبلہ بلکہ مذکورہ است۔

و اگر بجانب جنوب مائل باشد قوس سوح را بر فرد درجہ منقسم سازیم باز نظر کنیم کہ چند درجہ و چہرہ دقیقہ مائل است۔ فرض کردیم کہ پنج درجہ و چہل دقیقہ میل دارد و پس از قوس سوح جانب ۶۰ الف پنج دقیقہ فصل کردہ درجہ ششم بر شصت دقیقہ قسمت کنیم و از جملہ شصت دقیقہ چہل دقیقہ فصل نماییم تا مجموع پنج درجہ و چہل دقیقہ فصل شدہ باشد فرض کنیم کہ قوس پنج درجہ و چہل دقیقہ قوس ع ک است پس نقطہ ک و نقطہ ا را وصل نمودہ بخشیم تا آنکہ بآن سیر محیط برسد بر نقطہ ل پس خط ک ل خط سمت قبلہ بلکہ مذکور است۔

بر شمیر اصحاب فراست و خاطر ارباب کیاست مخفی نہ اند کہ علماء و فضلاء از دوی ہند سر و حساب تحقیق نمودہ اند کہ قبلہ ہر بلکہ از نقطہ مغرب اعتدال یا مشرق اعتدال چہ قدر مائل است بجانب شمال یا بجانب جنوب و درین زبان (دورق ۴ ب) مساوات

لے قی اشعت (بہای بیت)

لے قی از

عنوان که سریر خلافت بود و با وجود این المظفر شهاب الدین محمد صاحب قرآن ثانی شاهی
 بادشاه قازی مزین و محلی است غیر هیچ علم و حال و محور سمار فضل و کمال حکیم عهد الحکم
 سلمه اند [ق + : تعالی] و در جدول رسم نموده در جدول اول بلا دی که قبله آن بلا و
 از نقطه مغرب مال است شمال ذکر کرده و در جدول دوم بلا دی که قبله آن بلا و
 از نقطه مغرب مال است جنوب ذکر ساخته آن گاه حکیم مذکور بکتبین عبد الله
 لطف الله مهندس ابن استاد احمد سمار لاهوری اشاره نموده که چون نظم قریب بحفظ
 است مطلب آن هر دو جدول را پیرایه نظم چو شانه این غیر حقیر اغتکالا لامره
 و درق و ب، العالی [در آن هر] دو جدول را منظم ساخته امید که اگر خطایی وافع
 شده باشد اصلاح فرمایند، و آن نظم نیست :

بشیرا دله الرحمن الرحیم

بنام او کنم آغاز نامه
 که فدائی ز تماش گشت خامه
 درود آنگه فرستم بر پیغمبر
 که بیت الله را شمعیت انور
 درود آنگه بروح چار یارش
 بود هر یک جودای بهر دارش
 تو زمت قبله را ای صاحب هوش
 و لطف الله احمد گوش کن گوش
 کلام نظم قول آن حکیم است
 که نام پیش عبد الحکم است

دو ہند مل کرد استاد سخن سخن
کہ تازیانی جہت بی محنت و رنج

جدول اول کو بلاد مایہ شمال از نقطہ اعتدال در آنست
در آن جدول کہ در اول تھا

از مغرب منحرف سوی شمالست

چنانی استاد دینی پر (در خبر) داد
کہ باشد یکسہ دقیقاً اکبر آباد
دقیقی نیست دینج از گویار است

بنارس سی دینج اند شمار است

مقرر کردہ حکم خالق اوج
بہل دینج از دقیقی بہر قنوج
برو در جو پور ای دوست بی شک

دقیقی پنج و نہ در دینج یک

شوی از احمد آباد از سخن ران

۱۔ خط درجی

۲۔ بی شکل تن

۳۔ بی ، گویار

۴۔ بی ، شہر

۵۔ بی ، این راست

درج سرد و دقایق یاد دہ دان
 کنم از تہسلاوہ تیز تفسیر
 درج چار و دقایق بیت و نگیر
 شوی از میل بمعدو چون سخن دان
 درج پنج و دقایق سی و سر دان
 زہر بانورد می گردم سخن گو
 درج شش دان و دقایق دان چل و دو
 زشت از بہر میل دولت آباد
 درج ہشت و دقایق پنج استاد
 ترا از گل کٹھہ سازم آکھ
 درج نہ و دقایق ہیبت پنجاہ
 اگر خواہی شوی از بیدر آکھ
 دقایق سی و شش باشد درج دہ
 بجویم تاچہ در چہول بیان گشت

۱۰ قی دیانی : ترا و دی

۱۱ آتی : تہسلاوہ

۱۲ آتی : معدو

۱۳ قی : می ہاشم

۱۴ آتی : کرل کھہ

۱۵ قی : ہندہ

۱۶ قی : چہل

درج دان ده و قاتی دان چل و پشت
 دهم آگاهی از گلبرگه در دم
 قاتی بیزوه در دان درج کم
 زیجا پور گفت ابل حیثه
 سه و ده درج پنج و چل دقیقه
 مقرر در سزا نسیب آن چنین گشت
 درج خط دان و قاتی دان چل و پشت

[جدول دوم در بلادی که مائل جنوب است]
 هر آن شهری که مائل از جنوب است
 درین جدول محاذی با جنوب است
 در اجبیر ای سخن دان سخن گو
 درج یک دان و قاتی پنجه و دو
 کم شاه جهان آباد تحریر
 درج سه و قاتی سی و شش گیر
 [تقدیر] آن اولیاء را جای گشت است
 درج سه و قاتی سی و پشت است

الف قی : این جمیع

ب الف : خط تصحیح از روی قی

ج فقط در قی

د الف : که اولیا تصحیح از روی قی

ز میان من اهل حقایق
 [آمدن از] درج ده و سه دقایق
 و اگر پرسی چه در هر روز بیان گشت
 درج دانه ده دقایق دانه چهل و هشت
 ز مغرب مغرب لاهور بی شک
 دقیقه بیست و یک درج ده و یک
 بیان قدم از سن تو بر سنخ
 درج نمود و رو الا ده و پنج
 بگفت آن کو سوی کشمیر می رفت
 درج هفده دقایق پنج و هفت
 و مغرب میل کابل گویت چیت
 دقایق پنج و شش دانه درج بیست
 اگر پرسی که تبت مغرب چیت
 دقیقه سی و شش درج سه و بیست
 و اگر پرسی بخشان مغرب چیت
 دقیقه سی و نه درج شش و بیست

له از روی قی نوشته شده اند آمده است

له در قی آمده این بیت را

له قی : دو (بجای ده)

له در قی آمده و مصرع اول را صاحب بخشان با مصرع ثانی را صاحب با ملح چپا بنده است

ز مغرب پنج گویم مغرب چیست

دقیقه بیست و سه درجه و دو دقیقه

کونین هرات از مغرب پنج

دقیقه پنجاه و درجه سی و پنج

سمرقند است ادای احتیاج

سی و هشت از درج هشت از قنات

اگر پسی بخارا چیست

اگر پسی بیست و سه باشد درج چل

و اگر پسی صفایان چیست

دقیقه پنجاه و سی و درجه و چل

اگر آن شهری که کرد استاد مذکور

بجه الله که شد مرزوم و معلوم

بسال یک هزار و پنجاه و هشت

بچل بیت این گالی منتظم گشت

تمام گشت رساله صاحب تصنیف این مراسله لطف الله ابن احمد سمار غفر الله عنه

له از روی قی، و در آن زیر کاغذ صورت آمده است

که آن شخص است و در آن تکمیل کرده از روی قی

که از روی قی، و در آن این بیست و چهار عدد و اشیاء، بطول این بیست و زاید در آن چهل و یک

شعوی گلستان خیال

وروضف اورنگ آباد

د از خالص استرادی

سید حسین خاں فاضل اورنگ زیب کے زمانہ میں ایٹان سے ہندوستان آیا۔
 حوکن نے تذکرۃ المعتمدین میں لکھا ہے کہ وہ میرزا فزیر قورچی کا بھائی تھا مگر آٹاؤ
 کے نزدیک سزا یافتہ حسین کا باپ تھا۔ میرزا فزیر کی وفات کے بعد حسین نے ہندوستان
 کا رخ کیا اور کن پینجا۔ اورنگ زیب اس وقت دکن میں تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ ملازمان سلطانی
 میں داخل ہوا۔ اور اکثر وقت اُس کا وہیں گذرنا جب دہلیم آیا تو پٹنہ کا دیوان مقرر ہوا تو

۱۔ غرض کا مفصل ترین حال مسواۃً وادۃً ۱۳۱ میں ہے۔ مگر ذیل کے مانند بھی مفید ہیں:۔

سپرنگر کی قبر سمت اولہ (علا و علا و علا) و ص ۱۵ و ص ۲۹ منتخب الاشعار ج ۱ مخزن الغرائب تذکر
سرغوش اند قریب جن کا ذکر عاشقی میں آیا ہے

مقام نے خامس کرشمہ ہی لکھا ہے۔ آؤ! اُنے صفائی اور نہ خراب بینہ وصلی کے ایک مجموعہ خطی میں جس کا ذکر آگے
 آئے گا اس کو مشرقی اور مغربی ہے۔

اس کو اتیارخان خطاب ملا۔ اس زمانے میں اس نے بہت دولت پیدا کی۔ بہادر شاہ
تحت نشین ہوا۔ تو یہ میرا خورپادشاہی بنایا گیا۔ اسی عہد میں اس نے واپسی ایران کا قصد
کیا۔ لاکھوں روپیہ دھابرات اور پارچات اور نقد کی صورت میں، ہمراہ لے کر نکلتے
ہوئے ایران کی سیاحت میں پہنچا۔ وہاں اس کا ایک عزیز نائب خدمات تھا۔ اس نے اپنی حویلی
میں ٹھہرایا۔ سیستان اس وقت خدایارخان جو اسی کے قبضہ میں تھا جو حکمران دہلی سے
خود سرحد کر ایک عرصہ سے سندھ پر تصرف ہو چکا تھا۔ سید حسین کے احوال کی اطلاع
ملنے پر خدایارخان نے سید حسین کو سیستان ہی میں جیل سے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۱۰۲۲ھ
میں پیش آیا۔

خالص نے ایک مختصر سا دیوان اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ جس کا نام اس کے اشعار کی
تعداد میں ہزار بتائی ہے۔ دیوان کے نسخے یا کئی پور۔ انگریز آفیس اور برٹش میں ہیں۔ پندرہ
نئے موتی محل میں اس کے نسخے دیئے گئے۔

آذاد نے خالص کا دیوان دیکھا تھا اور اس کے کلام کی نسبت یہ رائے لکھی ہے۔
محنت گزشتہ۔ تاجنہا ہم دارو۔ سرخوش کہتا ہے۔ دیوانی مختصر بطور نقد دار و این بیت
مشہور قوالان در ترانہا مستعد می دانستم کہ شعر قدیم است۔ در دیوانش برآمد
بقار ماہ گشتیم، سرگشتیم، تو تیا گشتیم
بچندین رنگ گشتیم تا بچشم آتش گشتیم

۱۶۴۲ھ قمری بہ دیوان ہند ۱۶۴۲ھ

۱۶۴۲ھ قمری ج ۲ ص ۱۸۱

۱۶۴۲ھ قمری ج ۲ ص ۱۸۱

۱۶۴۲ھ قمری ج ۲ ص ۱۸۱

۱۶۴۲ھ قمری ج ۲ ص ۱۸۱

۱۶۴۲ھ قمری ج ۲ ص ۱۸۱

بہ صورت کہ گردیدیم خیر و مہارہ در کوشش
 نوای بلبل و بوی گل و باد صبا گشتیم
 خاص فے کچھ شوقیاں بھی لکھی ہیں۔ ان میں سے طویل ترین مثنوی یہی گلستاں خیال
 ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔
 یہ مثنوی شاعر نے اورنگ آباد اور اس کے شاہی محل اور باغات کی تقریف میں
 لکھی ہے۔ اس مثنوی کے مطالب کے سمجھنے میں ذیل کی سطور جھنگ آباد کو متنبہ کر رہی ہیں
 پرہیزی میں مرو دیں گی۔

اورنگ آباد گندہ ندی کے کنارے درجہ شہر کی مغربی دیواروں کے ساتھ بنتی ہے،
 وادی مدوحہ میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں لکنؤ اور جنوب میں شہارہ کی پہاڑیاں
 ہیں۔ اس وادی کی اوسط چوڑائی پانچ میل ہے۔ مشرقی جانب سے یہ وادی کھلی ہے
 مگر مغرب کی جانب شمالی پہاڑیاں خم کھا کر شہر کی طرف مڑ آئی ہیں۔ اور ایک دھار
 اس کے زرخ نمک چلی آئی ہے۔ دامن کوہ میں مٹی کم اور زمیں سنگلاخ ہے۔ مگر وادی
 کے درمیانی حصوں میں مٹی گہری اور زمیں نہ خیز ہے۔ مثلاً درمیان ملک عنبر نے اس مقام
 پر ایک شہر بسایا تھا جس کا نام پہلے کھڑکی پھر فتح نگر ہوا۔ ۱۳۳۲ء میں مغلوں نے یہ
 علاقہ فتح کر لیا۔ ان میں برس بعد جب اورنگ زیب دوسری مرتبہ یہاں کا حاکم مقرر ہو کر

۱۷۱۱ء سپرگز ص ۲۷۱

عدیہ شہر میں اٹھارہ اشتر کے نسخے میں نہیں ہیں مگر مئی محل کے نسخے میں انھیں۔ ۱۷۱۱ء نے ہلیج کے
 ایک جگہ کا ذکر کیا ہے جس کا نام گلشن عشق ہے۔ اس میں فرج بد شدت کے نام سے ایک مثنوی خاص کی دی
 گئی ہے۔ گلستاں خیال کا تیسرا باب پر خیر و مہارہ کے ایک خطی مجموعہ سے لیا گیا ہے۔ جہاں اس کی ایک مثنوی اور

کریا۔ اس نے فتح نگر کو رہنا دار الحکومت بنا کر اورنگ آباد اس کا نام رکھا اور تختہ فیروز بھی لے کئے گئے۔ اورنگ زیب نے اپنی تخت نشینی کے بعد ملتان میں شہر کے شمال کی طرف بڑے تالاب کے کنارے قلعہ دارک میں ایک عالی شان محل تیار کرایا جس کے کھنڈاب بھی موجود ہیں۔

اورنگ آباد کے چار بڑے دروازے چار سمتوں میں ہیں۔ شمالی دروازے کو دہلی اور مغربی دروازے کو کئی دروازہ کہتے ہیں۔ قلعہ کی تفصیل ان دو دروازوں کے درمیان کے قریب اتمام دہجے پر حاوی ہے۔ اورنگ زیب کے زمانے میں شہر کی شمالی دیوار کے مقابلہ میں سرسبز ایک بڑا تالاب تھا۔ محل کے سامنے کا حصہ بادشاہ کے حکم سے بنوایا گیا اور اس میں کشت کاری ہونے لگی۔ اب جو حصہ اس تالاب کا باقی ہے اس کو خضری تالاب کہتے ہیں۔ اور وہ دہلی دروازے کے سامنے واقع ہے۔ ایک اور تالاب محل شاہی اور کئی دروازے کے درمیان ہے جسے کنول تالاب کہتے ہیں۔

اورنگ آباد باغات کے لئے مشہور تھا۔ اور وہیں کے بہترین درخت بہاں پیدا ہوتے تھے (گرینڈ ماسٹر)۔

اس فنوی کا ایک مصروبے ع

چو نقاصان ہندی کردہ تے تے (صفا شعر آخر)

جیسا کہ معلوم ہے اس میں تے دی کلہ ہے جو سانی نامہ ظہوری و مطبع مصطفائی ۱۲۴۰ھ میں اس طرح لکھا ہے۔

بیا اے فوا ساز بر کردہ تے ز غویضم تہی ساز بردارنے اور شارج اس پر لکھتا ہے:

ہندی تہی تہی کہ بر نقاصان تعلیم کنند
اب ہم فنوی گلستان خیال کو دوج ذیل کرتے ہیں۔

مثنوی

بیایم دل دمی شکرستان شو
 خوشا هندوستان عشرت آباد
 چنان شد برشکال فیض تاثیر
 بود بر قطره ابر بر شکالی
 هوا از سایه های ابر شاداب
 چمنی کرده برنگ باغستان
 درختان از هوای فیض تاثیر
 نماید ابر های باد جولان
 ز بیم تر شدن کوه از سبزی
 نماید قطره های در شاداب
 چمن از سبزه های چهره پرداز
 چون روی گرغان و خط و کش
 چو طوطی بلبل هندوستان شو
 که آدم را از جنت می دهد یاد
 که می قصه طائر سانی تصویر
 چو مینای شراب پر شکالی
 بهر گلزار بسته چادر آب
 سیوی غنچه پُر آب بارانی
 بدوش انگده شال بهر کشمیر
 چو بر روی هوا تخت سیلان
 بدوش انگده بارانی امیری
 بلورین نیشترهای پر می تاب
 در آمد چون پر طوطی به پرداز
 دیدم دو دهنه از روی آتش

ز خوبه های هند این خوبش بس
 که هرگز نیست کس را کار با کس

خصوصاً کشور اورنگ آباد
 شهرت بر مصر و کشمیر دارد
 نیش بسکه می آید فرخاک
 سوادش در نظر از قصر ایوان
 که شد از شاه هفت اورنگ آباد
 خطاب از شاه عالمگیر دارد
 دو اند نخل کاغذ ریشتر در خاک
 بود چون شهر زیدی سیلان
 شد در دامن هر که بسا کشش
 شفق زاری بجای لاله زار کش

شب از تیرین گیمایش کرده دامن
 بود مانند کوه طور ردشن
 خصوصاً لعل آن کوه ستاره
 که سرنگش بود نور شبید پاره
 بود پیش از ستاره چشمه ساراش
 زهر که کشتان است آبشارش
 بصیرایش ز بس گل توده گشته

نماید فیض تل تل پشته پشته

دو تالابش چو دو مشونی هم
 دین موسم کی گردیده با هم
 سخنها گویم از این بر دو تالاب
 ز بحرین آورم دُر های شاداب
 دین بحرین دُر باشد همیشه
 بتواضی فلک راسد شیشه
 دو تالابش چو دو دریای شکر
 شب و روزم با هم در برابر
 کشیده موج تنج آراسته صفت
 بهر جانب پیراگنده از کف
 بنین در آب سانش بر چه خوابی
 درد نه بسته کشتی های رنگین
 چه کشتی نقره خنگ آب زفاز
 سواران را به کلام شتابی
 چنین طایف آبی کس ندیده
 ز گلهای کول باشد نمایان
 گل نیلوفرش از عشنه سازی
 پنی مرغابی انجم بهر شام
 ز شوخی بایانش سیم پوشند
 پنی مابی درین خشنده تالاب
 بود بر دور تالابش نمایان
 سار تها بمان چشم و خرگان

نماید قصر شاهي رو تالاب
چو مکنس چرخ در آینه آب
بدورش باغبای سایه گستر
چو طوطی بر کنار حوض کوثر
خصوصاً گلشن این روی تالاب
که چون خضر ایستاد در لب آب
لبس زین باغ مکنس گل در آب است
ز غوثی همه دریا گلاب است

نخن در وصف این گلشن سلیم

قلم را سبز چون زر گیس نسایم
گل از جام شراب رنگ گوزار
صباي دلکش چون روی دلدار
مبا با شاخ گل در دستبازی
ز شبنم گشته بینای گلایی
ز شبنم چون بوی گل هر سو پریشان
من از نظاره این باغ و بهستان
بدل گفتم کزین بینای شاداب

بنام هر گلشن بیستی رسام

که گل گل طبعها را بگفانم
عق پروده بوی رسول است
گل رخس که عالم را قبول است
می گلرنگ در بنام طلانی
نهال یا سمن از شرم لبیل
کشیده بر سر خود چادر گل
گل زرق و زدهای برده اینجا
دماغ خویش را بسیار بالا
ز شوخی ز گشت منظور باغ است
چمن را در نه شب چشم و چراغ است
بام سلبش مرغان گرفتار
بخشند بهو طفلان و بهستان
چو دلبا در نسج طسره یار
گل فیو فرش پا تا به سر گل
بصن بوستان خوانند گلستان
بود چون دلبر پوشیده زر گل

نماید چون سر انگشت حنائی
کشاید چشم گاهی صبح گه شام
بود طلوع مست جیقه بر سر
بود هندو بتی رفته در آتش
شکسته رنگ مشوقان هندی
پنی دعوی زبان را کرد سوزان
سپهر باغ را جای شریا
نہال ناز بود در خیبان

نماید قلعہای خط رجبان

تلم را شاخ نیشکر نمایم
بجای خوشه دارد بجه در دست
که باشد مادر سہزان شیرینی
که دایم می پزد حلوائی بی دود
ز جاش در دهنبا آب گردد
بکت دارد طلای دست افشار
چو بزلت بتان سبب زخمندان
بود مدخل تائیش در دست
بود چون بر سر مجنون گل داغ
دل بر گرون انگشت است که بل
چو رقاصان ہندی کرده تی تی
کہ بنار آگ می خوابد بصد رنگ

گل اورگیش از دل ربانی
گل جماسی از بس می کشد جام
نہال طره انجستہ گل در
شتابین را نگر کو داغ دلکش
نہال چہ اش از سر بندی
نہال کیورہ در صحن بستان
گل داودیش باشد بشہباز
نہال ناز بود در خیبان

بشیریں مہو چون لب کشیم
نہال تاک او چون سوئی مست
ہر نخل آئید کہ دغیبی
دغل کیداش و لباس خوشنود
ز بس شفتا لوش شاداب گردد
مترجش مہو شادان جہاندار
بشاخ سنب پیدا است خرگان
انارش مہو بازگان سرمست
بشاخ پیدا غنا داغ
بی رقص بتان نقشہ مستدل
بشاخ نیشکر حلوائی پیانی
ہرستہ ز ریشہ تار ہر چنگ

ز شوق بیلان نغمه چه چه
برنگ بک خند و غنچه قهقهه
ز شوق جلد های سرو دلجو
زند قری بریر بیضه کو کو

ز بی زین گلشن پر میوه و گل
که طبعم در هوایش گشته بلبل

درین گلشن که مشهور جهان ست
مرا هم یک نفس دار آشیان ست
بکنج این نفس دارم ترانه
گل و شبنم مرا آب است و دانه
درین گلزار دیدم نو جوانی
زغم آسوده چون سرو روانی
ز استغنا نمیدی بر رخ گل
زغمی گوی گوشت بر آواز بلبل
می جام غرور از بسکه خورده
زستی خنکی بر خود سپرده
ز بس هم پله خود کس نمیده
چو منبر پایا بر خویش چیده
نگاهش روز شب در عیب بینی
ز بانفش چون قلم در نکته چینی
من از روشندی دیدم همویش
سخن آینه سان گفتم همویش
بخود تا چند بیتی ای دلا ما
مری بالا کن و بسنگر خدا ما
بی اختیار تو فکر خوشتن کن
بخوبی نغمه نام این سخن کن

چو طبعم زد سراپا انتخابش
گلستان خیال آمد خطایش

سفینۃ الاولیاء کے ایک نایاب نسخہ کا حال

جو بخط مصنف یعنی محمد داراشکوہ بن شاہجہان بادشاہ ہے

نیز مصنف کے خود نوشتہ حالات

ہم اسے فاضل دوست دہرائی اندہ کار صاحب پنجاب یونیورسٹی میں جو انیات کے ریڈر ہیں۔ ان کے خاندانی کتاب خانہ میں یہ نفیس نسخہ موجود ہے۔ کاتب الحروف کو معروف کی حیثیت سے اس نسخہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ذیل کی سطور اسی نسخہ کے متعلق ہیں:

اوراق ۱۲۴ قلمی ۱۰ × ۶ ۱/۲ سطح ۱/۲ × ۳ ۱/۲ تقریباً سطور ۱۵ دو بارہ جلد بندی کرتے وقت دو صلیبوں میں پہلی کتاب کے اوراق کو تا جدول کاٹ کر لگایا گیا ہے کتاب میں بعض جگہ عبارتیں بڑھائی گئی ہیں یا قلموں کی گئی ہیں۔ کہیں کہیں کچھ غلط لکھا گیا تو اس کو جمیل کرسنہری ہیل بوٹے بنا دئے گئے ہیں۔ شروع کے ۹ ورق کم و بیش خراب ہو گئے۔ ان کا تا سات حصہ جلد کرنے کاٹ کر علیحدہ کر دیا اور باقی حصہ دوسرے کاغذ پر لٹا کر شامل جلد کر دیا ہے۔ اس نسخہ کے خاتمہ کی عبارت حسب ذیل ہے، (ورق ۲۲۳ ہ)

خاتمہ الحمد لله والحمده کہ ابن کتاب سہمی بسیفینۃ اللہ الیادین روح مطہر حضرت سید انبیاء علیہ السلام و صحابہ وسلم و توجہ اولیاء معظم قدس ارواحہم و ثواب

بیسٹ و ہنتم ماہ رمضان المبارک [ص ۲۶۲] یکہزار و چہل و نہ ہجری کہ سال بیست و نچم از سن این فقیر است با تمام رسید..... [ص ۲۶۳] امید کہ این سفینہ سکینہ از ہرکت اسامی این بزرگان قبول [ص ۲۶۵] ہم یاد و خواندہ کا زاپیرہ تمام اذعان حاصل آید و اگر مقتضای بشریت ہوی و خطایی شدہ باشد از باب و انشائے انفسیل اصلاح پرشند۔ الحمد للہ صحتاً کثیراً دایماً ایما حردہ الخادم الفقیر محمد داراشکوہ حنفی قادیانی سنی ابن شاہ جهان پادشاہ غازی

آخری درق کی پشت پر بعض عرض دیدہ ہیں اور تین مہریں ایک پر لکھا ہے۔
حضرت خان خانان زادہ پادشاہ غازی احمد شاہ بہادر سلطنت دوسری دوسری مہریں
بارہویں صدی کی ہیں جو صحت پر مبنی ہیں جاتیں اور قرات ذیل تین تین ہیں۔ بڑی مہریں عبارت
ذیل لکھی معلوم ہوتی ہے:

مہر کتاب خانہ فیما (۶)، الدولہ احمد خان بہادر ۱۱۶۱

چھوٹی مہر [مہر] کو تہہ کتاب خانہ علی الدولہ علی الدین علی خان بہادر ۱۱۶۱

باقی حروف نے یہ دونوں مہریں کہ سے کم تین قلمی کتابوں پر لکھا دیجی ہیں۔

سفینۃ الاولیاء چھپ چکی ہے اور تالیف میں ہے مصنف نے اس میں اولیاء اللہ
کے حالات کو مع ان کے مولود و دفن کے قیود میں بیان کیا ہے اور بعض تاریخیں ایسی
بھی دی ہیں جو تفحات الالس اور تاجخ یا فنی اور طبقات سلطانی میں موجود نہیں ہیں
دیکھو فہرست ربو ص ۳۵۶ اگرچہ یہ نسخہ خط مصنف ہے۔ اس لئے داراشکوہ نے
اپنے منتق جو کچھ کتاب میں جا بجا لکھا ہے اس کو خاص اہمیت حاصل ہے اور وہ اس نسخہ سے
لے کر ہم درج کرتے ہیں:

داراشکوہ کی ولادت

دلاوت ابن فقیر درختہ اجسیر بالای ساگر تال روی واوہ در سلخ صفر نصف

شب دوشنبہ سال یک ہزار و بیست و چار ہجری چون در خانہ والد ماجد فقیر سرسید
فقدہ بود و پس فری شد و من مبارک آنحضرت پر محبت و چہار سالگی رسیدہ بود و از
روی عقیدہ و اخلاصی کہ آنحضرت نہایت بجمہرت خواجہ [معین الدین چشتی] داشتند
ہزاران نیاز و درخواست پسر نمودند و ہر کس ایشان غی تنائے این کمترین بدہی
خود را بخود آورد امید کہ توفیق نیکو کاری و رضامندی خود و دوستان خود نصیب
گردد! آمین یا رب العالمین (ورق ۹۰)

داراشکوہ اور حضرت میا تمیر

حضرت شیخ میر محمد المشہور بہ میا تمیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ دامتو فی روز شنبہ
بعد از نماز عصر پنج الاول ۱۰۴۵ھ بمحرمہ لاہور در محلہ خوانی پورہ کے حالات
کے خاتمہ مصنف نے لکھا ہے: (ورق ۶۶)

این فقیر و دار بلایست شریف ایشان رسیدہ بود حضرت ایشان کمال
ہر بانی و عنایت خاص بمن داشتند چنانچہ در سن بیست و یک سالگی مرا بہاری روی
داد، اظہار از مال مجرای آن در نامہ تہجدی باو شاہ بخاۃ ایشان رفعت دست مرا گرفتہ
گفتند کہ این بہر کلان است و اظہار از مال مجرای این در نامہ اندوہ فرما بد کہ حق تعالیٰ
این را بخشید ایشان کاسہ آب را طلب داشتہ و عایبی بران خواندہ و میدعم و
فقیر را دمم چون اسی را آشامیدم در میان ہفتہ صحت کامل یافتہ و اکل آن آزار
بر طرف شد چوں بعد از این رسالہ در بیان احوال و اوضاع آنحضرت و پیرو میدان

ملہ دیکھو نزدیک جاگیر پنج ملی گزہ بنیلہ مقامات ۱۰۴۴ھ: و پیر از شب گذشتہ مطابق شب دوشنبہ صفر
بطلان آس در خانہ بابا غلام از خواص صف نقای پسری مقرر شد

ایشان نوشتہ شد وین کتاب بہین قدر کثافت نمود :

داراشکوہ چرخ اور غزنین ہیں

مولانا یعقوب چرخچیؒ کے حالات میں مصنف نے لکھا ہے : [ورق ۴۷۱]
 اصل ایشان از موضع چرخ است و چرخ دیہی است از تپہ لبو کر از توابع غزنین
 کہ ماہین کامل و غزنین واقع شدہ فقیر باخوار سجدہ و قہور اہما و ایشانی و راہبناست :
 غزنی کے حضرات کی زیارت کا اس نے اپنی کتاب میں چند جگہ ذکر کیا ہے چنانچہ
 پیر مجیریؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ مجیریؒ کی اصل غزنین سے ہے، بجلاب اور مجیر
 شہر غزنین کے رہتے ہیں یہ ایک سے اٹھ کروڑ سے ہیں جا بے تھے۔ اس نے
 بجلالی اور مجیری کہلائے۔

و قبر والد بزرگوار ایشان و غزنین است و مسجدی کہ خود ساختہ و دند و محراب
 آن نسبت بساجد دیگر اہل بہمت حوصلت و قبر ایشان نیز موافق محراب
 مسجد ایشان است و قبر والدہ ماجدہ ایشان نیز و غزنین است متصل قبر تاج الاولیا
 کہ غال پر علی مجیری اند و قبر پیر مجیری و میان شہر لاہور مغربی قلعہ واقع
 شدہ فقیر تہذیب و بارت روحہ حیدرہ ایشان و والہین و غال ایشان مشرف گشتہ
 [ورق ۶۳]

اسی طرح ذیل شیخ رضی الدین علی لا الہ الا اللہ تعالیٰ سرہ لکھا ہے :
 و قبر ایشان و غزنی است ماہین روضہ سلطان محمود و شہر دین فقیر باخوار سجدہ
 نماز عصر و ان روضہ متبرکہ گزارہ و در ہما روز اکثر (قہور) مشائخ غزنین رطوات نمودہ
 [ورق ۶۴]

پیر ذیل بحکم سنائی غزنی رحمت اللہ علیہ لکھا ہے :

چون در حدیث حکیم بعضی آیات ۳۲ متحرک الحاقی است و از استماع آن در دل
 این فقیر اکھاری بہر سبب و در روزی کہ بغزین و داخل می شد بخود قرار داد و ہر دو کہ زیارت
 جمع اکابر آنجا مشرف گرد و آل حکیم، ہمان شب پیش از آنکہ داخل شود بخواب دید کہ در
 زیارت ملاقات مشایخ غزین است و شخصی میگوید کہ این قبر حکیم سنائی است ہن
 باکھار سبب قبری از سنگ سفید دید کہ بر آن نوشتہ اند : ہذا قبر حکیم سنائی و در ہی
 شہدارو کہ سنی نیز بر قبر نوشتہ بودیانہ چون چنین مشاہدہ شد فہمید کہ اشدہ یا نہست
 کہ حکیم سنی اند چون صباح آن زیارت کرد ہمان قبر سنگ سفید بر روی کہ در خواب دیدہ
 بود مشاہدہ نمود و یقین شد کہ آن ایات الحاقی بذکر بیان مہتدع است [وردق ۱۶۷]
 ب: بہرہ

دار اشکوہ اور زیارت مزارات اولیای ہند

مصنف کو جا بہ زیارت ملاقات اولیا کا اتفاق ہوا ہے، مثلاً وہ حضرت خواجہ
 قطب الدین بختیار کاکی کی مزار پر پہنچا [وردق ۱۲ ب] :
 قبر ایشان در دہلی گنہ است یزار و نہتہ بے، و این فقیر نیز بطواف آنجا رسیدہ
 عجب پدید جن مکانی است،
 اسی طرح اس نے کئی بار حضرت شیخ نظام الدین اولیا قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے
 مزار کی زیارت کی [وردق ۳۰ ب] :
 و قبر ایشان در دہلی قومی وضعی است کہ در آن سکونت داشتند و این فقیر چندین بار
 بزیارت آن روضہ منورہ رسیدہ
 اسی طرح وہ شیخ نصیر الدین چرخ دہلی اور شیخ برہان الدین غریب اور شیخ حمید الدین
 ناگورگی کے مزاروں پر پہنچا [وردق ۹۰، بہرہ]

قبر ایشان [چراغ دہلی] در یون دہلی نرسٹ و این فقیر باخوار بیدہ
 و قبر ایشان [شیخ برہان الدین غریب] در دولہا باد و کن است و این فقیر
 باخوار بیدہ
 و قبر ایشان [شیخ حمید الدین] بموجب وصیت پادشاهان پای خواجہ قطب الدین بختیار
 کاکلی در دہلی است و این فقیر بہ یارت ایشان بیدہ

کچھ اپنے اہلاد کے متعلق

اکبر کے متعلق تو اس نے سب سے سادہ کر لیا ہے کہ والد اکبر بادشاہ کہ ہندو بادشاہ
 این فقیر امرا ذوالا حضرت شیخ احمد حام قدس اللہ تعالیٰ سرہ اندہ ورق ۱۶۷ اب
 مگر جہانگیر کے متعلق ایک دلچسپ بات بیان کی ہے۔ خواجہ حافظ شیرازی کے ترجمہ میں لکھنے
 میں [ورق ۳۵۱] :

و اکثر نقاد کہ از دیوان حقیقت بیان ایشان نمودہ می شود موافق مطلب جواب
 برمی آید چنانچہ جہانگیر بادشاہ کہ در ایام شاہزادگی بسبب آزدگی از والد خود جدا شدہ
 و سالہ آباد می بود نہ و تر و داشتند و رنگہ ملازمت | پدر عالی قدر بروند یا نہ
 دیوان حافظ را طلب نمودہ فال کشا و دہ ای غول بر آمد

چراغ در پی عزم دیار خود باشم	جہانہ خاک رہ کوی یار خود باشم
غم غریبی و غربت کچھ بر نمی تابم	بشہر خود در دم و شہر یار خود باشم
زمخمان سراپردہ وصال شوم	زندگان خرا وند کار خود باشم
ہو کا کٹر نریست باری آن اولی	کہ روز حاقہ پیش نگار خود باشم

بود کہ لطف ازل بہ منون شود حافظ

و گر نہ تا بہ ابد شرمسار خود باشم

و بحسب این قال بی تا مل و اہمال بسرعت روانہ شدہ بلا زمست ایشان مشرف گشتند و
تغضار بعد از شش ماہ اکبر بادشاہ فوت کروم و ایشان پادشاہ شد مر این فقیر و مستغف
حضرت جہانگیر بادشاہ دیدہ کرد و عاشق شد و یوں خواہی این مقدمہ را فرشتہ آمد۔

داراشکوہ کی مولانا جامی سے عقیدت

و این فقیر ہمیشہ تصانیف نظم و نثر ایشان را مطالعہ می نماید و از برکت آن کلام
حقیقت انتظام نماید و ای ربابہ و این کتاب [سنینۃ الاولیاء] را کرمی نوید ہمدان
تبع و شاگردی ایشان است [درق ۱۰۰]

مصنف قادری ہے

ہر کس خود را در یک سلسلہ منسلک می سازد و این فقیر خود را در سلسلہ متسلسلہ
مسئلہ قادریہ منظم گردانیدہ و دست بدامن با سادات قلب ربانی غوث صدیقی پادشاہ
مشائخ امام ائمہ پیرو و متکلم حضرت شاہ محمد الدین عبدالقادر جلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زدہ
[درق ۱۰۱] ایسی ہی بات مصنف نے حضرت غوث الثقلین کے ترجمہ میں [درق ۱۰۲]
پر کہی ہے۔

اسی سلسلہ میں مصنف نے ذیل کی اطلاع بھی ہم کو بھیجی ہے :
از چہار حصہ اہل ہندوستان از وضع و شریف و وضع مرید حضرت ہر و متکلم
غوث الثقلین شاہ محمد الدین سید عبدالقادر جلی رضی اللہ عنہ امرو یک حصہ مرید شاہ
عارف اناجلاط بیشتر و نیم حصہ مرید حضرت خواجہ معین الدین چشتی و نیم حصہ دیگر
مرید مذکور بہاء الدین دگر یا مغانی وغیرہ قدس اللہ ارواحہم [درق ۱۰۳] بذیل
ترجمہ حضرت بہاء الدین [درق ۱۰۴]

میرک شیخ مصنف کے استاد ہیں

حضرت شیخ احمد کابلی السمرقندی کے حال میں مصنف یوں قیطان ہے کہ:
 ”آخر حال بعضی بر شیخ تہمت کردند کہ شیخ می گردید مرتبہ من زیادہ است از مراتب
 خلقای راشدین رضی اللہ عنہم اما این محض بہتان و افترای مخالفان است بد شیخ چرا کہ
 این فقیر از سیادت و تقابست پناہ فضایل و کمالات و شکاکہ و تحلیق و معارف آنگاہ فضل
 فضلالی عصر علای فہامی استاد می میرک شیخ بن شیخ فصیح الدین (اشنید) کہ می فرمودند:
 وقتی مارا مجبور کردند فایع شد و کیفیت، انفق ملاقات شیخ احمد روی داد [ورق ۱۵۱ اب]
 اس کے بعد تفصیل اس افترا کے رکھی دی ہے مصنف نے ص ۱۵۱ ب بعد پر بغیر
 خواجہ عبدالحق جامی ہی ان کا ذکر کیا ہے اور شیخ فصیح الدین کی قبر لاہور میں بتائی ہے۔“

مصنف کی ملاقات شیخ بلاول لاہوری [متوفی ۱۳۶۶ھ] سے

”این فقیر یک مرتبہ بخودت ایشان صیدہ آثار ریاضت و مجاہدت بسیار از بشرہ
 شیخ ظاہری شدہ و نقد ۲۰۰ لڑا
 اب ہم را با جانت صاحب نسخہ اصل نسخہ کے ص ۱۰ و ۱۱ اور ص ۱۲۵ کے فوٹو
 دیکھنا ضروری کرتے ہیں۔“

فتاویٰ عالمگیری اور اس کے مؤلفین

(ایک پرانے رفیق مولوی تاجی نصیر الدین صاحب کے سوال کے جواب میں یہ مضمون)

ترتیب ہوا

عالمگیری نامہ مصنفہ محمد کاظم بن محمد امین جو سلطان اورنگ زیب کے عہد حکومت کے پہلے دس سالوں یعنی ۱۰۶۸ھ سے ۱۰۷۸ھ سے آخر جب ۱۰۷۸ھ = ۱۶۶۸ء تک کی تاریخ ہے اس میں (طبع کلکتہ میں ۱۰۸۶) فتاویٰ عالمگیری کے مرتب ہونے کا کچھ حال درج ہے۔ ذیل میں اس کو مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

عالمگیری نامہ کا بیان

بادشاہ (یعنی اورنگ زیب) کی تمام کوشش اس بارے میں مصروف ہے کہ احکام دین کے بارے میں سب مسلمان اکابر علماء اور امانت مند سب خفیہ کے مفتی رہا مسائل پر عمل کریں لیکن اس میں چند دقتیں ہیں، ایک تو یہ کہ یہ مسائل کتب فقہ و فتاویٰ میں فقہوں اور عالموں کے اختلاف کی وجہ سے تعلیقات ضعیفہ اور علماء کے مختلف اقوال کے ساتھ مخلوط ہو گئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ کوئی ایسی ایک کتاب موجود نہیں ہے جو ان سب مسائل پر حاوی ہو، اس لئے جب تک بہت سی موطا کتابیں آئیں وہیں اور کسی کو وسیع دست گاہ اور کامل استعداد اور احکام فقہ کے علم میں پوری پوری قدرت اور حفظ و مسرت ہو حتیٰ صریح اور مفتی بہا مسئلہ اور حکم صحیح کا نکالنا

اس کے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے بادشاہ نے ارادہ کیا کہ دارالافتاء کے علماء کی ایک جماعت مقرر کی جائے تاکہ محض کتابوں اور مخطوط نسخوں سے جو کتاب خاندشاہی میں طویل زمانے میں دنیا بھر سے فروم کئے گئے ہیں تلاش اور تحقیق و تدقیق اور غور و خوض کے بعد مسائل کو جمع کریں اور ان سے ایک جامع کتاب مرتب کریں تاکہ سب لوگوں کو اس کتاب میں سے ہر باب کے مسائل مفتوح ہوں یا سانی اور سہولت دھوڑد نکالنا میسر ہو سکے اور اس نظام کے قاضی اور مفتوح تمام کتابوں اور متفرق دفتروں اور تمام قنادوں کی درجہ گردانی اور جانچ پڑتال سے مستغنی ہو جائیں۔

فہرست آب شہینہ نظام کو جو مقتول و مقتول پر حاوی ہیں اس مہم کی سرکردگی سپرد ہوئی اور ان کو حکم ہوا کہ کمر بستہ مانعہ کر اور اہل فضل و دانش کو ساتھ ملا کر ان مسائل کے جمع و تالیف کا کام سرانجام دیں۔ دارالافتاء کے علماء و فضلاء

لے بٹھ مانگیر جی راج ککڑ احمد راقی مسجد خان نے ۱۱۲۲ھ میں تمام کی تمام تاریخیں جہاں کے مغزیں مانگیر نامہ کے خاتمہ کی تکمیل بھی دی ہے۔ ان چاروں کی بجائی جہاں کے بعد ہمارے میں یہ درج ہیں۔ آخر مانگیر میں صفحہ ۲۰ پر جو کچھ لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے بادشاہ نے محکمہ کیا کہ بعض مسائل کے مشہور و معروف علماء و فضلاء کا ایک گروہ اس نوع کی مسائل اور مستحکم کتابوں سے جو سرکاری کتابخانے میں جمع تھیں۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر مسائل مفتوح ہوں یا سانی اور سہولت دھوڑد نکالنا میسر ہو سکے اور اس نظام کے قاضی اور مفتوح تمام کتابوں اور متفرق دفتروں اور تمام قنادوں کی درجہ گردانی اور جانچ پڑتال سے مستغنی ہو جائیں۔ دارالافتاء کے علماء و فضلاء کو ساتھ ملا کر ان مسائل کے جمع و تالیف کا کام سرانجام دیں۔ دارالافتاء کے علماء و فضلاء

کی ایک جماعت اس شغل میں مشغول ہونے کے لئے مامور ہوئی۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے اطراف و کثافات میں جہاں بھی کسی مشہور اور ماہر عالم کا تہہ ملا اس کو فرمان کے ذریعہ حاضر کر کے اس کام میں شریک کیا گیا۔ مناسب وظائف اور اچھے اچھے انعامات پاکر یہ سب علماء اس کام کی تقدیم میں شامل ہوئے اور اس کو رو بہ راہ کرنے کے لئے جو کتابیں بکار تھیں سرکاری کتاب خانے سے ان کے بھیج دینے ان کے حوالے ہوئے۔ جو لوگ اس شغل جلیل میں مصروف ہیں ان کے اور ان کے علم کے تحفہ ہوں اور وظائف اور انعامات میں بادشاہی خزانے سے ایک کثیر رقم ہر سال خرچ ہوتی ہے جب یہ کتاب مرتب ہو جائے گی۔ تو جہاں بھر کے لوگوں کو اور فضیلتی کتابوں سے مستفید کر دے گی اور اس نیک کام کے اجر کی برکتیں اور ثواب ہمیشہ ہمیشہ کی نیکیوں کے نسخہ میں درج ہوتا رہے گا۔

تاریخ شاہجہان و عالمگیر کا بیان

مرحوم پروفیسر شیرانی غفر اللہ کی کتابوں میں ایک نسخہ تاریخ شاہجہان و عالمگیر لکھا ہے جس کا مصنف محمد صادق مہموری ہے جب شہزادہ شاہجہان مہم رانا پر بھیجا گیا تو اس زمانے میں محمد صادق اس کا افتتاح نويس تھا چنانچہ اس نے دیا جو کتاب مذکور میں لکھا ہے :

کہ چون این آثم محمد صادق الطالب بہ سادق خانی مہمور مامور، بتالیف نویسی رکاب بادشاہ مجم جاہ ابوالفضل شہاب الدین صاحب قرآن ثنائی شاہجہان بادشاہ درایامیک از حضور بادشاہ جہانگیر مہم رانا مہمور (ناموسا بودند) می پرداختت الخ

یعنی یہ ہم اس نسخہ کے سوادق پر لکھا ہے کہ نسخہ حاضر میں دیا چہ کامرت (داتی صغیرہ) پر

اس کے بعد وہ اور محدود پر قانون را اور بعد اور نگ زیب میں اس نے شاہجہان اور اورنگ زیب کے بعد کی ایک تاریخ لکھی یہ خانی خان کی منتخب البدایہ سے پہلے لکھی گئی اور اس کی عبارتیں عموماً خانی خان کی تاریخ سے بہت ملتی ہیں۔ تاہم بایں حد کہ قریب ہی کے زمانے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ خانی خان اپنی تاریخ کا مواد اس تاریخ سے نقل کر رہا ہے اور اس کی عبارتیں بھی حرت بخت لے لی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کا باہمی تعلق مزید تحقیق و تفتیش بکار رکھنا ہے۔ بالفعل ہم نسخہ پیش نظر کے ورق ۲۷۶ الف سے جہاں

بقید حاشیہ صفحہ ۶۹، ایک نسخہ باقی ہے اور بعد کے تین ورق غائب ہیں۔ آخر سے بھی کتاب ناقص ہے۔ یہ بھی کچھ تبدیلیاں یعنی غلطیاں غائب ہیں اس وقت ۳۷۶ ورق پر ورق داغ ختم ہو چکا ہے۔ ورق ۵۱ الف پندر شاہجہان کے سال اول یعنی ۱۰۴۰ھ کے حالات شروع ہوئے ہیں اور نصف سے کچھ زیادہ حصہ میں یہ موضوع ختم ہوا ہے۔ پھر اورنگ زیب کا حال جلوس کے چالیسویں سال تک دیا ہے۔ ورق ۵۲۰ پندرنگ زیب کے جلوس شادی کے حال میں منقطع ہوتا ہے: پاشیدہ نامہ لکھا گیا ہے کہ: "بندہ آشمہ افضل سموری کہہ رہی خانی بیستاقی و زین العابدین خانی و محمد صخر خانی نقشبندی دفتر خاد بادشاہ از ابتدای حال شہزادگی تا انقراض سال بیست و سر جلوس روز تاج سلطنت و انوشتر احمد... ظ و رکشا و زین العابدین از ابتدای کرب از قلعہ بجا پر در حالت شورش و قسا و دیگر دایان لغزعات و غزوات گذشت" و تا آخری سال دو جلوس کہہ رہی حالت و تحریر واقع سلطنت صادر گردید و محمد علی خانی و ساقی غرض نورس از ابتدای قیام بادشاہ تا انجام حال دارا شکوہ و محمد شہناخ و دو بعیت حیات پہلی صاحب قرانی ثانی قیدی محرم کرشیدہ احمد اگر از ابتدا صادر بادشاہ و دیگر از طریقہ اختصار و دلی التذہر کو خواہ کہ مفصل یا بابت تاریخ ہی ملایم ہیں و محمد جعفر و نقشبندی کا مہیا یافت قرار دیا۔ ایک شکل اس کتاب کے متعلق یہ بھی ہے کہ شاہجہان کی شاہزادگی کا ۱۰۴۰م اورنگ زیب کی تاریخ تا سال پہل جلوس کیسے لکھا ہے؟

۱۰۸-۱۰۹۔ اس کے واقعات دئے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری کے حلق جہارت ذیل نقل کرتے ہیں:

”محمد مؤمن (صوابی) محمد محسن..... روایت از روی فتاویٰ عالمگیری
 کہ در بیان ایام بموجب حکم از مدت ہشت سال فضلاء و علمای لاہور و دار الخلافہ و
 احمد آباد و انعام رسانندہ بدو نموسی بقاوی عالمگیری ساختہ بودند و
 نوشتہ آرد: الخ“

خانی خان نے منتخب الباب طبع کلکتہ ۱: ۱۲۵۱ میں بھی واقعہ ۱۰۸۲ھ کی ذیل
 میں نسبتاً واضح ترجمان میں اس طرح سے درج کیا ہے:

”محمد محسن..... روایت از روی فتاویٰ عالمگیری کہ در بیان ایام
 بموجب حکم از مدت ہشت سال فضلاء و علمای لاہور و دار الخلافہ و
 آن چند فراروان بکار بردہ تمام نامی انعام رسانندہ موسی بقاوی عالمگیری
 بودند و روایت مفتی بہا نوشتہ آرد: الخ“
 ان جہاتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ:

۱۔ فتاویٰ عالمگیری کی تالیف خانی خان کے نزدیک حدود ۱۰۵۵-۱۰۶۰ھ میں شروع
 ہوئی۔ اور ۱۰۸۲ھ کے قریب سات آٹھ سال کے بعد ختم ہوئی یعنی صرف اس صورت

نہ مدت تالیف الیٰ فضل سموری نے بھی چار سال دی ہے مگر خانی خان نے سات آٹھ سال لکھا ہے بلکہ
 ہے خانی خان نے کسی اور اخذ سے مسائل کی تعلیم کی ہو سکتی ہے بات عجیب ہے کہ یہی روایات و روایات
 نے ۱۰۸۲ھ کی ذیل میں درج کئے ہیں خانی خان نے ۱۰۸۲ھ کی ذیل میں دئے ہیں۔ دونوں کے میں
 سرسری مقابلی سے معلوم ہوا کہ بہت جگہ دونوں میں اختلاف کے میں کماں ہیں اور بعض جگہ تقریباً دو دو سال
 کا فرق ہے یعنی جو تاریخ خانی خان نے ایک سال کے نیچے دئے ہیں وہ سموری میں دو یا تین میں کے نیچے
 آئے ہیں۔ اس کا آخری فیصلہ دونوں کتابوں کے ضل غلطی کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔ رہا آگے سفر پر

میں کہ خانی خان کے ۱۰۸۲ھ میں ان وکالت کے وضع کرنے سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہوں کہ واقعات مندرجہ اس سال ہی کے واقعات ہیں، آغاز کی تاریخ کم و بیش یہی ہوا افضل

بقیہ۔ حاشیہ صفحہ ۱۸۸۱ شتہ: جو کسی اور فرصت پر قوی کیا جاتا ہے، افضل ہمن قاری کی کامیاب توجہ خود خانی خان کے اپنے بیان کی طرف مشغول کرنا چاہتے ہیں۔ جو بعد از رنگ نریب کی تاریخ کے متعلق وہ کہتا ہے، منتخب، اجاب: ۶: ۲۱۱ بعد پر اس نے لکھا ہے کہ پہلے دس سال کے بعد بعد از رنگ نریب کی تاریخ بعد میں نے مجھ لکھی۔ اور متعدد خانی نے میں ہم کوئی کے حالات لکھے، گروہ فوج کا ذکر کیا کہ کوئی کا ذکر نہیں کیا، مالک دونوں کے سوا کوئی تاریخ جس میں پہلے دس سال کے سوا باقی چالیس سالوں کی جملہ افضل تاریخ جو مذکور ہے خالی ہے اس لئے ۱۱۲۱ سال جو کس بعد رنگ نریب کے سال دواہ کی تاریخ کے بعد لکھا، ان میں سے نہیں آیا، البتہ اس کے بعد ۱۱۲۱ سے واقعات لائی تھی، میں نے دفتر واقع، اور اور ان تھے اور بعض قدیم شاہی مرموں اور مقررین اور کہیں سال خواجہ سراہوں سے اجمال کے ساتھ جمع اور تحقیق کئے اس کے علاوہ جو تیس سال میں خود دیکھا اور غرض میں غمناک کرنا تھا اس کو کہ لیا اس کے بعد خانی خان لکھتا ہے:

اتھاس وارو کہ اگر در وقت سطاہ ورو کر سو انھی قصور نظر آید، ہر اختلاف وداہیت
بہر مقدم و مفریوں سال از روی لکھنچ وداہی دیگ ملاحیہ چندا فقہ وداہی ملاحیہ ان کو مشہد
والا از روی عیب پاشی مشہد شتہ۔

ان اختلافات میں سے ایک مثال بھی ملاحظہ فرمائیں، منتخب، اجاب میں ۱۰۸۲ھ کی قریب میں ۲۳۷۰ھ لکھا ہے، آپ جون کا ضی بعد از باب در سفر مراہست از حسن ابدال از میں جہان قانی..... اختلاف نمداہ الت
آخر عالمگیری میں ۱۰۸۲ھ کی قریب میں لکھا ہے کہ کا ضی بعد از باب در دار الخلافہ سید محمد و ضیہ یک اہل
ریہ یک گفت نمود مراہ اہل میں بھی تاہمی کا مشہد وقات ۱۰۸۲ھ ہی دیکھئے۔ گو منتخب، اجاب سے گمان ہوتا
ہے کہ تاہمی کا مشہد وقات ۱۰۸۲ھ ہے۔

معموری نے دی ہے۔ مگر اس کے نزدیک کتاب تین چار سال میں ختم ہوئی۔
 ۱۱، علامہ کی ایک جماعت نے اس کو تالیف کیا۔ بقول محمد کاظم یہ علامہ کچھ تو دارالافتاء کے
 تھے اور کچھ اطراف و اکناف ہند سے بلائے گئے تھے۔ بقول معموری وہ لاہور اور دارالافتاء
 ردوی اور احمد آباد کے تھے اور بقول خافی خان وہ دارالافتاء اور لاہور کے تھے۔
 ۱۲، محمد کاظم کی اطلاع کے بموجب صدر جماعت شیخ نظام ہے۔ باقی افراد جماعت کے
 نام ان دونوں مصنفوں نے درج نہیں کئے۔

مؤلفین فتاویٰ عالمگیری

ان باقی افراد میں سے پانچ کے نام ڈاکٹر زبیر احمد نے اپنی نفیس کتاب
 ادب عربی میں اہل ہند کا حصہ "بذبان انگریزی" ص ۲۰۹ پر بحوالہ مفید المفتی
 دئے ہیں۔ مولوی عبداللہ جو پوری صاحب مفید المفتی نے کہا ہے کہ شیخ نظام کے
 علاوہ سب تلاش سے پانچ نام ملے ہیں یعنی حسب ذیل:

(۱)، شیخ نظام (صدر)

(۲)، علامہ جو پوری

(۳)، قاضی محمد حسین جو پوری

(۴)، محمد الدخیر شٹوی

(۵)، ملا محمد جیل صدیقی جو پوری

(۶)، جلال الدین محمد پھلی شہری

ان میں سے پہلے تین اور بعض اور فضلاء جامعین فتاویٰ عالمگیریہ کے حالات
 مرآۃ العالم میں دئے ہیں۔ مرآۃ العالم کے مصنف کے بارے میں اختلاف ہے۔ شیخ محمد تقی
 بن غلام محمد مبارکپوری رمرید جناب شیخ محمد معصوم سرہندی بن شیخ احمد سرہندی مجدد

اہم ثنائی ہے، مگر جہاں نمایں دعویٰ کیا ہے کہ مرآۃ العالم اس کی تصنیف ہے اور مرآۃ العالم میں بختاور خاں صرف اتنا احترام کرتا ہے کہ محمد قانع تصنیف کتاب میں اس کو مددی ہے۔ بختاور خان کا حال از روی مرآۃ العالم فروری ۱۹۵۵ء کے خمیسہ میں ملاحظہ کریں۔

مرآۃ العالم جو مقدمہ سات آرائش، ایک یاد و افزائش اور غامض پر مشتمل ہے ۱۰۷۸ء = ۱۹۶۷ء میں تصنیف ہوئی مگر اس میں متحدہ تاریخیں بعد کی ہیں مثلاً ۱۰۷۸ء ذیل ذکر علمای ہامی دور ترجمہ حاجی احمد سعید، ۱۰۷۹ء دور ترجمہ مولانا عبد اللہ خلف لا عبد المجید ساکونی، وغیرہ۔

مرآۃ العالم کی آرائش ہنرمند کی پیرائش سوم کی نمود دوم میں فضلاء و علمای عظام از دہان عرش آشیانی اکبر بادشاہ تا عصر کرامت بہر عدلیہ دین پناہ کے عنوان سے بعض علماء کا حال دیا ہے ان نزاجم سے بظاہر فرخۃ الناظرین کے مصنف نے استفادہ کیا ہے گو اس کی کتاب میں کچھ زیادات بھی ہیں

فرخۃ الناظرین مصنفہ محمد اسلم بن محمد حفیظ پسروری انصاری قادیانی، تاریخ کی ایک کتاب ہے جس میں عام اسلامی تاریخ کے علاوہ ہندوستان کی تاریخ بھی ۱۸۷۸ء تک دی ہے، اس میں ایک مقام پر شیوخ و علماء و شعرائی ہند کا کچھ حال دیا ہے، جو زیادہ تر عہد عالمگیری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حصہ کو ہرنیل کالج میگزین بابت مئی ۱۹۲۸ء میں ص ۹۲ بعد اور اگست ۱۹۲۸ء ص ۵۳ بعد پر راقم الحروف نے طبع کیا تھا۔ مختصر یہ کہ مرآۃ العالم اور فرخۃ الناظرین میں چند اور علماء کے نام دئے ہیں جو قادیانی عالمگیری کی تالیف میں شریک تھے وہ نام یہ ہیں:-

- (۷) شیخ وجیہ الدین گوباموی
- (۸) سید علی اکبر سعید اللہ خانی

۹۰، چلی جہاد اللہ

مذکورہ بالا فوائد پانچ اور کل چودہ موفیق فتاویٰ عالمگیری کے بہت مختصر حالات جو مرآۃ العالم، انتر عالمگیری، فرخۃ الناظرین اور دیگر کتابوں سے ملے بطور قسط اول درج ذیل ہیں، کچھ اور نام اور حالات ملے تو وہ بھی برید ناظرین ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔
فرخۃ الناظرین کے حوالے سے مرقع کالج میگزین، بابت اگست ۱۹۲۸ء ص ۳۷ میں ایک طرف
ہیں جہاں اس کتاب کا اقتباس دیا ہے :

موفیق فتاویٰ عالمگیری

۱۱، شیخ نظام الدین بریلوی

پارہیز گاری اور خدا پرستی کے ساتھ موصوف، علوم اور فطریات کی وجہ سے مشہور و معروف تھے، مختلف لوگوں کی حاجت برآری میں کوشاں رہتے تھے اور کس نفسی اور ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ تواضع ان کی پسندیدہ عادت تھی۔ اکثر متداولات کو اپنے مولد بریلوی میں تاقی نصیر الدین دولہ قاضی سرلج الدین بریلوی
۱۰۳۱ھ سے پڑھا مرآۃ العالم ورق ۹۳ ص ۱۱۲ بقیۃ فرخۃ الناظرین ص ۷۳،

لے اہل، پنجاب کثرت طبقات نام کہ ظاہر پنجاب مرادات الخ کی تصنیف ہے،
لے تاقی نصیر الدین کا مفصل حال صفحات بعد میں ذیل اقتباس مرآۃ العالم ورق ۱۰۳ ص ۱۰۷ اور تذکرہ
علمای ہند ص ۲۴۸ میں پڑھا ملاحظہ ہو یہی حال تھوہ اکرام جلد ۲ ص ۲۳ پر دیا ہے۔ شاید صاحب
مذکورہ نے مرآۃ العالم سے ہی لیا ہو۔

وہ تقریباً پچاس سال تک ملازمت میں رہے۔ کولش اور نسیم اور فوکر کی اور
تعلیمات ان کو معاف تھیں۔ انہوں نے اپنا وقت نہایت عورت اور احترام کے ساتھ
گزارا۔ فتاویٰ عالمگیری ان کے حسن سعی اور اہتمام سے تالیف ہوا۔ گواہی دہ سے
زیادہ عمر پائی مگر قوی میں فرق نہ آیا۔ ۱۰۹۲ھ میں فوت ہوئے۔ رملۃ العالم محل مذکور
تختہ الکریم ۲: ۲۵۰ = تذکرہ علمای ہند ص ۲۴۲ میں ہے کہ شہزادگی کے زمانہ میں
جب عالمگیری صوفیوں کا ناظم مقرر ہوا تو شیخ نظام ملازمت میں داخل ہوئے اور بعد میں
ہزارہ پانصدی کا منصب پایا۔

(۲) ملا حامد جوئی پوری

غفران شباب میں دہلی سے نکل آئے اور بعض علوم کا استفادہ و انشاء خانی
اور مرزا محمد زائد رم - ۱۱۰۱ھ کی خدمت میں کیا۔ شاہجہان کے زمانہ میں بادشاہ
کے دربار و اربوں کی ہرست میں شامل تھے۔ اس مبارک عہد یعنی سلطان اور نگزیب
کے عہد میں منصب اور قرب کا شرف حاصل کیا اور مولفین فتاویٰ عالمگیری میں
شامل ہوئے۔ گوکہ درج سعادت شاہزادہ محمد اکبر کی تعلیم ان کے سپرد ہوئی، سب
کیا اہمیت پر عادی ہیں رملۃ العالم طبق ۹۵۵ الف - قبل فرحتہ الناظرین ص ۸۴ و
تختہ الکریم ۲: ۲۳۱ ان کا حاشیہ تفسیر البیضا دی بوبار لا بیری میں ہے، ملاحظہ ہو

۱۔ یعنی مسد شیعہ مشہور بلا شیعہ ایرو دی - ان کے حالات کے لئے دیکھیں محل صالح جلد ۳

ص ۳۵۸ اور فرحتہ الناظرین ص ۷۰

۲۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو بادشاہ نامہ ۲: ۳۴۱ تذکرہ علمای ہند ص ۱۸۰ اور

فرحتہ الناظرین ص ۷۰

ادب عربی میں ہندوستانیوں کا حصہ رینڈان انگریزی، ص ۲۱۱ میں کتاب میں ان کو طاعنا بن عبد الرحیم جو نیوہی لکھا ہے۔ اور ان کے حالات کیلئے بھی انور ص ۹۳ کا حوالہ دیا ہے +

۳۔ قاضی محمد حسین جو نیوہی

علم و فضل سے بہرہ مند تھے، شاہجہان کے زمانے میں وہ مدتوں تک جو نیوہی شہر کے قاضی تھے۔ اس مبارک عہد یعنی راورنگ زیب کے عہد کے آغاں میں ان کو منصب سے سرفراز کیا گیا اور وہ قاضی الرأباد کے عہد سے پرفائز ہوئے اور ایک مدت تک اس عہد سے پرستین رہے، چونکہ قاضی کو موافق کتاب (مرآۃ العالم) سے مقرر محبت تھی اور ان کی دیانت اور راستی سے صحیح اطلاع حاصل تھی یہ باتیں بار بار بادشاہ کے حضور میں عرض کی گئیں تاہی کہ جہوں کے ساتویں سال بادشاہ کے حکم سے حضور پر نور میں حاضر ہوئے، اور مشمول عطا لطف ہو کر منصب میں اضافہ پایا اور بادشاہی لشکر کے مختب مقرر ہوئے اور تمیلات اور آلات لبوس کے دور کرنے اور دین کے احکام کے رواج و پیش میں بہت کوشش کی (مرآۃ العالم ورق ۹۵، الف، ق) فرحت المآثر میں ص ۸۲ و تحفۃ الکرام ص ۲۳۱، قنادای عالمگیر شاہی کا ایک چوتھائی حصہ ان کے اہتمام سے مکمل ہوا (مرآۃ العالم محل مذکور قب تحفۃ الکرام محل مذکور ہندو عالمگیری ص ۹۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ سال دوازدہم عالمگیری میں بھی وہ مختب حضور پر نور تھے +

۴۔ محمد ابوالخیر ٹوی

تحفۃ الکرام ص ۲۱۸، ۱۸۱ پر مخدوم ابوالخیر کا ترجمہ دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ مخدوم فضل اللہ کی اولاد میں سے تھے۔ یہ مخدوم فضل اللہ غریب وقت جامع فندائل

متورع اور قسطنطنیہ شخص تھے اور مرزا علی (۱۹۶۱ء تا ۱۹۷۹ء) اور مرزا یاقی (۱۹۷۹ء تا ۱۹۹۳ء) کے معاصر تھے۔ خدمتِ اولیٰ الخیر اپنے زمانے میں طالب علم کامل تھے، فسادِ عالمگیری میں استبدادِ مسائل میں شریک تھے۔

گزشتہ فہرست کے شماره ۵ (علامہ جمیل صدیقی جو غوری) اور شماره ۶ (جلال الدین محمد بھلی شہری) کے حالات و قلم حروف کو ابھی تک نہیں ملے :

۵۔ شیخ وجیب الدین گوپاموی

عالمِ غریب تھے، تقریر و لہجہ کرکے تھے، فوجی روشن تھا اور ضمیر صاف، علم معانی اور بیان میں اپنے زمانے میں عظیم المثال تھے، کچھ مدت تک دارالاشکوہ کے مقبول کے گروہ میں شامل رہے، سنہ ۱۲۷۵ھ میں صحبتِ بادشاہی سے فیضِ یاب ہوئے منصب سے سرفراز کئے گئے اور فسادِ عالمگیری کے ایک رنج کی ترتیب اور تکلیف کا کام ان کو سپرد ہوا (فرحہ ص ۸۴)

۶۔ سید علی اکبر رضا اللہ خانی

اکثر فنون و دانش ان کو حاصل تھے اور دقائق و مواضعِ علوم سے وہ باخبر تھے، علم فقہ ان کو خوب یاد تھا۔

فسادِ عالمگیری کی ترتیب و تالیف پر مامور ہیں اور خلیفہ و دوران کی عنایات سے ممتاز و مآثرہ السلام

قب فرحت الناطقین ص ۸۴

وہ سدا شدہ خان کے حلیوں اور نمونوں میں داخل تھے اور کچھ مدت لطف اللہ خان (پیر سدا شدہ خان) کو پڑھاتے بھی رہے تھے اور یہ ان کے حسن سعی کا نتیجہ تھا کہ خان مذکور کو اکثر علوم میں جہارت حاصل ہو گئی تھی (فرحت الناطقین محفل مذکور)

ظاہر یہی وہ سید علی اکبر ہیں جن کی نسبت آخر عالمگیری میں لکھا ہے کہ ۱۰۸۰ھ میں ان کو اضافہ اور خلعت وغیرہ سے سرفراز کیا گیا، اور ۱۰۸۶ھ میں وہ قاضی القضاۃ لاہور کے نائب مقرر ہوئے، ۱۰۹۱ھ میں وہ قاضی لاہور تھے، دیانت اور عدت اور صلاحیت کی وجہ سے کسی کے سامنے چھٹکتے نہ تھے، مگر ان کا بھانجا سید فاضل بے عقل اور لڑاکا اور بد زبان تھا، ناظم و کذاب اس کی جان لینے کے درپے ہوئے اور قاضی نے بھی اسی آشوب میں جان دی۔ (تأثر عالمگیری ص ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵)

۴۔ پچھلی عبداللہ

انہوں نے علوم ظہری اور معارف باطنی سے ہر ذہن کا مل پایا تھا، صوفیوں کی اصطلاحوں سے خوب واقف تھے، عربی، ترکی، فارسی، خوب لکھتے تھے تصوف اور حکمت میں عمدہ تألیفات و تصنیفات انہوں نے مرتب کیں، شاہجہان کے زمانے میں روم سے ہندوستان آئے، اور قنارہ کے دربار میں شامل ہو کر وقت گزارنے لگے، کچھ عرصہ تک ملا سدا شد علیمی ان کی ضروریات کے متکفل رہے فناوی کے لکھنے میں شامل اور مور تھے (فرح ص ۸۱)

فرحتنا کی اس عبارت سے گمان ہوتا ہے کہ فناوی سے قنارہی عالمگیری ملا ہے واللہ اعلم۔

۸۔ سید نظام الدین شکر الہی

تحفۃ الکرام ۳ : ۱۹۷ پر سید نظام الدین شکر الہی کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ فقہ میں اوفیٰ انام اور علوم میں اہم کرام تھے، جذبہ طبیعت سے جہان آباد گئے اور فتاویٰ عالمگیری کے متعلق علماء کی بہت سی مشکلیں حل کیں، بادشاہ کے

سامنے پیش ہو کے اور منصب اٹھائے تو وہ بلا فکر قبول محاش کے لئے کہا گیا یہ انہوں نے منظور کیا، اس سے قبل اسی عرصہ بعد جہان آباد سی میں فوت ہوئے :

۹ میر سید محمد قنوجی اہل شتی

اعلیٰ حضرت فردوسِ ایشیائی رشا جہان، نے اپنی سلطنت کے آخری دنوں
 دنوں میں سید کو شہرِ قونج سے جوان کا دیر کا مولد و نشا ہے بہت خواہش اور
 اعزاز سے طلب کیا اور اپنے قرب سے اختصاص بخشا، جہان کے انتقال کے
 بعد حضرت ظلِ سبحانی راوندنگ زیب نے دار الخلافہ اکبر آباد سے نہایت عزت و احترام
 سے میر کو حضور میں طلب فرما کر ان کو قرب اور ہم نشینی کا شرف بخشا، حضرت خاتمی
 (راوندنگ زیب) ہمتہ میں تین دن حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ کی کتابوں خصوصاً

لے ملاحظہ ہو مآثر اسلام ورق ۴۴۴م البتہ سید محمد قزوینی کو فضل و تقویٰ بشارت فقر و بیہوشی و ہم
دار و دور و ایام انقواء الطیمت غلہ آرا کا گام و میرتہ سعادت انوار خدمت ام غنیمتہ و وفات فی قرآن
کر شغل وقت ہر مستقر الخ و باو تعلق داشتہ امراء ہمارے تجرید و تکفین بہداشتند۔
لے فنا بجان و حسب ۱۰۶۶ھ میں فوت ہوا۔

کے لئے یہاں دسب ۱۰۷۰ھ میں قوت ہوا۔

انہی حمارتوں کو باغک تقاضات، آثار الامرا میں ص: ۷۰۵ پر درج کیا گیا ہے مگر علامہ اقبال سے واضح تر ہے۔ صاحب آثار نے لکھا ہے کہ سال ۱۳۴۷ھ سے شاہجہان کی رحلت تک وہ اس پوشاہ کے ہمراہ رہے، اس کے بعد رنگ زیب نے اکبر کا واسطہ کمال تو قیود احرام کے ساتھ ان کو طہا یا بدو تقریباً ۱۰ سال تک سے مشغول کیا۔ دورِ ہفتہ سرور زبا پر معوی اللہ مصنفات مجتہد الاسلام المصنف غزالی جنم نامہ کتاب تقاضات اوقات اجماع اصول و مذاکرہ عالمگیر شاہی رنگین اہتمام آن بادشاہ و بیانا کی تالیف یافتہ بود، دیگر نسخہ سلوک بیان کی ضرورت خطوط و حوالی میں جو عبارت ہے اس سے مراد اجمال کی عبارت زیادہ واضح اور صحیح ہے۔

کتاب مفید احواء العلوم پر اور فتاویٰ عالمگیری شاہی پر جو انہی کے مبارک زمانے میں
مبایع ہوئی اور کتب سلوک پر سید کے ساتھ مذاکرہ کرتے ہیں۔ سید عالی مقام صلی اور
افادہ طلاب میں مشغول رہتے ہیں اور لوگوں کے مختلف طبقات کے مقاصد پور کر دیتے ہیں
سی کرتے رہتے ہیں (مرآۃ العالم ص ۴۸۳ ب) ان کے مفصل ترجمہ کے حقے دیکھیں
آتش الامراء ۴۲۱۳ بیحد

تختہ الکرام ج ۲ ص ۹۳ میں تقریباً اسی مواد کو درج کیا ہے مگر قدس ترمیم کے
ساتھ، مثلاً بجای "مذاکرہ فی قوانین الخ" کے لکھا ہے کہ:
مصنفات حجۃ الاسلام غزالی خصوصاً احواء العلوم پیش دیدہ و رہتہ سر روز
یذاکرہ علوم و رفعت شاہی مجلس افادہ گرم داشتی دور فتاویٰ عالمگیری سبھا کرہ۔
انہی سے جملہ سے ظاہر ہے کہ صاحب تختہ الکرام کے نزدیک وہ پامعین فتاویٰ
عالمگیری میں شامل تھے اس لئے کہ یہ مصنف ایسے ہی الفاظ میں پامعین فتاویٰ مذکور کا
ذکر کرتا ہے :

۱۰۔ شیخ رضی الدین بجاپگوری

یہ فاضل تبحر بجاگل پور بہار کے شرفا میں سے تھے اور فتاویٰ عالمگیری کے

لے عالمگیری میں ۱۱۰۰ پہلے کرسال ۱۱۰۰ میں ہی ان کو چار ہزار روپیہ انعام دیا گیا مرآۃ العالم میں ہدای حدیث
ہر پر ان کے درجوں کا ذکر بھی ہے۔ وہیں یہ پراشانی پیدا آمد خدمت اعتقاد ہدی مطبوعہ کمال استقلال
دار و رفعت دیگر سید انکرم ہدایت خلافت مخصوص است و در کتب متداولہ مشغول : آخر عالمگیری ص ۱۰ میں یہی
تکالیف ۱۱۰۰ اور دیا ہے کہ سید انجور خان پسر سید محمد قوی خدمت اعتقاد کا بہ ہدف استقلال تاشی محمد حسین یاقوت
پھر ۱۱۱۰ اور کے قتل میں سید احمد خاں بن علی اور ملک کریم بہا اسلام علیہ کے فوت ہوئے پر قبل خبریات و مصنفات
اور عبارت : جمیع کتب کا حکم ۱۰۔

مفتی میں شامل تھے اور تین روپے روزانہ کرتے تھے، چونکہ اکثر اور فتوان میں بھی ان کو دسترس تھی، مثلاً پابگری، علمداری، ندیمی، اس کے علاوہ ہر جگہ کی خبردار کی بھی ان کو حاصل تھی، قاضی محمد حسین جو نوپوری محکمہ حضور پر نور اور مقرب الخدمت خجندا و رفیق کے توسط سے ان کے کمالات کا حال بادشاہ کی خدمت میں عرض ہوا، ایک صدی منصب ملا، رفتہ رفتہ حسن علی خانی کی اعانت و امداد اور حسن سعی اور سلیقہ سے جو تک نصیب سے قائم ہے، امارت اور خانی پر فائز ہوئے اور کارہائی نمایاں سرانجام دئے، راجہ عالمگیری ص ۹۴، قب آثار الامراء (۱: ۵۹۸) یہ سید حسن علی خان کے چچا یا تھے، نیز ملاحظہ ہو آثار عالمگیری ص ۸۷، جہاں ۱۰۹۰ھ میں ان کو خانی ہونے کا ذکر ہے۔

۱۱۔ علامہ محمد اکرم ولد علامہ حبیبی لاہوری

فاضل مقرری ہے، متعادات کو کئی بار پڑھایا اور کتب درسی سے کئی بار عبور کیا۔ حلم و بردباری، صلاح و پرہیزگاری سے متصف تھے۔ بادشاہزادہ کامگار محمد بخش کی مصالحت سے سرفراز ہو حضرت خلیفۃ الہی اورنگ زیب کی عنایت کا افتخار و امتیاز ان کو حاصل تھا۔ اور فتاویٰ عالمگیری کے ایک راج کی ترتیب و تألیف پر مامور تھے۔ ۱۰۹۴ھ کے اوائل میں متر سال سے زیادہ عمر پا کر عالم نقا کی طرف رخ کیا۔ آدمی کی صورت میں فرشتہ تھے، ملا عبدالحکیم یہاں کوئی کہتے تھے کہ لاہور میں کوئی شخص پسر چاہیگی کی فحشیت کو نہیں پہنچتا (مرآۃ العالم)

ملہ ترقی دہریہوں کے سنی سمجھنے کے لئے اس زمانے کے فرائض اور اس کا جائزہ ضروری ہے۔ آغا گلگیزی ص ۱۰۶
۱۰۰ احادیث ذیل میں اکبر علیہ السلام کا فرائض غرض حسب ذیل دیا ہے : خود و ہر خج سو گنداس م شمار گندم (۲۵) ، غنود
میں م شمار غنود م شمار و اجناس دیگر بھی قیاس۔

اشیخ العلامہ ابوالفضل عبدالرحیم الدہلوی

شاد ولی اللہ صاحب نے اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم کے متعلق
انفاس العارفين دلیط دلیط مطبع احمدی، ص ۴۴ پر لکھا ہے کہ وہ بھی فتاویٰ
عالمگیری کے متعلق کام کرتے رہے ہیں، ان کی جہاد کا ترجمہ یہ ہے :

حضرت ایشان یعنی شاہ عبدالرحیم فرماتے تھے کہ عالمگیر کے زمانے میں
فتاویٰ عالمگیری اس کے یعنی عالمگیر کے حکم سے مرقعیں مدین کرچکے تھے اور
نظر ثانی کر رہے تھے۔ اس کا کچھ حصہ شیخ حامد کے جو مرزا محمد زاہد کے دہل میں ہمارا
شریک تھا سپرد ہوا، وہ میرے گھر آئے اور کہا، کہ ہمارا ساتھ دیں اتنا وظیفہ، جو میرے
ہپ کے نام پر مقرر ہو جائے گا۔ میں نے قبول نہ کیا، میری والدہ نے یہ قصہ سن کر مصر
ہوئیں کہ میں قبول کر لوں اور انہوں نے حد سے زیادہ مبالغہ کیا، میں مجبور ہو گیا اور
میرا وظیفہ لگ گیا اور میں اس کام میں مشغول ہو گیا، حضرت غنیفہ کو جب اس امر کی
اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ وہ وظیفہ چھوڑ دو، میں نے عرض کیا کہ والدہ ناراض ہوتی ہیں
فرمانے لگے : اھاجاء حق اللہ تھب حق العباد قول صحیح ہے، میں نے عرض کیا :
دعا کریں کہ حق سبحانہ اس وظیفہ کو میری کوشش کے بغیر دور کر دیں تاکہ والدہ ناراض
نہ ہوں، آپ نے دعا کی، تھوڑے دنوں کے بعد بادشاہ نے اس وظیفہ کی غیبت
انگی اور اس میں عزل و نصب کر کے تبدیلیاں کیں میرے نام پر آئے تو وظیفہ بند کر دیا
اور لکھا :

اگر چاہتا ہو تو اتنی زمین دے دو۔ مجھ سے پوچھا تو میں نے قبول نہ کیا اور ٹھکرانہ

بجای لایا۔

پہلے پہلے شاہ جہاں نے فرمایا تھا : ایک دن نظر ثانی کے وقت ایک ناپسندیدہ عبارت نظر پڑی کہ کلام کے خصل سے مسئلہ کی صورت بگڑ گئی تھی ، جہی کتابوں سے وہ مسئلہ لیا گیا تھا ان کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسئلہ دو کتابوں میں ہے اور دونوں میں علیحدہ علیحدہ عبارتوں میں دیا گیا ہے اور مولف فتاویٰ نے دونوں عبارتوں کو اکٹھا کر دیا ہے جس سے عبارت میں کامل خلل پڑ گیا ہے میں نے حاشیہ پر لکھ دیا :

من لم یستطع فی الدین تعدد حنفیہ ، هذا غلط و صواب کذا ارجس کو دین کی سمجھ نہیں وہ اس میں صواب سے ہٹ گیا ، یہ غلط ہے اور اس کی درست صورت یہاں ہے :

ان دنوں عالمگیر کو کتاب کی جمع و تدوین میں بہت اہتمام تھا اور ناظم ہر روز ایک دو صفحہ بادشاہ کے سامنے پڑھتے تھے ، جب اس عبارت پہنچے تو اتفاق سے رملانے ، اس حاشیہ کو متن سے محفوظ کر کے ایک ہی طرح پڑھ دیا ، بادشاہ نے متنبہ ہو کر پوچھا :

یہ کیا عبارت ہے ؟

شیخ نظام نے اس مجلس میں اپنے بچاؤ کے لئے کہا کہ میں نے اس کا مطالعہ نہیں کیا ہے ، کل مفصل عرض کروں گا ، گھر پہنچ کر قاعادہ پر خطا ہوئے کہ یہ جلد میں نے تمہارے سپرد کر رکھی تھی ، تم نے مجھے بادشاہ کے سامنے خفیہ کیا ، اب یہ تباہ کر یہ لفظ کیا تھا ؟ قاعادہ نے اس وقت تو کچھ نہ کہا ، بعد میں مجھ سے رنج کا اظہار کیا ، جن کتابوں سے یہ مسئلہ لیا گیا تھا وہ میں نے حاضر کیں اور عبارت کا خلل اور پریشانی اس طرح سے واضح کی کہ سب پر ثابت ہو گیا ، اس کے بعد ان لوگوں میں سے اکثر نے

مجھ پر حسد کیا اور ظاہر اس غزل کا سبب ان کا حسد تھا اور اللہ اعظم
 فتاویٰ عالمگیری کی نظر ثانی کے جس واقعہ کا ذکر شاہ عبدالرحیم نے کیا ہے وہ ان کی
 جوانی کے زمانے کا واقعہ ہے، انھیں سال ۱۰۴۲ ہجری میں جو شخص حاکم مالکات ان کے
 دئے گئے ہیں، انہی میں ان کی تاریخ وفات چار شنبہ ۱۱۳۱ھ (۱۷۱۸ء) اور احمد فرخ سیرا
 اور ان کی عمر ۷۷ سال دی ہے پس ان کی تاریخ ولادت صفر ۱۰۵۵ھ میں ہوگی گزشتہ
 بیانات کے مطابق فتاویٰ عالمگیری کی تالیف ۷۴-۷۸-۱۰۷۲ھ کے قریب
 ختم ہوئی، اس حساب سے ان سنین میں ان کی عمر ۶۰، ۶۵ یا ۷۸ سال کی ہوگی، تالیف
 فتاویٰ عالمگیری کے متعلق ان کا بیان اہم ہے اور اس سے کئی چیزیں معلوم ہوتی ہیں:
 ۱۔ شائع ہونے سے پہلے کتاب کی نظر ثانی ہوئی، جو بادشاہ کی نظر سے بھی گزری
 اس کے بادشاہ کے سامنے پیش ہونے کا طریقہ بھی یہیں معلوم ہوا۔
 ۲۔ علماء مولانین کو روزِ ضبطنے کا کچھ حال معلوم ہوا۔
 ۳۔ علماء کی باہمی استمداد اور تنقید کی کیفیت کا پتہ چلا۔

لے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اس مقام پر لکھا ہے کہ ان کے والد شاہ عبدالرحیم اس کے گھول
 پر بالکل ذہانت تھے، لیکن اگر دوران کے دل آتے تو ان سے بہت غلطی سے پیش آتے، جیسے علماء کی تعلیم
 کرتے اور جاہل سے نفرت، انامہ نوہ کا نتیجہ ہر حال کرتے، حامد وغیرہ میں مشائخ صوفیہ کی دفع اختیار
 کرتے اور اہل بابہ تکلفی زندگی بسر کرتے تھے۔ ہر علم سے معتد بہ حصہ پایا تھا، طب میں ابی کلاہن غایت
 درجہ رسالہ سلیم ہوتا تھا، ولادت میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے، خوش بھادی اور تواضع و تواضع کی رعایت سے
 تجارت کرتے تھے، شہ صاحب آپ کے ذہانت و سیر کا بھی مفصل ذکر کیا ہے، آپ کی وفات سے تقریباً پچیس
 دن بعد ربیع الثانی (۱۰۶۹ء) کو فرخ سیرا قید ہوا اور بہت عرصہ و مریج واقعہ ہوا، چھوڑ کر فوت (۱۰۶۹ء) اور بعد میں فرخ سیرا
 آباد کی عمارت کا قفسہ دار میں (۱۰۶۹ء) تکمیل (۱۰۶۹ء) اور شہ شفیق (۱۰۶۹ء) کو یاد و تحار

۴۔ اس ذمے کے بعض بزرگوں کا نظریہ سرکاری ملازمت کے متعلق معلوم تھا۔

۵۔ شاہ عبدالرحیم صاحب نے فتاویٰ عالمگیری کے متعلق جو کام کیا اس کی کیفیت معلوم ہوئی۔ علاوہ برکین ان کے اپنے بعض حالات معلوم ہوئے۔

یہ کل چودہ نام ہوئے جن میں سے دو کے حالات کی ابھی تلاش ہے۔ مزید مطالعہ اور تلاش سے غالباً اور بھی کچھ نام مل جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ :

فتاویٰ عالمگیری کی خصوصیتیں

ابن سطور کو ختم کرنے سے پہلے تائیں کلام کی توجہ داخل معاصر اکثر نزدیک احمد کی گراں قدر تصنیف یعنی ادب عربی میں ہندوستان کا حصہ ص ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ کی طرف ملاحظہ کی جاتی ہے۔ خصوصاً ص ۶۲ کی طرف جہاں داخل محقق نے فتاویٰ عالمگیری کی خصوصیتیں یوں بیان کی ہیں :-

- ۱۔ ترتیب ہدایہ کے مطابق ہے۔
- ۲۔ تمام مسائل کو زیر بحث لانے اور ان کی تشریح کرنے کے لئے انتہائی احتیاط اور ذہانت کو کام میں لا کر مسامحیہ جملہ صرف کی گئی ہیں۔
- ۳۔ مکرر اور رد وائے اجتناب کیا گیا ہے۔

۴۔ اکثر حالات میں احادیث و مذاہب کے علماء پر انحصار کیا ہے اور شاذ فیصلوں سے اجتناب کیا ہے مگر وہاں جہاں ان کے سوا اور کوئی حل مسائل کا نہ تھا۔

۵۔ مستند کتابوں کی اصل جاتیں نقل کی ہیں۔

۶۔ اگر مستند کتابوں میں ایک ہی مسئلہ کے دو متضاد حمل تجویز کئے گئے ہیں، تو مزید دلائل دے کر ان میں سے مذہب مرجح کو اختیار کیا گیا ہے :

آفتاب از مرآۃ العالم

منسوب بہ نجات اور خان (م ۱۰۹۶ء)

مرآۃ العالم کا نسبتاً مفصل حال اور ذیل کالج میگزین ! بت نومبر ۱۹۲۴ء میں اور کچھ حال اگست ۱۹۲۴ء میں دیا گیا تھا۔ اگست کے رسالہ میں خطاطوں کے متعلق اس کتاب کے آفتاب دیا گیا تھا۔ آج اسی کتاب میں سے دور مغول داکٹر تارا اورنگ زیب کے علماء کا حال دیا جاتا ہے۔

مرآۃ العالم تاریخ عالم ہے جو ۱۷۰۰ء میں تصنیف ہوئی۔ حسب تاریخ اس کا نام کہینہ بخت ہے۔ نسخہ حاضرہ وراثت گاہ پنجاب کا نسخہ ہے۔ اس نسخہ میں محتربات کی کتاب کی تفصیل اس طرح دی ہے :
مقدمہ اسات صحت آراء ایشان ووافرہ فکریں اور خاتمہ اسات حصول میں

لہذا متوجہ ان کے لئے حافظ ہواثرہ لکھری ص ۲۵۹ و ۲۶۰ میں مرآۃ عالم کو جتو خان کے مصنفات میں شامل کیا ہے۔

لے سٹری نے پرتھوی شیکھر ۱۱: ۱۰۲ پر اس کتاب کو مقدمہ اسات آراء فکریں اور خاتمہ میں تقسیم کیا ہے جو درجہ باقیمت سے قسطے مختلف ہے۔

سے ہر حصہ کا نام آرایش ہے چھ آرایشوں میں سے ہر ایک کو چند نمائشوں اور نمائشوں کو حسب ضرورت نمودوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مگر ساتویں آرایش کو جو کتاب کا اہم ترین حصہ ہے اور زیادہ تر اونگ پیب کے حالات سے متعلق ہے، بجائے نمائشوں کے یہیں پیرایشوں میں بانٹا گیا ہے اور ان تین پیرایشوں کی تقسیم و تفریم اس طرح کی گئی ہے :

پیرایش اول

پیرایش دوم : چہار نمائش

پیرایش سوم : در نمود یک افرایش (اس افرایش کو پھر تین نمودوں میں تقسیم کیا گیا ہے)

پیرایش سوم کی مزید تفصیل یہ ہے :

نمود اول - در ذکر مشائخ کرام امین عہد فرخی مہد

نمود دوم - در ذکر فضلاء و علمای مقام از زمان عرش آیشانی اکبر بادشاہ تا عصر

کرامت پیر خدیو دین پناہ

(یہ پوری نمود اگلے صفحوں میں شائع کی جا رہی ہے)

افرایش مختصری بر سر نمود :

نمود اول - در ذکر خطاطان (یہ پوری نمود جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور نیش کالج میگزین

اگست ۱۹۳۴ء ص ۳۳ تا ۴۰ پر مرحوم حافظ محمود خان شیرانی کے نسخہ سے لے کر وہ اب

یہاں موجود نہیں ہے شائع کی جا چکی ہے)

نمود دوم - در بیان بعضی از عجائب و غرائب

نمود سوم - در ذکر نبدی از آثار ذروبی مقدار مولف ابن کتاب خیر بہت مآب (یہ

قَب (جھفت قارب یا قابل، = مقابلہ کنسید
رَک = رجوع کنسید
آ = انسائیکلو پیڈیا آت اسلام طبع اول

اخبار الاخبار طبع دہلی ۱۳۰۹ھ

Biblioth. Indica Series	بلغات اکبری
	تلمیح بدائی = منتخب التواریخ
	آثر ریعی
	بادشاہ ہمدرد الحمید
	آثر الاسماء
	خانی = منتخب الباب خانی خانی

فرحت = فرحت المظہرین (تألیف حدود ۱۱۸۴ھ) حوالے اس اقتباس کے ہیں
جو اور نیل کالج میگزین میں مئی ۱۹۲۸ء میں طبع ہوا)

آثر الکرام و فرات اول آگرہ ۱۹۱۰ء

تختہ = تختہ الکرام، دہلی ۱۳۰۳ھ

ریو = فہرست مخطوطات فارسیہ در موزہ برطانیہ مرتبہ ریو (Rieu)

زبد السامحہ = The Contribution of India to Arabic Literature

طبع الراماد ۱۹۴۶ء

براکمن (دیکھئے براکمن) = Brechtelmann's Geschichte der

Arabischen Literatur (and its Supplements)

C.A. Story, Persian Literature (Section 2) سٹوری

London 1934

آفتاب رسالت عالم میں راقم نے حوالہ کی سہولت کے لئے تراجم کے حوالوں میں اعداد و شمار کا اضافہ کر دیا ہے۔ اسی طرح ادوہ دہائی نامہ پنج بختوں میں آگے ہیں ان کے چنے تاریخوں کے سنیں بھی راقم ہی نے درج کئے ہیں۔ اصل میں درختے :

فہرست تراجم

نمبر شمار	نام	صفر	قمر	نام	صفر
۱	مولانا جہاں نواز مہرشی	۹۳	۱۲	مولانا محمد زوی	۱۰۹
۲	مولانا محمد اشرف الدین شیخ شمس الدین		۱۵	مولانا علاء الدین لاری ولد کمال الدین	
	سلاطینوری مشہور مقدم الملک	۹۲		حسین	۱۰۸
۳	قاضی صدیق الدین توتشی جہاں بخشہری	۹۵	۱۶	شیخ الہیاء نگرانی	۱۰۹
۴	شیخ سدا شد لاہوری	۹۶	۱۷	شیخ احمد فیاض ایبٹلی دال	۱۱۰
۵	شیخ جہاں جی	۹۸	۱۸	سید صدر جہاں پانی	۱۱۱
۶	قاضی نظام الدین غشی قسب پناہی خانی	۹۷	۱۹	شیخ منور لاہوری	۱۱۲
۷	شیخ عیسیٰ خیر و عیسیٰ دا عظمیٰ صاحب		۲۰	مولانا جمال تلمیسی	۱۱۳
	مسارج القیوم	۹۹	۲۱	مولانا میر کمال حضرت	۱۱۴
۸	خواجہ فتح اللہ شیرازی	۱۰۰	۲۲	قاضی نور الدین شہر ستری	۱۱۵
۹	شیخ مبارک ناگوری	۱۰۲	۲۳	مولانا محمد فضل کابلی	۱۱۶
۱۰	شیخ فیضی پسر شیخ مبارک ناگوری	۱۰۳	۲۴	قاضی تعبیر الدین برانچوری	۱۱۷
۱۱	شیخ زار فضل ہاورد خود شیخ فیضی	۱۰۴	۲۵	قاضی محمد اسلم	۱۱۸
۱۲	مولانا جہاں نواز بلوئی	۱۰۵	۲۶	مولانا یوسف لاہوری	۱۱۹
۱۳	مولانا میرک شطرنجی	۱۰۶	۲۷	شیخ جہاں جی دہلی	۱۲۰

نمبر شمار	هم	سور	نمبر شمار	هم	سور
۲۸	قاضی محمد خوشحال	۱۰۰	پیشی گجرات	۱۰۰	۱۲۸
۲۹	مولانا عبد اللطیف سلطان پوری	۱۰۱	حاجی احمد سید	۱۰۱	۱۲۸
۳۰	حکیم میرا ششم گیلانی	۱۰۲	شیخ سیدمان سنیری	۱۰۲	۱۲۹
۳۱	حاجی الدین عرف طامری	۱۰۳	شیخ عبدالمعز اکبر آبادی	۱۰۳	۱۲۹
۳۲	غلام عبد الحکیم پانکروٹی	۱۰۴	میرزا محمد زاهد	۱۰۴	۱۳۰
۳۳	حاجی محمد سید	۱۰۵	غلام محمد منوب	۱۰۵	۱۳۱
۳۴	جامع الفضل میرک شیخ حسودی	۱۰۶	مولانا عبد اللہ غفٹ غلام عبد الحکیم	۱۰۶	۱۳۱
۳۵	برادرزادہ قاضی اسلم	۱۰۷	سیا گوٹی	۱۰۷	۱۳۲
۳۶	شیخ نور الحق غفٹ شیخ عبد الحق	۱۰۸	قاضی خلیل الرحمن	۱۰۸	۱۳۳
۳۷	دہلوی	۱۰۹	قاضی محمد حسین رحمن پوری	۱۰۹	۱۳۳
۳۸	غلام غرض رحیم	۱۱۰	غلام غلبہ بانس	۱۱۰	۱۳۴
۳۹	نادر خان خواجه	۱۱۱	سید علی اکبر سید احمد خانی	۱۱۱	۱۳۵
۴۰	قدوة العلماء کرام شیخ نظام	۱۱۲	غلام احمد رحمن پوری	۱۱۲	۱۳۶
۴۱	قاضی عبدالوہاب نمبر۱ شیخ غلام حسن	۱۱۳	غلام احمد کرم ولد علی بیگ لاپوری	۱۱۳	۱۳۶

مولانا فرستاده، برکنار کتب متداوله قدیمه حواشی او موجود است و می گویند که ملا حسن چلبی مشی مطول که به هندوستانی آمد و با مولانا صحبتها داشت مستدکال او گشت.

۴. مولانا عبد الله ولد شیخ شمس الدین سلطانپوری

مشهور بمختوم الملک

از اعاظم فضلای بود و مولانا در خدمت مولانا عبد القادر سهروردی تلمذ نمود، آبار کرام او از طرف ملای سلطان پور رسیده در آنجا سکونت گرفته بودند و در ترویج قواعد شریعت غرا و قبیله از دقایق فرد گذاشت نمی نمود، شیر شاه او را بصدور اسلام و حضرت جنت آشیانی بشیخ الاسلام و حضرت عرش آشیانی بمختوم الملک لقب ساخت، یکی کس از اهل فضل نزد سلاطین رتبه عورت او نیافته، عایشه بر شرح او منهای العابدین در سیرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم و رتبه او رساله کشف القم از تصانیف

حائز گشته به قهرت اهل اعدام الهی استغفری برای مولانا مختوم الهی در ایامی که پادشاه صاحب الملک در شرح تخلص افتتاح ایک بهر المک ۳۶۶۱۱ : ۲۵ : ۹ م

حاجت حضرت مولانا صاحب الملک در ایامی که پادشاه ۱۰۰۰ : ۱۰۰۰ : ۱۰۰۰ م است مالکی دوست است به سهروردی لافانگش ممکن نمود که در هند اکبر ۹۶۳ : ۱۰۱۲ : ۱۰۱۲ م

به این ترجمه شیرت است از تاریخ بلوچی ۱۰۰ : ۱۰۰ : ۱۰۰ م بعد برای احوال مختوم الملک بفرنگ به آتشا امراء ۲۵۲۱ : ۱۰ : ۱۰ م و طبقات ۱۰ : ۱۰ : ۱۰ م و تکرید المک ۱۰ : ۱۰ : ۱۰ م و تکرید المک ۱۰ : ۱۰ : ۱۰ م و تکرید المک ۱۰ : ۱۰ : ۱۰ م

تکس به سهروردی العزیز المک به اندوکر نامه خاندانش گاه پنجاب موجود است

تکس به بلوچی لکل فکره دی از این پادشاه خطاب مختوم الملک و هم شیخ الاسلام افتخار بود.

ایست چون مزاج پادشاه و عصار از فضل و مغرور شد و در آنکه مستغنی از اخراج نمود و در آن وقت شیخ ابی حجر کنی صاحب صوابی متحرکه در کتب بید حیات بود استقبالش نموده احترام بسیار بجا آورد و در غیر موسم در کسب و نموده تا او زیارت بجا آورد و بعد از چند گاه خبر باغیگری بای مرزا محمد حکیم و غیره را شنیده بطبع سیاحت به بندرستان نموده با احمد آباد رسید و در قصد دلد و یک باشاره شاه مسموم از عالم فناء با علم بقا رحلت نمود و مردم بطریق اختفاد و جالند آورد و دفن نمودی صاحب (آمارج) بدلاونی می نویسد ۲۰۳۱ - مصحح که مخدوم الملک قوی داده که درین ایام کج رفتن فرض نیست (ورق ۸۷ الف) چون وجه پرسیدند گفت که : راه که منصرف در عراق است و در راه عراق ناسرا از قریه اشکان باید شنید و در راه دریا عهد و قول از فرنگی گرفته زبونی باید کشید و در آن عهد نام صورت مریم و صلی علیها السلام تصویر کرده اند حکم است پرستی دارد و پس برود طریق ممنوع باشد و نیز در آن (۲۱۱۲ - مصحح) درج است که قاضی علی جهنت تحقیق اموال او نامزد شده بجا آمد و چندانی خزان دد قانین پذیرد شد که قتل آن را بکلیه دم خزان کشود و ازا بخل چیده مندوق خشت ظلا از گور خانه مخدوم الملک که به بهانه اموات و دفن کرده بود ظاهر شد و بعد از خزان عامه گردید و چند گاه پسران او در شجر بود و آنچه نزد مردم نامد (ماند) و الله اعلم ۵

سقا قاضی صدر الدین قرشی عبّاسی جلندهری

شاگرد مخدوم الملک است و دانشمند متبحر و معتقد اهل تصوف بود و وقت حاضره

سله قتل صاحب طبقات ۱۲۵۹ هـ سرگرد زرد از خزان او برآمد

کتابدانی (۱۳۱ هـ) پیش از مرگ او : شمس الامینی بر تریقه عشق از او در طبقات ۱۲۶۰ هـ دارد

بر تنه داشت که کتابی را که یکبار مطالعه کردی در زوای و تقاضی منتقل می شد، عند الحاجة
صفحه صفحہ آن اندر می خواند، در مجلس عیش آیشانی معزز و محترم و لازم رکاب سلوت
بوده و با وجود کمالات علمی و دینش مشرب و فقرا دوست بوده و وسعت مشرب بحدی
داشت که عوام الناس گمان الحاد با وی بردند، و هر که شیوة تجرید یافتی اگر چه بظاهر
مبتدع بودی بملازمت او رفتی و از روی اعتقاد دوست بست ایستادی و شخص حاجت
دانستی و زمانه بخ بدانی ۳: ۸۴ صبح مسطور است که مبتدعی بصورت جنونی برو
گذشت قاضی دست بست بر عادت خویش پیش او تبخیم ایستاد و او از روی قنای گفت
که خضر بدانی: دایم، با ما است، قاضی در پای او افتاد که مرا بخوا، مبتدع گفت
بواسطه کتفائی و خضر دل، مگر فی دایم آن موقوف بر هفت تنگ است بعد فراغ این کاف
خضر را تو ملاقات بهم، قاضی فی الحال هفت تنگ با و داد، این شخص بعد و روز آمده
قاضی را بعد با برو خود طویل الحاست بود و قاضی کوتاه قد، در آبی که تا بختی ر بروج طام
رفته بایستاد و گفت، بیا خضر اینجا است، قاضی گفت من آب بازی نمی دهم، گفت ترا
بخش و دلت ارم اگر توانی آمد گناه من چیست؟ و ازین قبیل حکایت بسیار از و نقل می
کنند، قاضی را هنگام اخراج فضلا از حضور عرش آشنیانی خدمت نفعی
بهروج داده بدو ساخته داد و با پسر خود قاضی شیخ محمد بد آنجا رفته به علم عقیقی رسید
پسرش با اولاد آنجا توطن گزید:

نه اصل بوده دوست مشرب و بکای بوده که سهرکاتب است

نه اصل علمی و دکای می

نه اصل بافتی از روی اعتقاد دوست بست ایستادی و بکای یافتی که سهرکاتب است

نه تب بدانی ۲: ۲۰۰

هم شیخ سعد الله لاهوری

از فرزندان مولانا فتح احمد دانشمند کسب علوم در خدمت والد خود شیخ ابراهیم و بعد از فوت پدر در پیش شیخ بابا زید و پیاپوری نمود و توفیق لامور (درق ۲۸۷ پ) اختیار نمود و شیخ را در بعضی اوقات هنگام درس کتب سلوک حائقی رو میگرد که خلعت ازین عالم حاصل می گشت و دور و دور میزد و در همان مکان تقریر داشت و نماز و اکل و شرب در میان نمود، چنان بحالت صحو می آمد از خادم تعداد اوقات تقاضا پر سیده غسل نموده با دای صلوٰۃ می پرداخت و در مسند افتاده می نشست و گاه از غلبه روی حال بسوی نقایح پدر و گذار بدر می رفت و در قبر کهنه دراز می کشید و بارچه بر دو انداخته مشغول می گشت، عرض اشبانی در ایامی که شیخ زمین شده بود طلب نمود و در پالی انداخته بر دوش باوش و قلیچه انداخته نشسته با اوصحت داشته و بعضی کلمات استغفار نموده و شیخ جواب داد یکی از آن جمله این بود که وصول بختی بسعاد چگونگی شود، گفته که چنانچه فقیر را در خدمت حضرت باوشاه فرموده که واضح تر بگوئید، ایرض رسانید که این فقیر هر چند اهل دول که سالیانه توکل می جست در خدمت نمی رسید یا بخدمت می رسید، همچنین حال بنده بواسطی است در بارگاه حضرت حق جل و علاه، اما بوفیکه طلب از آنجا نمیشود و بدو بمقتضی واصل می گردد و بعد از خدمت باوشاه فرمودند که ازین مودوی سلف می آید که ارات و خوارق عادات او شهرت تمام دارد و تا در شیخ تولدش لفظ ذکر و مین جانش اسم یکیم و مجموع این دو (۹۹۹- مصحح) تا در شیخ

۹۲۱

له (برقانی ۳ : ۵۲) در حق او نوشته که قریبش در روزگار نما داشت، بقول صاحب طبقات (۱ : ۱۱۱) وی بدوش لایق سلوک می نمود.

له اصل : در همان روز و بجا می آمد

و کاغذ می شود

شیخ عبدالنبی^۱

از اولاد امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ و میرزا شیخ عبدالقدوس گنگوہی بود و در علوم فقہیہ خصوصاً در حدیث سند علی داشت ، زبان عرش آئینی اعزاز و احترام فوق الحد یافت چنانچہ یک دو مرتبہ کنش پیش پادشاہ ہم نامزد و بکبخت استماع علم حدیث بخاؤ شیخ می رفتند و برپایہ بلند صدارت رسیدہ ، با وجود افادہ علوم اشغال بکسلسہ چشتیہ مواظبت داشت و مجلس نفس را مرتبہ رساندہ بود کہ تا یک پہر مجلس نفس نمودہ بزرگنمایی مشغول می گشت ، پادشاہ مبلغی چہتراد شرفاء حرمین محالہ آورده بدالست رخصت فرمودند و اغراضش بدین مصلحت بپوست ، بعد از چند گاہ کہ بولن معاودت نمود باو حساب کردند و مطالبہ بروبر آورده در کپھری مجوس ساختند و او با شکی چہتر اشارت در مجلس درآمدہ بنجہ او را با علم بقا و آخرت رسانیدند و این قصیدہ در نہشت و نرود و دو ظہور بپوست

ہفتامی نظام بخشی ملقب بقاضیخان

در طریقت مرید شیخ حسین خوارزمی و در علوم مکتبی شاگرد مولانا عیاض الدینی

لے مک پہلیات ۹۱: ۲ و بدائی ۳: ۹۱ و کائنات ۱۲: ۶۰

لے ترجمہ اش را در تذکرہ طہای جلد دوم ۱۳۰ طارو

لے اصل پیش قب بدائی ۳: ۱۰۱ کنش پیش پای او می نہاوندہ یعنی پادشاہ

لے اصل ، انتقال لے بدائی ۱۱: ۹۱ مر ترشتہ است

لے ترجمہ اش در بدائی ۳: ۳ و مفصل نرود و طہات ۲: ۶۵: ۶ منقر نرست ، باقی الگے صفحہ پر

در اینهم است. اعتبار مولی بر تبه داشت که در بدخشان داخل امرای بود و رتی ۴۸۸
 الف) چون بهند آمد در ملازمت حضرت آشیانی اعتبار از پیش بیشتر شد و خطاب عالیجنابی
 یافت. تصانیف معتبر دارد. اول کسیکه اختراع سجد پیش پادشاه کرد و او بود ملا عالم
 کابلی. حضرت می گفت در حق من مخترع این امر نشدم بمن هفتاد سالگی در سنه هجری ۱۲۰۰
 رحلت کرد.

شرح معین نبیره معین و اعظم صاحب معارج النبوت

ملکی بود بصورت بشر، چند گاه بحسب فرمان اکبر پادشاه با مقضای لا بود اشتغال
 داشت. گوید هرگز با نام حق امر نگردید. اگر دعای الحاح بر فیصل قضایا می نمود او
 بالحاح و داری می گفت که شما باید که صلح کنید که من در میان خاطر نوشتم، و شرمسته
 بناشتم و نیز می گفت که شما باید که صلح کنید که من در میان خاطر نوشتم، و شرمسته
 مرا شرمسته و درگاه الهی مسازید و باید که صلح کنید. دفع مناقشه نمائید، و از مدو معاش خود

جهان نبیره میگردانید. از تن نیز حکم پادشاه نامرا: ۳۴۵، و اکثر مجلی ۱۹: ۳، و بر کس: ۲۷۸، و زبیر احمدی ۳۱

شبه رک: ملائی دی بهس ۲۸، و ۳

شبه باقانی: او را اول تاضی خانی بعد از ابن قاری خانی خطاب دادند.

شبه رک: بدیع باقانی ۳: ۲۰۰، و بعد

شبه اصل: پس از تصحیح از روی باقانی

شبه باقانی ۱۹۲، و جادو کجای ۹۹۰، و گوید که تاضی در او و صوفی است یافت

شبه رک: پلنات ۲۶۸، و باقانی ۳: ۹۶، و ۲۰۰

شبه اصل: میسازید، تصحیح از روی باقانی، شبه اصل: نقایند

شبه باقانی: و مدو معاش خود را که کل بود.

که کلی بود صرف کاتبانی می کرد و کتب قیمتی نویسانیده بطالب علمان می بخشید و در مدت عمرش کار این بود هزاران مجلد ازین قبیل ب مردم بخشیده باشد و در سنه ۱۰۷۰ قمری فوت و پنج رطبت نمود.

۸. شاه فتح الله شیرازی

شاه گرد میر غیاث الدین منصور شیرازی است در علم الهیات و ریاضیات و طبیعیات و سایر انکسار علوم عقلی و فنی و طبیات و غیر نباتات و جراحات و غیره افعال نظیر خود داشت و بر حسب فرمان طلب حضرت سرکش اشیانی از پیش عادل خان فتح پور رسید و حسب الحکم خان نظامان و حکیم ابوالفتح با استقبال رفعت بلازمت آورد و بموجب منصب صدارت امتیاز یافت و بادشاه بر عایت علم و حکمت و تدبیر و مصلحت دین و دنیست او فنی و فرد گدازشی کرده و دختر خود مظفر خان را در جلاله محل لیا کرده و با بزرگواری خود گردانیدند و خطاب بمقتد الملک ممتاز

له مطابق است بهداؤنی ۲۰۰۰:۲

به یک پاهیات ۵۰۰:۲ و بهداؤنی ۱۵۰۰:۳ و بهداؤنی ۱۵۰۰:۳ و بهداؤنی ۱۵۰۰:۳

له یعنی علی عادل شاه و کلی ۹۹۰:۳ و بهداؤنی ۹۹۰:۳ و بهداؤنی ۹۹۰:۳

گله در ۹۹۰:۳ و بهداؤنی ۹۹۰:۳

شاه مظفر خان ترقی ریشی خواج مظفر علی که اولاً دیوانی بیرم خان بود بعد از ان محمود اکبر رسید.

ترقی که کرد به یک پاهیات ۱۵۰۰:۳ و بهداؤنی ۱۵۰۰:۳

له بهایم صحت را گوشت یعنی شهر خوار هر چه کسی (صالح فضل الله تباری و فرنگ شاه) (SHA)

له اندو بهداؤنی ۳:۱۵۵۰ و بهداؤنی ۳:۱۵۵۰ و بهداؤنی ۳:۱۵۵۰ و بهداؤنی ۳:۱۵۵۰ و بهداؤنی ۳:۱۵۵۰

و به خطاب در ۹۹۰:۳ و بهداؤنی ۹۹۰:۳ و بهداؤنی ۹۹۰:۳

فرموده در منصب وزارت یا مایه نمودن شریک ساخته شد و او را از تاج بدوئی
(۲: ۳۱۵، جلد مصحح) تحریر می‌آید که دنیا دوستی بر تن داشت که تبلیک اهل اهل
بود و هر دو بنیادل مقربان رفته نخست از همه غلام حکیم ابد الفخ خان را دوستی پس
اولاً فضل و امر از ادای دیگر بخت و بخت سالر بلکه خود از آن را مسلم صیدانی میسر کرد
تنگ بر دوش و کینه دارد و در میان بستر پیاده در جلاد شاه می دید و نشان علم را
بر خاک می زد و مل پهلوانی چنان می کرد که هیچ رستم کند سال نهصد و نود و هفت
در کشیرت محرق پیدا کرد، چون خود طلیب حاذق بود مسلح و خوردن هر چه نمود
هر چند حکیم علی در آن هنگام منع میسر کرد و در قیام ب (منتفع نشد و متقاضی اهل
گرمایان گیر او گشته کشتان کشتان بدار القادر و در تخت سلیمان که کو بهیت در
نزدیکی شهر پهلوی فرستاده شد و خان چوگان یگی مدون شد و در قیام و تاج
یا فته احمد و ملک الشراء شیخی فیضی مرثیه برای او گفتند بیت آخرش اینست:

شهنشاه جهان را در دوش وید وید نم شد
سکندر اشک حسرت ریخت کافلان (در) عالم شد

که سهولیت از صاحب مرآت عالم از آنکه بدوئی (۲: ۳۱۶) گفته است: و در صوح
افقاده پهلوانی کرد که هیچ رستم کند.

که نصیح از روی بدوئی و از روی ماد و تاریخ که خود صاحب مرآت عالم درج نموده
است. سطور بعد و تمی متوال است تقریباً تمامها از بدوئی که در ابیات دیگر از مرثیه
ذکر کرده آورده است.

که برای پیدمدا شد خان چوگان یگی که در کشیر دو بهی سال فوت شد و ک به

۹ شیخ مبارک ناگوری

از امرای کبار رودگارا اول حال در تقوی و ریاضت بسیار ممتاز و در امر معرفت و فی منکر مجرب بود. اخوی بطوری مشغوف شد که یکدم رنی، استیلاخ نغمه آرام نمی گرفت و سالک اطوار مختلفه و اوضاع متکونه گردید. چندگاه در عهد سلیم شاه هم صحبت خلایق مهدی بود و باین لحاظ مشهور شده از دست مخدوم الملک و شیخ عبدالجلی و غیره تعجب باکشید و در احوال عهد عرض ایشان چون جماعه نقشبندی استیلا داشتند نسبت خود باین سلسله درست کرد و چندگاه منسوب مشایخ همدا نیر بود. آخر با که عراقیه در باره را فرو گرفتند رنگ ایشان سخن می گفت. ابر حال پیوسته بدین علوم اشتغال داشت و بقراآت خضره قرآن مجید را یاد گرفته بود. پیش بادشاه اعزاز بسیار یافت. در آخر عمر منعت بصیری را

مله برای شرح حاشی که به طبع است ۲: ۴۴۲ و بدو فی ۲: ۴۳۰ و آثار الکرام ۱: ۱۹۰

نه بدو فی ۳: ۴۳۱، علای کبار (نکای امرای کبار)

ت اصل: علای بدو فی ۲: ۴۴۱، شیخ علای (نکای علای مهدی) برای شرح حال شیخ علای مهدی

بیان: این سخن نگاری که به بدو فی ۱: ۴۳۱ و ۲: ۴۳۲

نقد: آثار الامراء (۲: ۵۸۵) در عهد آغاز از یکسری ذکر امرای چنانچه بیشتر در عصر سلطه و دهکای آنچه در قفس است)

ت اصل: نسب، تفسیر از روی بدو فی

نه متبعین جناب علی بدو فی ۲

که در آثار الامراء محل نگذرید. بعدش افزود است: چنانچه تفسیر اشتهار یافت (پس مراد از عراقیه

ابن شیخ این و بدو است) (دقیق حاشیه مکتوبه)

کرد و منزهی شد و تفسیری نوشت بازند تفسیر که مشتمل بر چهار جلد میسی به منیع نفایس الجوان
و در سنه هزار و یک در لاهور طبع کرد و در به اوئی می آورد که شیخ مبارک تذکره بخط خود که
ذکر آن در سنه ۲۵۰۰ - معصح جلوس اکبر شاهی گذاشت و یاد اوئی ۲۴۰۰ بعد معصح و در باب
اجتهاد و شاه و انضلیت ایشان بر هیچ بختندین نوشت و شیخ عبدالحی و مخدوم الملک را
چون احوال الناس گرفته آورده اند و آنها بکره گواهی خود بر آن نوشته اند و شیخ در ذیل آن نوشت
که : این امر نیست که از سالها منتظر آن بودم.

۱۰ شیخ فیضی پسر شیخ مبارک تاگوری

باز اذاع فضائل و اقسام کمالات آسمات داشت و در زمان اکبر و شاه دینار ج
دولت و جاه ارتقا نموده از علماء و مصاحبان آن پادشاه بوده از جناب سلطان خطاب
ملک اشعرائی داشت و در آخر حال بواسطه موافقت وزیر کلمه سلامی که خطاب شیخ
را افضل بنامادش بدو قیاضی تخلص کرد و صد و یک کتاب تصنیف کرده و از جمله بلیغ
و تفسیری فی نقطه میسی بسواطع الالباب هم بر مراتب فضل و کمال او محقق است ساطع و
مثنوی تلکمن و دیوانش بر کمال قدرت او در سخنوری و نکته دانی دلیل است ساطع

له اثر الکلام ۱۹ و در بیان عمر او آنکه ۱۸۰ ساله در بهشت حاضر تفسیر عقیده رقم آورد

تجه نیاوت از روی به اوئی ۴۱۰ و در آثار الامراء ۲ : ۵۸۵ هم کتاب منیع الجوان نوشته است

و در آثار الکلام ۱ : ۱۹ منیع الجوان المعانی

شبه قف به اوئی ۲۴۲ : ۲

تجه منیع شیخ مبارک رک به به اوئی محل فکور

شبه ترجمه اثر و لطافت ۲ : ۴۸۹ و به اوئی ۳ : ۲۹۹ بعد و آثار الامراء ۲ : ۵۸۵ بعد آثار الکلام

۱ : ۱۹۸ و ۲ : ۵۸۵ متصل تراست از نفس

از دوست:

فل گفت که ای طیب نادان دلم مضطرب ای با عاقلان

آگاه نه تب درون را نشتر چه زنی رگ بدون را

چه دست می بری ای تیغ عشق گرد دست

ببر زبان طاعت گر زیلجا بد

تو ای بکوتر بام حرم چه بیدانی

پلیدن دل مرغان رشته بر پارا

در سه هزار و چهارمضض ضیق النفس مبتلا شده از مضائق دنیا و محض آلوده غنی

رفت کنید غیب من نعم تاریخی قوتش گردید و بعضی بطریق تجوید تازیها گفته اند

۱۱- شیخ ابوالفضل برادر خود شیخ فیضی

بحال فضل و دانش موصوف بود و ممتاز عقل در ذرات رای معروف بود

ایام اکبر بادشاه باقصی مراتب جاه و جلال ترقی نموده وزیر و مشیر بالاستقلال بود

اکبر نامه و عیاره اش و ترجمه کتاب هما بشارت و محمود مکتوبات از جمله تصانیف اوست

و آن صاحب فضل و دانش از دکن با مسعودی بطریق ایثار و اعطاء درگاه آسمانجامه بود

آشنای راه لائیک رکذا بر سنگدین بدید با شاره جهانگیر بادشاه که در راه آباد بود و در راه

له از غول مستغیر از غول سابق رچه دست الخا

لخصه اکثر الامرا تا به شیخ ملاتش می داد و داشت پس عمرش در حدود پنجاه بود.

به بدلتی شش تا از نه پانزده سال گفته است که منافع از شیخ من بود و نه افزوده.

نخ شریه تصحیف را بهر پیر گمرد و است، قیام تو که جهانگیری منحصراً اهل شیخ سید محمد خان

اگر تہ تیغ تیز پیکرش را ریزہ ریزہ گردانید و بسبب اخراجات از مراتب دین مبین، کہین الجہود مشہور است بعضی تا دین قتلش بلقی تمیہ چنین در ششہ تحریر کشیدہ اند:

تغ اجماد نبی اند سر پانی بید
در اوایل ہمد اکبر ادا شغ مہدم الملک ہر گاہ شغ ابو الفضل رامی دید می گفت
کہ چہ غلبہا کہ در دین الزین بر نگیرد۔

۱۲۔ ملا عبد القادر بدائی

جامع مغلول و مغلول بود، با تفصیلات علمی طبع نظم و سلیقہ انتشاء عربی و فارسی و نجوم و حساب و دقت در نغمہ ولایت و ہندی بہترینہ کمال داشت و قادری تخلص بود کسب علوم در خدمت شغ بہارک ناگوری کردہ و چہل سال ہم صحبت شغ فیضی و شغ ابو الفضل پسران شغ مذکورہ بود، ۱۰۰۰ چہا کہ بحال رہنما نہر داختر، در مولف خود می نویسند کہ

ملہ بدائی (ص: ۱۰۴): بتکثر از خوشی می گفت (بجای می گفت)

تہ بدائی در محل مذکور: غل — ترجمہ شغ ابو الفضل را در طبقات ص: ۲۰۰ و اکثر الاوراق ص: ۲۰۰ تا ۲۰۲ مفصل آورده است۔

تہ ترجمہ اش را در طبقات ص: ۲۰۰ و دارد مصحح تاریخ بدائی یعنی فی بدائی از احوال ملت کتاب یعنی ملا حمدا قادری بیشتر از بدائی بیانات خود بدائی در تاریخ مذکور تر ہے کہ دست بر آ ۱۷۱، کہ فی مفصل استعدای ترجمہ را کہرا کا عالم را دینیز آورده است بر ص: ۱۷۱ اختلافات آن تہ را در حاشی و در متن بہ علامت تہ نشاندہ شد: دلاقی ریز و ک بدای ہنر ای ملا بہ مکتوب فیضی کہ باکبر ادا شہ و در باب او زشتہ و مغلول است

در تاریخ بدائی ص: ۲۰۲

تہ اہل دیونہ نصیح از بدی ت

اگرچه حقوق بسیار بزرگ من بسیار است لیکن از محبت وین چنین حق پوشی توانستم کرد و بعد از آن
 به عارفش جلال خان قورچی. ت. بهلازمت عرش آشنائی رسیده به سبب خوش الحانی به خدمت
 اوست روز چهارشنبه ت. ممتاز گردید و حسب الحکم آن پادشاه چهار رزمناز که به خدمت
 از بهایست باشد انتخاب جامع رشیدی و بحر الاسرار و ترجمه و اما این کنیت و بهمنزار
 اشلوگست به خدمت سلیس و مناسب نوشته و یک صد و پنجاه اشرفی و ده هزار نکل سیاه
 انعام یافت و تالیف تاریخ بدافونی نموده و بی محابا بعضی احوال چهل ساله آن پادشاه فقیه
 قلم آورده و در تاریخ گوی قدرت تمام داشت از قانع هیچ اوست

ملاحظه اگرچه حقوق الحاق حاصل چهارتی است که بدافونی در ۳ : ذکر کرده است بهای چهارت تن درت و در
 آن روز می گردید هر چند شیخ بزرگ صاحب دستاوی بر من حق عظیم است لیکن چون بعد پسرانش را خود نداده
 تغییر ملحق بهم ویدان جهت مطابق فائده

ت. اصل : الاسرار، تصحیح از ردی ت. بدافونی در ۲ : ۳۳۶ و ۳۶۹ گفته است که ترجمه کتاب را این ما
 که در عرض چهار سال نوشته شده در ۱۹۰۰ تمام ساخته و این که به ترجمه بحر الاسرار ده هزار تنگه مرادی
 انعام یافت و حسب بدو بخشیده بود رک به بدافونی در ۲ : ۴۰۰ و آنرا که انعام یک صد و پنجاه اشرفی در
 بدافونی نیافتیم — لذا بحر الاسرار که نقص الظنین است در کتاب خانه اندیا آفس موجود است

رک به شرح حال این شخص Woolner Commemoration Volume

طبع لاہور ۱۹۰۰ میلادی ۲۴ جلد

ت. ت. : این رعایت و محبت و بھای ولی عالی

کے بعدش درت تقریباً اسطرانودہ است اوک بہ ت.

ت. ت. : و تادری در بھای دور

ت. ت. : این ہم از بھای اند

بجای داستان شد خان اعظم ولی در زعم شایسته کج رفت
چو پریم ز دل تاریخی این سال بگفتا: میرزا کو که پنج رفت

۱۰۰۶

۱۲- مولانا میرک شطرنجی

فاضل مستند بود و با عبداللہ بن خانی (۱۰۰۶ تا ۱۰۰۷) صبح از عبداللہ خان مصاحبت می نمود و شطرنج با وی باعت ازین سبب لقب شطرنجی شده بود روزی در وقت بافتن شطرنج لطیفه از زبان مولانا آمد که موافق مزاج خان بود حکم کرد که بنی مولانا بپرداز و قوع این واقعہ بلاہور آمد و ملازمت عرضش پیشانی نمود و مطرح حکایات گشت و بھو امان ہنر پرور حکم شد کہ این عیب مولانا را بپرستند و آتھانی را چنان راست ساختند کہ غیر از خطی ظاہر نبود، چند گاہ در لاہور با دادہ علوم عقیدہ قیام داشت و مردم از دستگیری شدہ بعد از ان کہ عبداللہ بن خانی در گذشتند بطن مساوت نمود.

۱۳- مولانا محمد زیدی

از ملازمت مولانا میرزا جان بود، در غریب امامیہ تصب و تہلب داشت

لہ ہر ای زیادتی و بیک موضع رک بہ ہر اونی ص ۱۳.

لہ خیر ذکر راست و در ہر اونی و در طہات اکبری و کبری از میرک شاد ہار و کشر حصن حبیبی و در ۹۵۶ ہ نوشتہ شاید کہ وی مراد است.

لہ عبداللہ بن خانی دل ریشہائی ۱۰۱۱ ہ تا ۱۰۱۲ ہ تقریباً و در ۱۰۱۱ ہ و ۱۰۱۲ ہ

لہ کہ کہ لہ طہات ۱۰۱۲ ہ برای حبیب اللہ میرزا جان المشیر از بنی لہ خانی رک بہر اکھن ۱۰۱۲ ہ

مکمل بہر اکھن ۱۰۱۲ ہ شہ رک بہر اونی ۱۰۱۲ ہ تا ۱۰۱۳ ہ

آمد و خیراد پسرش آشتیانی رسید با احترام او را طلبیدند از آنجا که ترفیع و علو در طلب است و اشت
 ملازمت کرده ملت داشت متوجه شد و در اینستادن قدم بر خاکی اعظم نمود، میرنوزک
 آمده بولانا گفت که شما در هرگز فضلاد اینستاده شوید. این مقوله بر طبعش خورد، گفت که:
 اگر عالمی بر جبال تقدیم کند چه می شود؟ معلوم شد که این عالم را عزت نیست، همچنین
 گفته از مجلس برآمده باز نیامد، پادشاه از آنجا که توجه بجال فضلاد داشت و این
 مرد غریب درین ملک افتاده بود چهار هزار بیگانه در سبیل بطریق میورغال با دو محنت
 نمودند و او در سبیل رفته اقامت گزید و با قاده علوم متوجه شد و در آنجا خدمت
 بستی پرست.

۱۶. شیخ البهادر لنگرخانی

از فضیلتی مقرری اکبرش ای بود و تقوی بر تیره کمال داشت که مشهور بمتقی گفته
 بود و از آنکه کس علیه و برید (ورق ۹۰) الف قبول نمی کرد. امرا و ملوک بخدمتش
 می رسیدند لیکن صحبت با آنها نمی داشت. بعضی امرا جهت امتحان شب (۱۰۰۰۰)
 از در خانه اش می انبیا بخدمت علی الصباح متعلقانش در خدمت شیخ می بودند و او
 بخانه امراء رفته بعد از تفحص می رسانید، قوت شیخ و فرزندان از اجرت چند آسیا

له اصل و ترفند تصحیح قیاسی است.

له اصل: لنگرخانی، تصحیح از روی طبقات ۱۶: ۱۶ و ۱۵: ۱۵ بدو قوی می گوید که
 این کلمه ضروب است به معنی از لایمورد و ملوکهای حمله لنگرخان به کتاب لایمورد از سید محمد لطیف ص ۱۳۳
 بانی گوید این زمان در قمر کوکب غلط جعل در حدود حمله لنگرخان سالی واقع است. ترجمه مختصری از
 شیخ البهادر تذکره علمای هند ص ۲۶۰ دارد.

بود که در خانه نصب نموده بود و نه تان محله آمده اس می نمودند.

۱۷- شیخ احمد فیاض السیهی دال

از قول علماء کبار و صاحب فتوی و ریاضت بود و در کبر سن بر بستر نیازی در یک سال قرآن را حفظ کرد و اکثر کتب متداوله در ذکر داشت اگر شاگرد خط کردی از یاد گشتی.

۱۸- سید صدر جهان پهبانی

د آن دیهی است از تالچ تنوج، سیدی فاضل خوش طبع و اکثر عماد و اردوی کبر شاهی گذشته و کتب کمالات و در خدمت شیخ عبدالبقی نموده و بسی شیخ چندین سال مفتی محاکم محروسه بود و بعد از آنکه همراه حکیم بام باطنی گری جدا شد خان دانی توران رفیق برگشته آمد و منصب صدارت سرافراز گشت و در عهد

له بدائی و طبقات ۲ : ۴۶۱ : احمدی : تذکره علمای هند ص ۴۱ مثل تمن بدائی که بصفتش رسیده ترجمه اش را مفصل ترجمه

له بدائی : انجمن دال

له اصل : اکثر تصحیح از بدئی بدائی

له بدائی ۳ : ۴۱ : اگر ترجمه اش را وادار و بعضی کلمات دیم برای او نوشته است و در اثر الامداد ۳ : ۴۴۸ ترجمه اش خیلی مفصل است

له اصل : و نسب : تصحیح از بدئی بدائی

له در مضانی ۴ : ۹۹ : ترجمه از افرسی سکندر خانی پدر عهده شد خان (رثانی) باقی الی صفحه ۲

جهاگیر بادشاه نیز مرتبه امارت داشت، و در سن هزار و بیست و هفت نمود و صد و بیست سال عمر داشت.

۱۹- شیخ منور لاهوری

از تلامذۀ خاص شیخ سعدا شد و خواهر زادۀ او می‌شد، بدعا و هدایا استاد و در بیست سالگی از تحصیل علوم فارغ شد و بر مسند درس و افتادۀ محکم گشت، و قرآن مجید با قرأت سنج محفوظ او بود، و وقت حافظه میرتبه داشت که اکثر تفاسیر در ذکرش بود خصوصاً بیضاوی، چون بیست قبیلتش بسبع عرش آشیانی رسید او را طلب نموده و در ملک فضلای یگانۀ سعادت منسلک گردانید و پای سعادت و احترام رسید، شرح مشارف الانوار در حدیث، و شرح بدیع البیان و شرح ارشاد و تاجی از تصانیف اوست، و در هنگام اخراج علماء و زکوة گرایان و مجلس افتاد، و در سن هزار و یازده جهاگیر محسن قی پیوست.

حاشیه گذشتۀ صفحه: جانب ماوراءالنهر و اندک گشتند و بدو فی ۲: ۳۵۴ هجری اندر خان فکور بعد پدرش در ۹۹۱ هجری نیشین شد، و همین طور گفتار است صاحب اثر الامراء: ۴۴۶ که بعد از او دیگران را بهای پرورش فرستادند و با اثر ۴۴۹ مشغول انحراف دینی بکرم در میان بود، بقولش سید پانی در سال ۱۳۱ هجری قمری گفت و بدو ۴۴۴ هجری است که و کمال حیلند اثر ۴۹۰ گفتار است که بعد از او سپرد و دینی را می‌داند و غل شد.

لحاح حدیث و مبرانی های جهاگیر و سید فکور است و در چند جا و در نوزک جهاگیری یک به ترجمه انگلیسی آن کتاب با احوال انتشاره.

تذکره است در طبقات ۶۱: ۲ و بدو فی ۲: ۵۲ و ۴۴: ۲ و چون نمای لاهور را بهای خطی کرده و شیخ را به مال و مرستاد و مصادات این موبه و در توفیق گشتند، بهر شیخ کیسری شیخ منور مترجم است و بدو فی ۱۰۶۱۲

تذکره یک به شمار ۵۲ ص ۱۱

آزاد نیز خود دم داد از اضطراب جمیع بر آدم فرمود که خدمت بابیاء نمود آنچه در پیوسته میفرمود
که حکم داد از نظر غایب شد معلوم کردم که بعضی سطر شیخ علی بجوری بدو اندازد و مردم از
امرا و شاکه دان و غیره هم برای فرستادن حساب می گنم مدتی بخی میسر می شود.

۱۱- مولانا میر کمال محدث

نواسه مولانا خواجه که میست. اکتساب علوم حدیث در خدمت حضرت شیخ میرک
شاه محدث ولد میر کمال الدین محدث نمود و در عهد اکبر پادشاه از بهرات با داد خود
به هندوستان آمده و در آنجا از پیشانی با مولانا مفتادی بهیم سید و در جبالگیر پادشاه پیش او
تکلم نمود و مردم از کسب علم حدیث کردند و چون خواهر جدا شید به هندوستان آمده از
خدمت مولانا دس حدیث و در خواست فرمود. مولانا تواضع پیش آمده الحاکم فرمود که
مرا در سلک مریدان خود آورید و تعلیم طریق خواجهان بید و بعد از فراغ مولانا کتاب

لایحه برای ترجمه بخش یک به طبقات ۲ : ۴۶۶ وید اوئی ۲ : ۱۱۱ و او اثر ۲ : ۸۹ و تذکره طایفه هندو ۲۳۰
کافی محمد اعظم رشاده ۲۲ : ۱۲۱ و تراجم فار او ۱۰۰

که یک برای او به دو ضاعت الیهاست ص ۶۶ که ترجمه سید میرک شاه و در آن مشتمل ترجمه امیر
جمال الدین محمد الله است.

که شاهزاده سلطان سلیم ختمه تعلیم داد خدمت میر کمال محدث به روی گرفته بعد از اوئی ۲ : ۱۱۰

که یک به ترجمه خواجه در طبقات ۲ : ۴۶۲ وید اوئی ۲ : ۱۰۰ دی خلعت شید خواجه محمد عید الله محدث
به خواجه کا خلعت حضرت خواجه ناصر الدین عید الله احرار ۱۰۰ - ۱۱۰ است. بشود یا نیست سال و در هند

نام و ترجمه انحال مامم مترجم شد و آنها در ۱۱۲ وکات یافت

که اصل فرمود و در خواست.

مخکو تا که تصحیح چندی از محدثین رسیده بود بخدمت خواجه گذرانید و عرض کرد که ایضا
 اثبات نزد فقیر همین بود و خواجه حضرت خواجه احرار قدس سره را عطا فرمود، مولانا در
 اکبر آباد دار فناء دار بقا رحلت کرد.

۴۴- قاضی نور الله شستری

از فضلاء متزددی بود و مذہب امامیه داشت و بر تفسیر علی می نمود و با وجود که در
 اصول و فروع خود اورا امارت تمام بود و کتب فقه حنفیه را مطالعه می کرد و بوسیله حکیم
 ابوالفتح بلال از دست اکبر بادشاہ رسید و چون شیخ متعین قاضی لاهور بعبث قوی از کار
 باز انداخت قاضی نور الله را بآن عہدہ منصوب گردانیدند و او بوجہ احسن قضایای شمر عہد را
 مطابق مسائل حنفیہ فیصل می داد و در زمان بخت مکانی بعد از عزل بکباب پیوست

لہ از خواجہ احرار و متسن خواجہ ناصر الدین عبید الله مرادنی توأم شد از اگرد ولادت خواجہ عبید الله
 چند سال بعد و ذات خواجہ ناصر الدین واقع شد. ظاہراً پدر خواجہ عبید الله عبید الله یعنی خواجہ
 مراد است و کلمہ از تفسیر افتاده.

سنہ ۹۸۱ در بہر ہشتاد و نول ہذا و فی محل مذکور ابا در امشا کلیم ۲۰۰۰۱ در
 ۹۸۳ در عمر صد سالگی دارد.

سنہ ترجمہ اش را در طبقات ۱۰۶۸ ہدا و فی ۳۰۴ و تذکرہ علمای ہند ص ۵۴۴ مخکو بر کلمہ
 ۹۰۰۱۲ در زبید احمد ص ۴۴۲ دارد.

نصف یعنی مترجم بر ص ۳۵ در شمار ۷۰ کرد در ۹۹۵ فوت کرد
 مے اصل: حلیہ

سنہ سال جلوس بجا گیر ۱۰۱۲ ہدا.

۳۴ مناقضی نصیرالدین برانپوری^۱

از شاه پیر فضلاء عصر بود و کسب علم پیش پدر نموده، کتابخانهی سراج الدینی نام داشت روزی همدانجم خانخانان پدیدان کاغذی سراج رفت و مقدمات علمی مذکور شد. و ملا شکر الله که آخر طالب بافضل خان گشته بود در آن ایام ۱۲۴۰ از شیراز رسیده با خان مطولبی بر و نیز در آن مجلس حاضر بود و مناقضی نصیرالدین که در آن جنگم شازده سال بود در هر مقدمه دخل بجا نموده مطالب را با حسن تقریر می کرد و خانخانان بر جودت طبع و وقت نگر او تحسین نموده، آخر بتدریج صحبت مناقضی با خانخانان خوب بمر آمده با شیخ علم الله که عالم غلای آن عصر بود و خسر مناقضی می شد نیز در آن مجلس تشریف فرموده اقله و افاضه می نمود، و مناقضی با شیخ مذکور مذاکره و مباحثه نموده اکثر بیانات قالب می آمد و شیخ ازین معنی نهایت آزرده بود و چون مناقضی هر حدیث را بر قیاس ترجیح میداد بلکه از قوای کلام او انکار قیاس معلوم میشد و حدیث علماء استیحتانیه یا بعضی اسرائیل را و موضوع می گفت شیخ علم الله با وجود نسبت دامادی قومی گشتن و سوغاتی مناقضی داد و در آن باب مضری داشت، غیر از شیخ محمد فضل الله

له در تاریخ ۳۰: ۳۰۰ و در تحفه الکلام ۲: ۲۳ ترجمه اش را مفصل دارد.

له در تحفه الکلام، ۱۰۰: ۳۰۰ و تاریخ ۳۰: ۳۰۰ و در تحفه سراج همدانست.

تتبعه مناقضی نصیرالدین

له در تاریخ ۳۰: ۳۰۰ و در تحفه الکلام ۲: ۲۳ و تاریخ ۳۰: ۳۰۰ و در تحفه سراج همدانست.

خطاب افضل خان وی از جهات گوناگون است.

له اصل: بصیرت.

گشت، و منصب قضای کابل را او مقرر شد، چند سال بعد خدمت مأموره قیام داشت، چون
 بدین و تروع اشتها را یافت، جهت مکانی از آنجا طلب نموده خدمت قضای مسکرا و محنت
 نمود و مورد رعایت ما ختم، و قلیک صاحب قرآن شانی بر خضعت سلطنت منگن گشتند قاضی
 را بر همان خدمت مقرر داشتند تا سی سال قضای مسکرا کمال تمدن نمودند و همیشه اوقات
 بادشاهی شامل حال او بود، بمنصب هزاری رسید و در سال هزار و شصت و هجری اسپه
 پایش رسید استعفا نموده کابل کرد و وطن دوست رفت، و در سیور قال کابل و جز آن که زیاده
 بروه و هزار آرد و چه حاصل دارد و در اتمام داشت و در آنجا در ابتدای هزار و شصت و
 یک از دار فانی بر تار طلت نمود.

۲۶- مولانا یوسف لاهوری

از فضلا و متحقیین بود و در خدمت مولانا جلال الدین قلم نموده، ملا احمد اقلیف
 سلطان لوری در خدمتش استفاده نموده، و در ادب و ادب حال درس می گفت بعد از آن
 چند گاه نوکری اختیار نموده و آخر ترک کرده، بلاهور آمد و قریب ده سال بر مسند
 افتاد و منگن گشت.

له آثار الامراء: تقریب و کجائی نام، ۱ اصل: ۱ دوست

له از روی آثار الامراء.

له ترجمه اش را در دیوانه نام: ۲: ۳۲۲ دارد

له مولانا لعل و کجائی مولانا جلال الدین بدر پادشاه احمد محل ذکر در سخی مترجم و در ۶۴ شماره ۲۰.

له یعنی مترجم و در ۶۴ شماره ۲۱.

له در پادشاه نام گشت است که قریب پنجاه سال پادشاه بود و خدمت، هشتاد و سه روز و گاهی نود و سه انتقال نمود.

آن دو روز نگار داشت در تالیف خویش می نویسد در ورق ۴۹۲ الت اگر خواهر باقی
 باشی صاحب کمال کمال تواضع داشتند، و آخر مال ششج پای بدین آرا میبگی کشیده
 و بدین علوم حدیث و تلقین طالبان تحصیل دیگر کتب نافذ که قریب بصد خواهد بود
 اشتغال داشت، و از جمله تصانیف او شرح سفر السعادت و شرح مشکوٰه سنی و
 و فارسی و اخبار الاخیار و ترجمه تانج مدینه سکینه با عمت انتفاع مستفیدان است
 و با وجود این کمالات ظاهری و باطنی در ایام جوانی بنظم شعاری نیز فوق تمام داشت
 و حتی تخلص می کرد، و در محرم سنه صد و پنجاه و ششت تولد نموده در ستریک تبر و پنجاه
 و دور حلت فرمود، ششج ادبیا (۹۵۸ هـ - مصحح آثارش) تولد فرمود المولد ۱۰۵۵ - مصحح
 تاریخ و قاضی علماء امامتی کاتبی ادبی اسوئیل (۱۰۵۲ هـ - مصحح آثارش) نیز از اشتغال
 آن صاحب کمال خبر میدهند.

۲۸ - قاضی محمد خوشحال

وطن در حوالی کابل داشت و در اکبر آباد از بیت صاحبقران ثانی نمود منصب
 قضاء دلی بر او مقرر گشت تا وقت استعفاء قاضی محمد اسلم از خدمت قضا او قاضی

له به ای شرح احوال خواجه باقی باشد رک به اخبار الاخیار و ذخیره المصنفین ص ۴۳ و مفتاح التولیع
 ص ۳۰۴ روی ۱۰۱۲ هـ بمهر ۴۰ سال رحلت فرمود

له اصل: کاتبی ادبی اسوئیل

له ذکرش سادر مغان یافته نشد بهجوری که در آفری ۱۲۰۲ م ترجمه خانوش مال خلف پهلوان شکی
 دارد اما آنچه در متن مانده است حدیث آن ترجمه نیست

له یعنی هزاریم در ص ۹۰ شماره ۲۵

دی بود بعد از آن خدمت افتاد مکر تیار یافت. مملکتی که حضرت خلافت پناه محل الشریع
تخت سلطنت مملکت گشته و کاضی جلال اللطیف کاضی مکر شده کاضی خوشحال را کاضی لاهور
گردانیده و چند سال خدمت افتاد آنجا آید و از حسن سلوک و از تدبیر او خواص او
عوام را رضی بود و مرد و چون یک ایل و در سیدند او ایاتها النفس المطمئنة لا یجی الی ملک
و اضیة موصیة تموده و خوش بجا علم علوی پر و از نمود.

۲۹- مولانا عبد اللطیف سلاطینوری

اکثر علوم را نزد ملا جمال لاهوری خوانده و مستقولات را در خدمت شاه شمس الدین
شیرازی استفاد نموده بود. بعد و بخت و در زمره ملازبان حضرت فروغی کشانی صاحب قرآن
شانی معظوظ شده با آموزگاری حضرت نعل بهمانی اعلی عاتقانی مدظلہ افتخار داشت و رقم حروف
مکر را از زبان دربار با و شاه نصرت پناه استاء نموده که از همه مصلان حق ملا عبد اللطیف
بر خدمت بهمت ما بسیار است و چیزی که خوانده ایم از خوانده ایم استادان دیگر زفات
خاطر نموده چنانچه باید مقید و معین می شدند و او درین امر مدامت و مایل نمی کرد و ملا
او اخر عمر تابینا شد و چند وید بطریق سیورغال از حضرت فروغی کشانی یافته بدرس
مشغول بود. در سنه هزار و چهل و دو بر خدمت حق پیوست و مرقدش در کنار دریاچه

لهای کوی ملک پادشاه ناصر ۱: ۱۱۴۴ م دلی مصلح ۱۰۱۳۹ و فرموس ۵۰۰ که سنی مستور ترجمه و نقل او
مفتاح القلوب ۱۱۴۴ م و تذکره علمای هند ص ۳۲

لهای کوی مترجم در ص ۶۳ شماره ۲۰

لهای کوی مترجم در ص ۲ شماره ۲

لهای کوی مترجم در ص ۲ شماره ۲ مترجم در ص ۲ شماره ۲ مترجم در ص ۲ شماره ۲ مترجم در ص ۲ شماره ۲

سلطان پر واقع است حضرت نعل بهانی بهنگام عبور از سلطانپور کمرات برای تاخت
اش تشریف فرموده بودا نامد بایش رعلتبا نموده اند از بی بادشاه توفیق پناه که نظر
بادای حقوق باین پسر عروج مدارج آسمانی خاک نشین کوی مسکنت را در رقیه و مہرب
باین نواز شہای دنواز نماز و اللہم یا حسنی علقہ و وابعد سلطنتہ

۳۰- حکیم میراثم گیلانی

بکثرت دانش و دور فضل و قوت حافظ و عدت فہم آریا زداشت و دوازده
سال در حین محنت کسب علم نموده و بہندستان آمدہ فن طب و اقمار ہیاضی
را از حکیم علی گیلانی خواندہ و چون ذکر فضیلت و کمالات او کرد مذکور محفل قدس فردوس
آشیانی شد، با عزا از تمام درسک ملازمان انعام بخشیدہ تجلیم حضرت جہانبانی مقرر
نمودند و ہنگامی کہ فردوس آشیانی حضرت اعلیٰ خاناتی را بنظم و نسق موبدکن شخصت
نمودند میرزا کور ہما را بدو در درونک آباد منہ ہزار و شصت و یک کہ عمرش از ہشتاد
گذشتہ بود جہان خانی را بدو نمود و اولاد و احفاد او بہ صاحب مناسب سقرائی دارند۔

۳۱- ملا محمد الدین عرف ملا مومن

مولود و منشأ او بلدہ بہار است در سن ۸ سالگی حفظ قرآن مجید نموده و در ہند

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ: ہمدی آید رنگ بہ مندرج اقرار تیج ع ۱۲۳۲ و تذکرہ ملائی ہند محل مذکور
ہیں ۱۳۱۰ ہجری اختیار نموده است

علومای شرح حالش رنگ بہ بادشاہنامہ ۱۶۱ : ۳۴۵ و فرجی ۴۵

۱- ذکرش مادر و سلطان غافلتر

سالگی بخدست مولانا بعد از آنکه پدر بزرگوار خود از تحصیل علوم فارغ شد و چندی بعد مذکور بدین علوم و تفسیر اشتغال داشت بعد از آن با دراک ملازمت حضرت فردوس ایشانی شریف اندوخت، و حضرت نظریه و فکر کمال آتش نمود و تعلیم حضرت تطل سبانی خلیفه الرحمانی اقتیاد بخشیدند و دو دوازده سال بآن خدمت سرافرازی داشت و چون شاه حیدر نیمه شیخ و حیدر الدین گجراتی بحضور رسید دست انانیت باین ارادت بوزده پس از چندی از حضور مرخص گشت و بولین رفت و بریاضات و مجاهدات مشغول شد و پسین هشتاد و چهار سالگی در سنه احد جلوس میمنت، آنوس حضرت تطل سبانی بخت حق پیوست و بمانجا مدفون گشت، تاریخ وقایع استاد المصطفی الدین یافته اند.

۳۲- ملا عبدالحکیم سیالکوٹی

در عصر حضرت فردوس مکانی چون بنگالمد و انشوران رونق گرفت و بازاری قنصل گری و رواج پذیرفت ملا از انعام و علمای آنحضرت دامن امید گرانبار گردانید و چند دیه برسم بیور خال یافت، و هرگاه بدگاه می آمد بخدمت خود آمد و کامیاب می گشت، و دوبار بزرگتر شده مبلغ گرانمند یافت، و در فزون علوم بنام نامی آنحضرت مصنفات متعدده پرداخته و از تصانیف عایشه برینزادی و عایشه مطول و عایشه بنیالی و غیره بنفایت مشهور است، و در مدارس علماء و فضلاء مذکور تاریخ تولدش فقط حفظ گفته اند، مدت عمرش هفتاد و یک سال بود که دوازدهم ربیع الاول سنه هزار و شصت و هفت در سیالکوٹ رحلت نمود.

لکه کتب برایش برادر شاه نامه: ۱: ۳۴۰ و جل سال: ۳: ۳۸۲ و آثار الکرام: ۴: ۲۰۳ و آثار الاسلاف: ۲: ۴۴ و فرح ص: ۴، تذکره علمای هند ص: ۱۱۰ و اکسیر معاد اناریه و زیور احمد با معاد انار بهر.

۳۳ حاجی محمد سعید^{له}

فاضل مدنی و متوسع بود، مشرفی عالی از فقر داشت، اکثر نقش اودستاری خود (ورق ۴۹۳ الف) و دو چادر بود، گاه آن چادر را مانند درویشان (رکد ۹) می ساخت، از کمال توسع از خاچیدرخی خود با آنکه نقش از وجه توکری بود، بعد از فوت پدر که مال بطریق ارث با و منتقل شده و وجه شبهه از میان برخاست و آن تصرف نمود، و جهت ادای مناسک حج متوجه حرمین شریفین و زیارت مرقده منور شد، و بدان عطیه مستعد گردیده محالوت بطمن نمود، و برجاوه و دل قرار گرفت، صاحبقران ثانی بر چند اورا طلب فرمودند و مولانا بعد از یکم و سده اند خان را فرستادند تا تحمل ملازمت نمود، حاجیه بر چند جزو میضای نوشتند.

۳۴ - جامع الفضائل میرک شیخ هروی^{له} برادر زاده قاضی اسلم

در آغاز تمیز و عنفوان شعور از خراسان به هندوستان آمد و اکثر کتب هند را در آنجا از تیز و عنفوان شعور از خراسان به هندوستان آمد و اکثر کتب هند را نزد ملا عبدالسلام لاهوری تلمذ نموده بر مبنوی بنیشت و یوری طالع و در ملک ملازمالی علیه حضرت فردوس آشیانی اختتام یافت و تعلیم با و شایسته زاده و ارا شکوه و دیگر با و شایسته زاده با فرق افتخار بر افرخت و او را در سلطنت آنحضرت به منصب دو هزارری

لهوی پیرای است یک حص ۹، شماره ۴۰ و در فرجه ص ۱۰، بنیل ترجمه پیشین حاجی احمد سید محمد و در ظاهر آن ترجمه از حسن کتاب املاک عالم با نغز است لهوی دی یک پادشاه جمرا: ۴۴ ص ۵۵ و با اثر املاک: ۴۵ و خانی خان ۵۵: ۱ و تحفه الکرام: ۱۹۰: ۱ که ترجمه مختصری از دورا اثر املاک: ۳ ص ۱۸۰ و در فرجه و در تذکره علای هند ص ۱۲۰ که در اصل بنیشت کرده است.

در سن هزار و هشتاد و سه که سنین عمرش بود رسید و او در سلیمت آخرت نمود.

۳۶ ملا عوض دجیله

دانش انیسکت است و مدتی در آن دیار و الحج تدریس نمود و بر نحوئی بخت سزا
 هر دو هم جلوس بدرگاه اعلیٰ حضرت فردوس آیشانی رسیده مورد عنایات و نوازش خسروی
 گردید و در زمره ملازمان اختتام یافته بخدمت افتای اردوی گیلان پوی مآز شده
 در آن عهد سعادت عهد بمنصب هزاری رسیده و کچند خدمت انتخاب عسکر اقبال
 داشت و از دولت رورق ۴۹۳ ب ۱ بادشاه دین پناه اسباب جمیعت و فراغ
 خاطر آاده و بمیاد داشته پدرس علم و نبی مشغول و سرآمد فضلاء بود و در سن یک هزار و
 هشتاد و هشت بمعلم عقیبی خرامید.

۳۷ قادرخان خواجہ

از اولاد سید بر که که صاحبقران انار الله بر لانه باو اعتماد داشتند و تا نفس
 واپسین از بهر ایام حضرت جدائی نگذید از او و از انبر آمد و شرف ملازمت حضرت
 فردوس آیشانی علی حضرت در سن جلوس مستعد گردید و آن ملکی صفات درین عهد
 مله الوجیه در کلمه بر کلمن ۱۱: ۶۰ و بجای وجیه از ترجمه اش را در محل صالح ۳: ۱۱: ۴ و مخانی خان ۲: ۵۵۵
 و فرخ من ۴: ۴ و امده نیز در ک به آفر ما گیر ی با عا و اشار به من ۴۱ و مخانی خان ۲: ۵۰۰ و حاشیه انور در لری
 موجود است بسلسله خروج و سواشی غنا به نسبی و کلمه بر کلمن عمل مذکور
 نه در آثار الامراء ۳: ۱۱ گفته است که در سال ختم ما گیر ی از اذ خصال قادرخان در میر کجنا به پنجمت
 انتخاب اردوی پادشاهی اعزاز امدخت

سادت جدید بعد از تغییر ملاحظه درینا اقتضای عمر خدمت احتساب داشت.

۳۸. قدوة علماء کرام شیخ نظام

پیر میزگاری و فداپشتی موصوف و به تبحر علوم و فطریات مشهور و معروف بود و در اینهاج ملاقات طبقات امام مسامی جمیل مصروف می نمود، و کسوف و تواسخ با صغیر و کبیر سبزه مرصیه او بود، اکثر کتب متداوله را در اینچون نزد قاضی نصیر الدین یرانپوری خوانده، قریب چهل سال باشد که در خدمت قیام داشت از کورنش و تسلیم و دیگر تکالیف نوکری صاف بغایت معزز و محترم بود و قنای عالمگیر بحسن سید و اهتمام شیخ مذکور تالیف یافته، و سن شریف با آنکه از ثانیین متجاوز شده و حواس و قوای او بر جاست در سنه یک هزار و نود و دو و ۱۰۹۲ هجری آخرت شاست.

۳۹. قاضی عبدالوهاب نبیره شیخ طاهر ساکن پلین. گجرات

در علم فقه و اصول مهارت تمام داشت و در عصر حضرت فردوس آشیانی مدتی

لله در فرقه ص ۴۲ و تحفه الکلام ۲: ۲۵ و تذکره نمای هند ص ۱۲۱. ترجمه اش را احاد و بظاهرا نغذ
اصلی تمین باست. له اصل: مرات

له مترجم در ص ۶۶ شماره ۲۲

له یک به نقل بر نهادی عالمگیر دینی نیمه ص ۲۹

له ترجمه مفصل دارد و در آنکه الامرا ۱: ۲۴ و بسیار مختصر و در فرقه ص ۴۴

له آثار الامراء: محمد طاهر و هو و بهای طاهر که ترجمه اش در اخبار انجرام ص ۴۰ و آنرا کلام ۱: ۳۹ و نیز
در آثار الامراء و محل مذکور دارد.

خدمت آقای پلین گجرات که مولد دوست داشت، خدیو خدا اگر در اوقات آنی که باطل نام بهام دکن نامور بود و در قاضی خدمت شتافته رعایت و احترام یافته، و از ابتدای جلوس محل بخدمت جلیل القدر قضا، عسکر فیروزی آغاز در کمال استقلال و غایت نفاذ حکم و نهایت اعتبار و اقتدار اشتغال نمود، و خدمت قضا مدت الحمر چنانچه از قاضی مسطور منشی شد از پیشینیان کسی را باین استقلال نشاء و رسد یک هزار و هشتاد و شش (۱۰۹۶هـ) رگهای واپسین سفر گردید.

۴۰. حاجی احمد سعید

موطنش بهار است و از فضلاء کبار، اکثر متد اولات پیش والد خود مولانا محمد سعید خوانده بخدمت بسیاری از افاضل ریده و کسب علوم نموده و مساعدت طالع و در سلک ملازان حضرت فردوس آشیانی تنظیم شده مدتی خدمت آقای عساکر نصرت اثر داشت و آخر ایام سلطنت آنحضرت بمجاہت خود گار و روم و خرقای حرمین متعلین مستعد شد و درین عہد مورد مرام و حمایات کعبان خدیو بود و در سنه یک هزار و هشتاد و هفت (۱۰۸۷هـ) راه آخرت پیوود.

له اصل: دوازدهجای از

که ترجمه اش را در فرقه ص ۸ معار و کتاب هرمنی امینی است باندک تفاوت

که مترجم ص ۱، شماره ۳۲

که فرقه: و بطوات عربی و خرقای عربی،

که بجای آنچه در متن است، فرقه: و در عهد عالمگیر ادثاء، بمنصب هزاره

مرا فرزند شده

۳۱- شیخ سلیمان منیری

از بایم بادشاهزادگی در خدمت خدیو جهان اقیانوس اندوز است و هر روز
سوار مستقیمان ممالک روزافزون و دادطلبان این کشور وسیع را بحق جو قمار
نظر اقدس گذرانیده حقیقت هرکی را برض و الا میرساند و در احتیاق حق و انباج
منظومان کوشش فراوان سعی بسیار می کند و بخدمت دارد و علی عدالت حکم اردوی
معلی نیز افتخار دارد و با وجود کثرت مشاغل شبها در سطله علوم می پردازد
درینو لا بخلاب فضائل عثمان اختصاص یافته خدمت طواک چوکی و خفیه نرسی از تغییر
قبایل خان منظم بخدمات سائق دارد با کمال محرمیت.

۳۲- شیخ عبدالعزیز اکبر آبادی

کسب فضائل پیش والد خود مولانا عبدالرشید که از فحول علماء بود نموده و
در عنوان شباب از پای تحصیل بدرجه تدریس عروج نمود و در وطن خود بهنگام
اقادیه گرم داشت تا آنکه بواسطت مجموعه قابلیت همت خان و جامع این اوراق
کمالات شیخ در قدسی محفل گرد مذکور شد، بعضی رسائل و مسوداتش از نظر فیض انور
گذشت، خدیو جهان شیخ را بختور طلبیده مورد انواع ماطفت فرمودند و منصب
عمده و خدمت عرض کرد را امتیاز بخشیدند و توجهات روز افزون امتیاز حاصل نموده بود
سنه هجری بمجلس حضرت جهانیانی که حسن ابدال محط سرافقات جلال بود و شیخ از

ملحه ترماش که در فرخ من ۱۱ دارد و مختصر من ۱۱ است از من ۱۱

که صافه انگیری من ۱۱ بمید و فرخ من ۱۱، ترجمه اش را دارد.

حضور پر نور رخصت گرفته بلا هوأ آمده این غزل غم و راءم صمیمه اقبال نگاشته بوده
 زورده دل چه نگارم که جویش بی تابمیت
 ز شوق جان چه نویسم که امر سیاهی ست
 شب فراق خیال که ریخت خون و لم
 که باز اشک گلانی و دیده غمناکی ست
 چگونه شرح دهم حال دل که بیستایم
 زیاده تاب رخسار دل کتان و مهابی ست
 نقشه ایم درین بحر تا خدا چکند
 بخشش که ز یک قطره آب گردا میست
 فانه صورت راز و لم نهان موت
 که دیده صفحہ تصویر رنگ بیخوابی ست
 گوهر این اشعار عربی و فارسی و هندی که از آن محیط فضل بساطت تازه ادائی
 و نگینی مضمون رسیده هم آید و آویزه گوش مستعدان روزگار است.

۴۳- میرزا محمد سناپ

خلف قاضی محمد اعظم کائی، در اکثر علوم علی الخصوص در کلام و حکمت از همسران
 افضل و اعظم است، افکار صحیح و خیالات بلند از حواشی که بر شرح موافقت و دیگر

مکات ترجمه اش رک برادرشاه ناصر ۱۱۳۳ م اکثر کلام ۲۰۶۱۱ م آقا امراء ۱۱۱۳ م و فرجه ص ۲۰۰ و
 تذکره علمای هند ص ۱۰۸ و در پیدامحمد (اعمال و آثاره)
 م م ترجمه در ص ۶ شماره ۲۵

کتاب درسی تحریر نموده بادل فطرت و ذکا کاتب می گردد، و بسیاری از طلبه بپایان صحبت و تربیت او از حقیقت شاگردی باو ج اوستادی صعود نموده اند، و درین عصر بپایان مدتی خدمت در وقت ۴۹۹ پ. احتساب اردوی گهربان نورد و اتیان داشت، درین ایام بخدمت صدارت کابل گردان الموت پوست اشتغال دارد، محمدحسین هم برادرش که بخدمت صدارت لاهور متنازع بود و درین روز با بپایان بقا رحلت نمود.

۴۴. ملا محمد یعقوب

فاضل دانشمند صاحب فطرت عالی و ذوق بلند است، علوم عقلی و نقلی را درین گفته و در کتاب درسی سراسری مفید نوشته بسیار تفسیر قاضی بیضاوی حاشیه شرح مرقم نموده کابل استعدا و دار بپایان فهم ما از سراسری دیگر مستغنی و بی نیاز گردانیده، و درین ایام بخدمت میر عدلی حضور یافته سرافراز است و در رس اشتغال دارد.

ساله درگذشت الکرام ۱۱۰۹ سال وفات میرزا محمد ایت محمد اسلم خان فرزند قاده ۱۱۱۱ هـ
 (۱) و در تذکره عمای جلد ۸۸ صفحه ۱۱۰۱ هـ دارد و در تذکره المراء ۲ : ۶۶۹ هـ محمد اسلم خان پسر
 میرزا محمد است.

۱. ترجمه مولانا محمد یعقوب لاجوردی و در مل جلد ۲ : ۲۹۲ دارد، و در متن اینست: تیز و در قریه
 من ۱۱۰۱ هـ در خطا ترجمه من است ۱۱۰۱ هـ تذکره لاجوردی و در متن اینست: در آثار عالمگیری فیلی ۱۱۰۲ هـ
 و من ۱۲۰۲ هـ (۱) جلد ۱۲ ذکرش و در سار آمد، است که بهنگام عقد بستن عثمان و عثمان وی
 با قاضی محمد لاریاب و دیگران در مجلس عقد حاضر بود و او را وکیل بود و بذیل ۱۰۰۰ هـ این که چون
 شاهزاده محمد سلطان وقت شد عثمان و عثمان در شش نظام و ملا محمد یعقوب را فرمان رفت که در عثمان بجای
 در اوقاف کند و من ۱۱۰۰

۴۵۔ مولانا عبد اللہ خلیفہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی

با افتخار علوم و تحقیق و تقاضی ممتاز بود، و بحفظ کلام مجید و حفظ اختلاط بابریاب دول و رغبت طبع، از روزگار و گوشه نشینی، بر والد ماجد خود مزینت داشت، و بنابر انصاف باین اوصاف مورد مراحم بی پایان خدیو گویہان پناه بود، و پیش از آنکہ سر علم پیمای ملک بقا گردد و در دکان نزول لوائی ظفر انتہاء در بلدہ اجمیر بیوم تقویٰ یعنی خدمت صدارت ازین مکرر رضوی عثمان صدر بسبب آمدن روزی در دار الخلافہ ماند و ہمراہ رکاب سعادت خوانست بود طلب حضور شد، و در بلدہ مذکور رسیدہ زیادہ بر سابق بنایات مقدسہ اختصاص یافت، مؤلف مجموعہ مطالب حکم کرامت شیر بنابر رطبی کہ آن ہامع کمالات، اشتہار پیام صدارت رساند، بر زبان صدق بیان گذشت کہ الحال کہ زمین عزیزترین رسیدہ وقت ترک نوکری ست نہ اختیار نوکری، و رہبانان اشکر رضوی خان در گذشتہ و امر صدارت بطبیعی نمائے عرف عابد خان مؤتمن گذشت، و مولانا بعد از چند روز با عوا از تمام شخصت انصارت یافتہ بوطن رسید شب جمعہ سہمیت و شش از جلوس محلے مطابق سہ ہزار نوہ و چہا

لہجہ ای دی رک بہ آخر مالگیری م ۱۴۸ ریزہ م ۲۲۰ و فرح م ۴۴۰ - تحت الکلام ۲: ۹۸
و زہید احمد رابعی باشد ۲

۱۔ در آخر سال ۱۳۱۰ م ترجمہ مفصلی از رضوی خان سید علی پسر سید جمال بخاری داد، و صدارت اعظم از تقیہ عابد خان وصال و ہم یافتہ و تقاضی وصال ۲۱ جون ۱۳۱۰ م واقع شد۔

۲۔ ترجمہ مفصلی از داد و در آخر سال ۱۳۱۰: ۳۰، تقریبی صدارت بار دوم داد و در ۱۴ جمادی الآخر ۱۳۱۰ م واقع شد، آخر مالگیری م ۲۰۰

ہجری ہزار ہفتہ و شصت ہزار امان عافیت کشید طبع اقدس ازین واقعہ متاثر شد
و حنفی کہ آن سبک روح و عدم قبول توکری گفتہ بود پیدا اقدس آمد و موافق مدد معاش
کہ بعد از والد آن بقیۃ السلف بحال آثرہ بود و دین دقت بر فردائش بحال ماند۔

۴۶۔ قاضی خلیل الرحمن

از علم و صلاح بالعیب است، موسیٰ لہا خدمت قضاء قصبہ کپور (منگلہ) من
مضامات سرکار گورکھ پور کہ مولداوست داشت، چون تحقیق فضیلت و تدبیر قاضی
برض اقدس رسید قلمداوری بخت در گاہ آسمانجاہ آمد بہ تعصب سرفراز گردید، و در
انک مدت خدمت نوہداری گورکھ پور و دیوانی خالصات سرکار مذکور فرق اعتبار
افراخت، و الحال خدمت موجود قیام دارد و دقیقہ از جزو رسی و حسن سلوک قریبی گذار۔

۴۷۔ قاضی محمد حسین جونپوری

تقدیق ۱۹۵۵ء

از علم و فضل بہرہ مند بودند، مدتی خدمت قضاء بلہ فوج پور داشت، و در

لہ اصل، عافیت

یہ نوکوش دارد مطابق نیازم ایسی نام در قلم من آمد کہ ترجمہ قاضی راجد و بخش قاضی جہا الزلمی است
تہ دیکہ ہدای این موضع پر پرگنہ ای سرکار گورکھ پور در ایسے اکبری در ترجمہ جہڑ ۱۹۳۰ء و اصل
نہ کہ او سا گہر زشتہ است

یہ برای ترجمہ اش رک بہ فرخہ من ۱۸۲ء در آثر عالمگیری من ۱۹۴۷ء و نوکوش آمدہ است و در
موضع اول او ما مختصہ حضور زشتہ است و بر من ۱۹۸۸ء گفتہ کہ در ۱۹۰۰ء اختیاب و کتاب
الو انتقال یافتہ نیز رک بر آثر الدار ۱۹۸۱ء

اولی از عید بهارین عهد منصب سرافرازی یافته بقصد اراد نماز شد و کمپند بدان امر قیام نموده چون قاضی با مؤلف کتاب محبت مفروض داشت و بر حقیقت دیانت و راستی قاضی اطلاع تمام حاصل بود که این مراتب به عرض اقدس رسانید تا سزا بهتم جلوس میمنت بانوس حسب الحکم والا بحضور ساطع انور آرد و مشغول عواطف شایسته ای شده با مانده منصب و خدمت اقتصاب مکرر اقبال خلعت امتیاز پوشیده و در رفیع مناسبی و قبح آفات ملاهی و تزویج احکام و قیود فزادگان کوشش بکار برده و بر بی از قنادای عالمگیر شایبی با بهنام اوزنیت آنام یافته.

۴۸- ملاقطب انیس

از مخلصان دیده خورغان شیخ عبد اللطیف بر بانوری است و از مخصوصان سعادت خان مرحوم و بنابر سابقه قدم خدمت خدیو گیهان پیراهن شایسته ای اختصاص دارد و با تمام چهار یک همام سرافرازد گردیده و دیگری را بقطب آباد موسوم ساخته و مسکن قرار داده و دیگر کا به حضور ساطع انور میرسد از عطا یای خسرو انبیره مدعی شود و خلف رشیدش شیخ محمد سید از خون علم و خط و پیاگری با

له در فرح من ۴ نیز ترجمه اش را دارد. انس شعبی است از بایک ایماکن در حیدر و لویجاد
و فان و فنگری رگ به
Glossary of Castes and Tribes
of the Punjab and

North West Frontier Province (۱۹۱۱ء) ۲۲۴

له بر شیخ عبد اللطیف بر بانوری رگ به نموده اکرام ۲۱۲ جولای ۱۹۱۲ء در انزلیگیری
و کرش چند جای آمده است که به انشاید این کتاب ص ۲۹ بذیل شیخ عبد اللطیف الیه انبیا حق و بیان
عبد اللطیف

نصیب است و مورد تربیت بادشاهی شده خدمت فرید ارباب معزز می گردید.

۴۹. سید علی اکبر سعد الله خانی

اکثر فنون دانش و رزیده برنوا مض و دقائق علوم آگهی دارد و در علم
فقه نیک مستحضر است و به ترتیب و تالیف فتاویٰ عالمگیری مامور و
بنیادین خلیفه دوران امتیاز دارد.

۵۰. ملا حامد جوپوری

در عقول شباب از وطن برآمده بعضی علوم در خدمت دانشمند خان
دمیر محمد زاده استفاده نموده، در وقت اعلیحضرت در سلک روزیة داران
او انتظام داشت، درین عهد فرضی عهد بمنصب و قرب منزلت افتخاریافته و مثل
مورعین فتاویٰ عالمگیری است و تعلیم کوکب برج سعادت اودشان براده

له ترجمه اش را در فرقه ص ۴۶ دارد و فصل تراز دقین در سال ۱۲۰۴ عالمگیری ۱۲۰۵ م قاضی
عهد الوهاب قاضی القضاة برج استیلائی مرض در حسن ابدال مجاز گردید که چهارمختلفه بمرد
دید علی اکبر قاضی لاهور نائب قاضی القضاة شد و قف ناظر عالمگیری ص ۴۴ در همین کتاب ص
۱۰۸ شرحی از دانه قتل او هم دارد و بزیل ۱۲۰۹ م در فقه دانشمند که در لاهور واقع شده

له ترجمه حامد را در ترجمه اکرام ص ۲۳۰ (۲) فرقه ص ۴۸ دارد و انا قدری مختصر
از دقین بار

له برای وی رک به کل صالح ص ۳۸۸ و فرقه ص ۴۰

له یعنی سزیم در ص ۸، شماره ۳۴

محمد اکبر آقباذ دارد و حامی جمیع کمالانست.

الله ملا محمد اکرم و ملا حسین لاهوری

فاضل مقرری، مذاکرات را بار بار درس گفته و بر کتب درسی مکرر عبور نموده
بحکم و بردباری و صلاح و پرهیزگاری آنصاف داشت، بیجلی با و فتاوه کاملاً
محمد کامبخش سرافرازست و بنایت خلیفه الهی مفتخر و ممتاز و برترتیب و
تأیید ربی از فتاوی عالمگیری مامور بود، او آخر سال ۹۴ در اورنگ آباد
که نشین عرش متجاوز از هفتاد و دو پا به عالم بقا نهاد مکی بود بصورت بشر ملا عبدالحکیم
بیرا کوفی می گفت که در لاهور فضیلت پسر ملا بجای کسی نمی رسیده

ملحق

[مختار خان مولت مرآۃ العالم نے کتاب کے آخر میں اپنے معنقات اور
بنکرہ جمالیات کا حال بیان کیا ہے، اس کو یہاں درج کیا جاتا ہے]

نمودیوم

در ذکر برخی از آثار ابن خاکی صانہ عثمانہ

بدون زودوائی باخیر و بجز دلالت و ثبوت و مقرر است کہ گذشتہ آثار
در دنیا سبب یاد آوری و درستی وسیلہ استغفار است لهذا ابن امیدوار رحمت
پروردگار کہ با مراد موبست ربانی و عنایت حضرت نخل سبحانی بتأسیس آثار
کہ بعضی اہل تعلق بجان و دل دارد و برخی بہت بآب و گل ملموق گشتہ بہجتہ
تذکار نیک آثار شکر نعمای الہی و ادای خیر بنای رکند، استایش آلائی زودی تحریر

لہ اصل: بخود

لہ معنی معنقات و ہدیہ

کیفیت و نگارش خصوصیت آن می‌پردازد که:

نخستین تالیف محمد توفیق این فحیف مجهول نثر است که متضمن وقایع چهار
معرکه تسخیر چهار دانگ هندوستان بدست ظفریوست خدیو آفاقستان و
وقوع جلوس میمنت با قوس در سه هزار و شصت و دو، بر سیل فہرست و کثرت
از احوال انبیای عظام و خلفای کرام و عوقای با استرام و سلاطین با نام و حکماء و
شرفاء و شعراء بر نگاشته و نامش از لفظ چار آئینہ و تارخیش از کلمہ ایضہ بحجت
نقاب مقصود برداشته.

و از آنجمله این کتاب افادت اکتساب است. اگر چه از هر زمینی خوشه و از
هر صنفه خوشه بر اندوخته لیکن بر متفحصان علم اخبار مہید است کہ این مجموعہ جامع ملک
مفیدہ نشی است و چون محتوی بر ذکر غرائب و احوال خدیو عدالت گستر و جلال
شمالی با و شاه دین پرور است ترجیح و منزلت آن بر کتب دیگر مقرر است
و از آنجمله است انتخاب حدیقہ (ورق ۵۱۴ ب) آئین آسای مکہ سرانی
بحکم سنائی و موجزی از کلیات فرید اعصار شیخ عطار و مثنوی مولوی سنوی
چون این ہر سہ بزرگوار بنا بر اتحاد مشرب سہجان یک تن و در قالب یک پیر
آمد و کلام سارفت نظام ایقان و کشف حقایق و بیان رموز و قایق نزد یک ہم واقع
است منتجات مصنفات ایشان را فراہم آورده مجموعہ ترتیب داده و تاریخ آن را
بدینگونه در سلب نظم کشیده:

از آن ناورد مجموعہ معنی کہ بصورت
سرچش نمی‌پرد زمی و کش نابست

چون گشت تمام از مدتی سخن یاب
تاریخ فداین لب لباب از سر گنا بست

و از آنکه انتخاب کتاب افاض است انتخاب روضه الاحباب که باباء این نیازمند در تصحیح روایات و تنقیح قضایا و حکایات مسامیحه بکار برده مطالب اشتی و مقاصد عظمی منتخب نموده به روضه احباب نی که تاریخ اتمام آن انتخاب غرائب زیات است موسوم گردید.

و از آنکه است منتخب تاریخ الفی که ملا احمد قزوینی با مرعش انیشانی اکبر بادشا و تألیف کرده و از زبان سعادت آمان حضرت رسالت مرتبت صلی الله علیه و سلم و اعمد آن بادشا و جمیع مشرکت احوال هزار سال تحریر آورده فی الواقع مجموعه ایست متفلسف و از قصص و حکایات و نحو می پرستی بدائع و نکات را با اشاره این اهل الکائنات انتخاب شده و بر ساکنان این دایه طریقی آسانی گشوده و تاریخ اتمامش چنین بحسب طر وسیله:

چون انتخابی ست ز تاریخ احمدی
تا تاریخ جمع آن شده زان انتخابی

و از آنکه است بیاض شمسرت پیرا و مجموعه دلکش مشتعل بر نکات روح افزا و نقلیات غمز و اولطایف از چند و مدارت بلند و شعرای رنگین و نثرهای شیرین و تذکره شعری و منتخب ساقی نامه و دواوین متقدمین و متأخرین و منکومات و مشنویات

نمودن بلاغت کتب و تعلقات مشائخ عظام و رسائل موافق کرام و منشآت پرچیدہ و لطایف پسندیدہ و اندرز نامہای پاستانی و فصیح اخلاق حاویان فضایل نفسانی با اتفاق سخن سنجان مرتب ساخته و روی ہر ورق را بنکار چارگاد آیات خواجہ حافظ شیرازی زرب چار اہودی خورشید چینان بخشیدہ و دوسمہ تفسیرہ تسمیہ و اسود اعظم آنچہ از ہنس خاص سخن و قفاش شعر و کالای حکمت خواهند ہمہ میاست و آماوہ و ہرچہ از اشار لطایف و ظرایف و نوادر خفای و معارف طلبند بر طبق عرض بنادہ خوشترایان این زمان سعادت اقتران کہ بخط نگارین ایشان سعادت روزگار توئین پذیراست آن سفید بی قرینہ را بقلم جوہر رقم مرقوم نمودہ اند و نور نظر صاحب نظران افزودہ و از آنکہ است رباض الاولیاء محتوی برچہارچین :

اول مثنوی بر مناتب رواق ۱۲۵ الف اخلاق را شہین رضوان داشت ہمہم

انجمن

دوم منقص مکارم از مصوبین الطہیین الطاہرین و اولاد مشاہیر ایشان
سوم منقص تذکرۃ الاولیاء و نفحات و رشحات خستہ بر احوال اولیای غیر ہند
چہارم منتخب اخبار الاولیاء و دیگر کتب مختصر مشاہیر مشائخ عظام ہند و
پنجم طالبان منقص گرامی احوال سعادت اشتغال این گروہ باشکوہ را در کتب مبسوط
یافت مطلب سداہ طلب بود بنابران دایں اخا و ام العرفاء برسم سامی ایشان بترتیب
حروف تہجی طبعی بکلیک سہولت و آسانی کشودہ و کل تاویخ آن را با بیاری طبع از غنچہ
ہمش شگافندہ

و از مسامی مشکور فقیر زرب یاقین کتاب فداوی ست کہ فہاست مآب قاضی

البکر الکرمیادی فراوان کتب علم فقه را برای استخراج مسایل مفتی بهر اجله گاه انظار تصنیف ساخته بهجارت لافت، علی تألیف فرموده بود در آن عتقظ ابواب اشکشاف مسائل معمول به از راه سهولت بردوی طالبان کثروه و مسمی تمام این نیازمند مؤلف کتاب نموده.

و ازین قبیل است مجموعه خلاصه الحانیة که فضیلت آیات و لامحمد نافع متضمن مسائل مذموب خفیه و شمایل حضرت نبویه علیه و علی آلہ اکل الیقینات بهجارت فارسی مرتب ساخته.

و ازین نوع است رساله هدم نجحت که فضیلت و حکمت انتساب حکیم بپد داشت بنکار شخص بنده از مطالب علیه موجوداتی حکمی و مقاصد علیه مختصر کافی علی در در و طبعی؛ این چند ورق تجدید تا رون و لیک با و رسوم تحریر فارسی بهجارت پرداخته و بهدی طبع بخت یاور تاریخ آن را با نام هدم ساخته و لالت گفته این مورد منتخذه بمقتضای اللہ تعالیٰ الخیر و کفا جلیله امیدوار است که این منافع عام ذخیره اخیره خاص برای نیازمند درگاه میبایند گردد.

برخی از آثار عمارات خاکسار

گرچه آثار نگلی را در پی آثار نفاست

پیش و اما عرض آن کردن بهانا از خطاست

لیکن چون این بی مقدار موفق بتیمیر قعاع خیر گردیده برای ادای شکر بذکر آن می پردازد که این نیازمند درجای دلکش و مضای غورم رکذا و خوش نوا می

شاهجهانی آباد سمت شرق آباد سرای حصین و محوطه و لشین طرح انداخته بختاور نگر موسوم ساخته. اگرچه سخن بختاور نگر و تازیخ را می آید در وصف آن بختاور نگر و آباد تمام گفته اند لیکن نگارش چند تازیخ فتنه می پردازد. سرخوش جام خدائی محمد افضل سرخوش بطریق تمثیل تازیخ آباد تمام چنین گفته:

در بهایون عهد عالمگیر شاه
زیب تخت و تاج او خردین و داد
بهر تعمیر ساری دلکش
خان بختاور کف همت کشاد
چون شد این معموره و ذوق ادب بکوش بنا
دهر بختاور نگر بنایش نهاد
خواست طبع سرخوش زبام سخن
سال آتماش ز فیض باد داد
شاد و خرم زد بر آمد راه رو
گفت بختاور نگر آباد آباد

۱۰۸۲ = ۱۲۱۲ - ۱۲۹۴

چنانچه بر لوح پیش طاق نقش یافته و سخن سرای بلاغت شعرا فصاحت آتما
طی محمد بقا تازیخ بنا

۱. برای محمد بقا بن غلام محمد بهار پوری که بختاور خان راجه بادی نویسنده که اکثر
با ولعت می بود و همواره بندهم صدق راه مسافت می پیروید. و نمود دوم از انوار ایشان پیرایش
موسوم، رک به سؤری ۱: ۲: ۱۳۱.

بنای بنیاده سرانی برای هر دو سرا

۱۰۸۸ هـ

یافته بود زبان این نیاز مند

منزل این در راحت مقصود

و کلید سرانی آباد خیر گذشت و بنا طری از سخندان سرای عاقبت آباد کرده رسیده

۱۰۸۱ هـ

۱۰۸۹ هـ

و آن سرای دلگشا معنی است بر یک صد و چهل حجره و سی و پیش هر حجره
ایوان مطبوعه ترتیب یافته و پیش ایوان های چهل و نه پنجه در آن بنا و در مرتب
گشته و در میان ضلع شرقی و غربی آن دالان کمان که بر چند حجره و مکان با جمیع
لازم ضرورت اشتغال دارد و در آن پیش بود و بر کار کشیده شده و حکم خوبی عظیمه پیدا کرده
و جهت نزول و آسایش مسافران عیالدار تعمیر پذیرفته و در جانب ضلع غربی آن مسجد
در کمال صفا و نزاهت و غایت استحکام و مناسبت تأسیس پذیرفته و در ضمن آن
حوض ده در ده عمارت شده و از غرائب اتفاقات آنکه تاریخ بنای آن مقام
با احترام از معدود المسجد خیر الیهنا ظاهر گرد و و متصل مسجد یک طرف

۱۰۸۳ هـ

چاه پنجه دیگر جانب حمام مرتب گشته و در وسط سراچ کی بطول چهل و دو گز و شاهی
و بخرش چهل ذراع واقع شده و محتویست بر سی و پنج حجره و سی و سه ایوان که پیش

سلطان شاه ای تاریخ این سالی ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ هجری آید چنانچه خودش گفته
است و در آن از بنیاد تا پنج پای چاست و در دو تا آنرا بنیای اتمام و در این تاریخ تا و تنبیک سال
پیدا است که جایز داشته اند

له اصل می

حجراتی عمارت پذیرفته در راه مسجد و حمام بزرگ (۹۰) پدید آمده و طرف جنوبی و شمالی چوک رسته بازار لیست بعرض میست گزشتن شصت و چهار حجره که پیش هر حجره ایوانی تعمیر یافته، و در چهار کنج سرای مدج مستحکم و مشید ترتیب پذیرفته، و دروازه سرایکی بصفت شمال و دیگر جانب جنوب در کمال رفعت و رصانت واقع شده بمناگ سرخ دیب و استحکام گرفته و پیش هر یکی از این دروازه رسته بازار بصفت عریض و طویل، و ششیل بر دو کالین بسیار و حجرهای فراوان، اقسام محترقه در آنجا سکونت دارند و اصناف مردم در این منزل املن آباد شده و روز بروز آبادی در تزايد دارد.

خدا یا تو این منزل خوب را
نقام خوش و های مرغوب را
نگرد حوادث رخس دور دار
چو دلپای ... مسموم دار

و نزد یک آن سرایا قیامت نزمت پیرا، صفای طبیعت افزا، در شانزده
بیکه آراستگی یافته:

مد هزاران گل شکفته درد
مهر و بیدار و غنچه خفته درد
هر گل تازه اش بصد رنگی
بدی هر گل رسیده قرنگی
یکی از گل چینان شاخار خندانی تارنج آن را این چنین یافته:

نخادر خان خوش دورق داد اهل سرشتی
 پرداخته باغ چون بهشتی
 سارنج ازان خرد چنین یافت
 پ پ پ پ پ مشایخ بهشتی

۱۰۸۰

شمال باغ عمارتی مرتب گشته و عویذی تاریخ پنی چنین گفته:
 خان هم مرتبه نخادر خان منزلی ساخت منزله ز غل
 عکس می گشت پنی تاریخش آمد از خب نوا: باغ حل

۱۰۸۱

دولت شمالی معموره مذکوره تالابی پخته زنیه دار بسیار آب در زمین سنگلاخ
 بسی غار اتراشان چابک دست صورت اتمام پذیرفته بود ای تاریخ آتماش
 این لوری آید از همان خاطر بساحل نطق افتاده:

منج فیض آمد آن سرچشمه آب بقا
 منج فیض از شود تاریخ آن باشد روا

۱۰۸۲

و بجانب غربی معموره مذکوره مقدار نیکو که کوچه ایست که چشمه آبنی ازان
 جوشیده و بسبب آنکه دکان کوچه قرارگاه آب نبود شخصی ازان تقاطع نمی گرفت و بجانماری
 نفع آن عاید نمی گشت و در ایام تیز و به کلام حرارت سکنه آن عاوشی و دیگر دواب
 و مواشی از کمی آب بسیار آزار می کشیدند و از منج آب بمسافت نصد گز زمینی

له اهل مشایخ تقوت این تاریخ اینر ظاهر و فرقی در تاریخ با و تاریخ اتمام نطق دارد

مسح مسلح و دواخوار در کوه چو واقع شده و مانند حوض کلان بی آب می نمود - این نیازمند در آن جابجاء طبعی و طویلی بسنگ و گچ در غایت متانت و در صانت بسته و آن بر که از افزونی آب و بسیاری علق حکم دریا چو پیدا کرده و جنگام طغیان آب از بالا چادر آبی در کمال لطافت می ریخت و تاریکی آن بطریق تعبیه بخاطر دریا متعاطی می از سیاحان بحر نکته دانی چنین رسیده :

از چشمه بخت آب مدانی در شیر

۱۳۵۰ - ۲۴۰ = ۱۰۸۰

در چشمه سار ضمیر عمان نظیر شخصه ارشاد در این لجه سنخوری این تاریخ آید
ترانه : کز بگو چشمه سلسبیل

و اولین سرای بختاور گرد فرید آباد رود آبی جاریست که جنگام طغیان بقالب آب طغیانی می کند و در اردان شاه راه غربت از استجانی سفینه بساحل مقصود نمی ترستند
رسیده بنابر آن بی حصین احداث نموده گذرگاه خیر را صراط مستقیم خواندند شبیده نامی آن
آن صبر جهان راه نور و ملک خندانی چنین یافته :

بدرد شهنشاه ابرنگ زیب	جهان پدور و عادل و تمام جو
ز حق یافت توفیق تمهیر بدل	دل بخت و درخان فرخنده خو
چو تاریخ آن جستم از پیر عقل	بگفت : گذرگاه عالم بگو

۱۰۸۰

و این بنا های این حیرت سموره ایست مسی به خنجا و در پوره که در جو ار کو که قدم
محرم حضرت مغرور دوات افخام بخش سلسله کاینات علیه افضل التیمات واقع

شده و آن گل زمین را بسبب جوار قدم مبارک حضرت میدار و ارض خا و رقی ۵۵ ب) و ذرات و ذرات دیگر سزیت ثابت است و این آمل الباء و در آن مکان بر فضی مسجدی مبلور طرح انداخته و در محلی آن حوض ده در ده ساخته و عین بی تاریخی اتمام دنیای؟ آن مبداء استرام عجب مسجدی باقیض یافته و بر خاطر روشن

۱۰۸۵

رای پر تو این تاریخ غرا یافته
قلعه دوا الله ^بمخلصین له

۱۰۸۵

و دیگری گفته:

بخا و در خان جون فضل معبود مسجد قدم رسول بر پا فرمود
تاریخ بنای آن خود ثبت نمود اندر قدم رسول شد جای معبود

۱۰۸۶

و نکته سخی تاریخ اتمام آن را چنین در سالک نظم کشید
ساخت نزدیک قدمگاه رسول خان بخا و در یا همت و معبود
قدیان سال بنایش گفتند جامع رحمت رب معبود

۱۰۸۶

و در اشعار جنوبی و شمالی و شرقی هجرات و ایوانها جبهه بودن امام و مؤذن و مدعی
و طلبه علم خانقاه طریقی بنا یافته و در وسط حقیقی این محاطه (مخاطبه) خارج از

منه اصل: الله و بجای الله

منه اصل: بهمت

صحن مسجد متصل حوض آن فی بنیاد برای نویشتن آخرت غاۃ بنیاد نہادہ و بحجتہ حسنہ
ضروریات مسجد خدمت آن مقام و مدرس و طلبہ علم کہ بہر کدام بدین طریقہ در خود موقوف اند
کثرۃ آتشیس یافتہ و اخراجات مسطورہ وقت نمودہ شدہ و تاریخ بنای آن مکان بدین
بقعہ خوش مرقوم گشتہ

۱۰۸۳ھ

و از عمارات این خیر خواہ خلیق علی است کہ حوالی دارالخلافہ شاہ جهان آباد
بر شاہ را عنبر شاہ نہر، تعمیر یافتہ چون متر دین و عامرین را از آن نہر بہر مشکل
بود علی الخصوص وقت طغیان آب و موسم پریشکال بہا بہنگام عبور مرکب علی و هجوم داشتہ و ہم
خاص و عام از اسب جاری کشیدند و بسیاری زخم و جراحت نمودہ و او اندک این احقر
برای رضای خدیو و رفقاء کافہ برای ایلی در غایت استحکام بنا نمود:

بہر آن خیر بنای محکم جسر خیر آمدہ تاریخ علم

۱۰۸۳ھ

و متصل جسر مذکور مسجدی مصفا ساختہ و با پنجہ پرداختہ و بندگان حضرت نعل بانی
بہنگام ذبات و ایاب شکار و در آن مسجد دکانہ شکرانی گذارند و چون بموجب حکم والا
دفن حافظ جمیل پیش امام حضرت علی خاگانی کرد و مفتوح و عویۃ الہود بدو و حافظ موسی
الاہوری کہ خدمت امامت و تعلیم حفظ قرآن باد شاہ ہزادہ والا کہ محمد کام پیش نیاز
داشتہ پیش بہان مسجد واقع شدہ کا تحفہ می خوانند
و در آخر آباد مسہ کردہ ہی شاہ جهان آباد باغی فرح افزا مثل بر عمارت دل کشا در

کمال اخذات و معذات ترتیب یافته و تاریخ آن بهرشتی بروی زمین آمده رقم گردیده.

۱۰۹۲ هـ

و در نزدیکی باغ فیض بخشش و اقتضای سلطنت لاهور ما بین دو شهر باغی مرتب نموده و ایوان فرح و انبساط بر تماشاخانه دروق ۱۶۵۱۶ (الف) گشوده و تاریخ بنای آن باغ بحسب برخط و هر مقام شد.

۱۰۹۹ هـ

و در محوطه مقبره شهنشاهین کمال بهرام افروز و جد و حال شیخ نصیرالدین چسلاخ دلبوی قدس سره مسجدی اساس نبوده و ایوان ثواب بروی خود گشاده باشدگان حضرت که هزار نور بنار حضرت خواجہ قطب الدین قدس سره تشریف می بردند وقت مراجعت فاتحه برضیخ شیخ بزرگوار می خوانند در آن مسجد صلواتی می گذارند و تاریخ بنای آن مقدس جا از قدسی کلام قَدْ لَمْ يَجْعَلْ شَيْئًا إِلَّا حَسْبًا لِمَنْ يَحْتَاجُهَا می گردد

۱۰۹۹ هـ

و تعمیر دیگر عمارات که بجهت سکونت سواد ایمنیه مذکور پرداخته و مبلغ گرانند صرف آن ساخته بتفصیل کیفیت و کیفیت آن خود را در معرض عرض آوردن مناسب نماید، بناء امید را حکم دارد که اگر چندی دیوار تا پایدار عمر را پانی و کاخ بی بنیاد را بقائی باشد تعمیر دیگر عمارات همان دول و محلات آب و گل برضای خالق عزوجل ثواب اخذ و اذل گردد.

اقتباس از فرحت الناظرین

محمد اسلم بن محمد حنیف پسروری انصاری نقاد و فیلسفہ عالم کے ناظرین فصوصۃ الناظرین کے نام سے ایک فارسی تاریخ لکھی ہے جس میں عام اسلامی تاریخ کے علاوہ ہندوستان کی تاریخ بھی ۱۱۸۲ء تک دی ہے۔ نول کا اقتباس شمس العلماء و شعراے ہند کے متعلق جو زیادہ تر بعد عالمگیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کی باب کتاب کے ایک نسخہ سے لے کر ہم دستہ ذیل کرتے ہیں۔ یہ نسخہ ریاست کور قلعہ کے کتاب خانہ میں ہے۔

پہلے اسواری سلاطین و مصر خاندان اعظم پر داخلہ لایا است کہ از مشائخ عظام و علمای کرام و شعرای نامدار و معاصر خلیفہ کا مکیار انجمنی مذکور نمایم اگرچہ بہ اکثری ازین لصلہ رہا و خوارق عادات مشہور و بکشف کرامات معروف بودند لاہرم محمد راین اورانی احوال حمی از مشاہیر مشائخ عظام مرقوم میسازد بھی راہوں ۹، ربہ موجود۔

[مشائخ عظام]

۱۱۱، المستفی عن التوفیق شیخ عبد اللطیفؒ

از علوم دینی و معارف یقینی بہرہ تمام داشت و در امر معرفت و نبی منکر

مہالذی نمود و مبلغ قلیل اندوہ حلال بہم رسانیدہ بدان تجارت و از کسب بلاشبہہ آنچه حاصل می شد بمصارف مشروریہ صرفت می نمود نہ و اکثر در زاویہ مسدود آستی و فتوح و تذور گرفتہ و طریقہ مریدان و پیری در میان نبود و بغیر زوجہ معتبرہ خانہ مریدان نہ داشت و کم کسی را پیش خود دادہ و از بی اختیار ہستی پرست بود و ایام پادشاہنشاہی دہہ ہائی پور بہار بہ قول آن دولت گزین تشریف بردہ صحبت معنوی داشتہ اند و شیخ ہم بے تقیدہ ہمدای امور دینی بخد مت می آمد و آنچه از اشعار مستقیم شیخ فراہم گرفتہ بودند تا آخر عمر بدسم خاطر فیض مظاہر بود و او در سہ ہزار و شصت ہجری ز ۱۰۶۰ [۱۰۶۰] غنی را اجابت فرمود و در طرہ ہر ہا پور و قون گردید و وقت رحلت دہشت کرد کہ در محوطہ مرقدش باز نہا شد تا مردم قریہ مست نشوند، تا شیخ نوش آہ ذان شیخ کامل یافتہ اند۔

۱۰۶۵

۲) شیخ برہان شطار برہانپوری

او در ترک علایق و درک خفای دسب فضایل یگانہ بود و خرقہ خلافت از شیخ عیسیٰ حسینی داشت و او مرید شیخ محمد لشکر و او خلیفہ شیخ محمد غوث گویا یاری بود و چند پو خدا پڑوہ را در ایام پادشاہ ہزاہگی کرد آن اہل طریقت لافات دست دادہ و اقوام مردم مریدش بودند و متصف شہان مشہر ہزار و ہشتاد و سہ و نہ (۹) ملہ یکس ہا و تا در شیخ کے مطابق نہیں ہے۔

تہ آ: در محوطہ مرقدش بار

تہ و کیمر غانی خان ۵۵۵: ۵۵۵ جہاں شیخ کا سنہ وفات سنہ ۱۰۶۵ ہجری بمابہ جو ۱۰۶۵ء کے مطابق ہے غانی خان نے جس کا کہنا کہ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اسکا شیخ کا مقتول ہوا ہے۔

عہ سنی اور گنگ نریب

[۱۰۸۹-۹] کہ سین عمر آن ستودہ سیر از بہشت تا دہمجاوز بود و در بیان پرر مرطہ بیای
سفر و اسپین گردید۔

۳) مجمع المکارم و مرقیۃ الماریم میر سید محمد قنوجی

جامع معقول و منقول، کاشف معضلات فروع و اصول، ہمارہ بدین علوم
دینی و نشر معارف یقینی اشتغال داشتہ، خلیفہ شیخ حبیب اللہ آبادی بود و حضرت
قدوس الشیانی ادا خرا تا م سلطنت خویش سید را از بلوچہ قنوج کہ مولود و غنثار او
بود بہ خواہش و اعوا از تمام طلبیدہ بہ قرب خویش اختصاص دادہ بود و ہمہ اہل اکہ
آنحضرت بہ ریاض رضوان خرامیدند حضرت علی الہی سید را از مستقر الحظائر
اکبر آباد بحال توقیر و احترام طلب حضور فرمودہ بشریف آترب و محالست آمدن
بلد پایگی بخشیدند حضرت خاقانی مصنفات حجتہ الاسلام محمد غوالی قدس سرہ
علی الخصوص کتاب اقادات آیات ایہار العلوم و فتاویٰ عالمگیری کہ در زمان
سلطنت نشان تالیف یافتہ و در کتب سلوک را در مکتبہ سر روز بایند مذکور
ذاکرہ می گردند و دوام آن سید عالی مقام مدرس طلبہ و افتادہ طلبہ اشتغال داشتہ
در سن پانزدہ جلوس و ملت فرمود۔

۴) سید فیروز

درویش متراز و از اہل مجاہدہ بود، خدا یو خدا طلب در بلوچہ خجست فیاد

اورنگ آباد که سیاح بود و طلب حضور فرموده در بارغ دولت خان مقدس برای او
منزل مقرر نموده بودند اکثر شب های جمعه پیش میته تشریف برده و صحبت منوی می داشتند.

۵. ملا شاه بدخشی

از خلقای قدوة عرفان شیخ میر تقاوری قدس سره بود و شاعر عارفانه داشت
و اشعار موجدانه می گفت بود و اتم منسلط بود و داراشکوه اعتماد آفرین بود
داشتند و ملا یک چند پیش از انتقال پیر روشن ضمیر زمستان بمحور و تابستان کشمیر
می گذرانید بعد از آن بموجب اشاره آن رهنمایان سرکشندگان و ادنی طلب در کشمیر
رخت اقامت انداختند و با عانت خواب بگیم صاحب دوداراشکوه عمارات عالیله
طرح نمود فرودس آثیلی کیبار بمنزل او تشریف برده بود و نمازها شمارا برادر است
آن ابروی کجش را تنی خمیده گفتم
نالی تنی اشارتی کرد بالای دیده گفتم

و تارنج جلوس بمنبت مانوس خیزد الهی را چنین در سلک نظم کشیده
بسجی دل من چون گل خورشید گفت
آهنگ جلوس شاه اورنگ مرا
خنی پیدایشه غبار باطل را رفت
خل الحق گفت الحق این را خنی گفت

۱۰۶۹

او از کشمیر بمحور آمده در سنه چهارم جلوس دارالملکیت نمود در مقبره پیر خود مدفون گردید
سازنی نقش بر لوح قبرش کشیده اند

داد ملا شاه در توحید جان

۱۰۶۹

۶۔ ملا خواجہ

وطنش بہار و از اکابر زادهای آن دیار و یار سبکی بسری مرد و لباس خوش
و طعم ناگوار خرسندی داشت و پیرامون تامل رنہ اگر دیدنی تکلف تنها بہ کہچہ
و بازار سبزی کرد بار ہا فردس انشائی بجائے ملا خواجہ رفتہ ملاقات ذکر و خود بخاندہ
فردس استائی آمدہ بار ملاقات نمودہ مسرور ساخت ، ملائی سعد اللہ خان را
باوی کمال تعلق و اعتقاد و دو دور اہل بولس بادشاہ حق آگاہ کہ منہ یک ہزار و
شصت و شست [۱۰۶۸ھ] باشد روزی بسیر باغ فیض بخش لاہور رفتہ بود در انجا
دوسہ مرتبہ گفت مرا می طلبند و ہمدان اوقات دائمی حق را بیک گفتہ در
مقبرہ پیر خود مدفون گردید۔

۷۔ شیخ محمد سعیدؒ

مرید دالہ خود شیخ احمد سرہندی بود ، فاضل متشرع و عالم متورع بود ، بارشہ
خدا طلبان و درس علوم دینی اشتغال می نمود ، جودت طبع و خیالات بلند او
از صاحب کہ برعاشیہ خیالی نوشتہ ہر باب تہقیق ظاہری گرد و در سنہ چہارم
ہجری عالمگیری عازم وطن اہلی گردید ، ولہ ازشہد این مفسور شیخ محمد الاحمد بہیال گل

لہ : ۱۔ ہجری ۱۰۶۸ھ میں ہذا اگر سکر اور خطبہ میں ہجری
میں انیس ہفتائی میں : ۲۹ سے خیریت الاصل میں دیکھا کہ نام احمد مسجد دیا ہے لکھا کہ اس کی کچھ غوریت (امین) ۳۳
عہ اس کے کہ اس نے یہ کہ اس کا کیا ہے اس میں اختلاف ہے میں نہیں ہے کہ تہذیب میں سے کسی صاحب کے
پاس اس کتاب کا ہر نسخہ ہوا وہ نصیب کے لئے تمام تھا میں ۔

مشہور کہ بفضل و کمال ظاہر و باطن موصوف بود تا تاریخ رحلتش پیش از آنکہ لوہا بہ لکیر
ایں فن یافتہ و شیخ مدوح و شیخ سعد الدین و شیخ محمد الامد مسطور کر رہا از دست پاوشا
دین پناہ رسیدہ، مشمول محاطت و احسان شدند۔

۸۔ شیخ محمد معصوم^۲

مرید و غلیظہ الدلہ بزرگوار خود شیخ احمد بود و در تہذیب مرطبان و تعمیر وقایع
و حل مشکلات ایتان از برداران و سایر شیوخ زمان امتیاز داشت و از تصانیف
سر جلد کتابات است کہ میں امرا و غریبہ و حکامات عجیبہ و علوم بدیہ و ران اندوچ
یافتہ و بنا بر استغای پادشاہ دین پناہ چند بار بار گاہ خلعت و جاہ رسیدہ و اقسام
تجمل و تکریم و انواع توقیر و تعظیم مخصوص گشتہ بود و در سنہ ہزار و ہفتاد و نہ [۱۰۶۹]
ازین دایرہ کمال بر ذہبت سرای وصال انتقال نمود تا تاریخ رحلتش ۷۰

رفتہ از جہان امام معصوم

۱۰ ۶۹

یافتہ اند۔

شیخ محمد معصوم بفضل صوری و کمالات معنوی انصاف داشت و روی
از اسباب بر تافتہ بظاہر و باطن متوجہ مستبہ راست بود و شیخ بعد از حادی
فضائل صوری و معنوی جامع فاضل ظاہری و باطنی بود و وسیع الدین معارف
باطنی را با علوم ظاہری جمع کرد و در ملی مراتب سلوک و طرق عرفان و اجتماع طلب

۱۔ اس نامہ سے ۱۰۶۲ھ حاصل جو تہذیبہ کفر و فتنہ الامیقا ص ۲۷۰ ہر ان کا سن وفات ۱۰۰۰ھ دیباچہ ۔

۲۔ فی الحال خزینۃ الامیر ص ۲۷۰ ہر زیادہ تفصیل سے دیباچہ نیز یکم تذکرہ نمای ہند ص ۳۲۰

تکمیل مریدان از سائر اقران و مشایخ زمان اقبال داشت این بر سر بزرگوارانعام
خلیفه الهی ممتاز بوده اعزاز و احترام بر سر بودند و بعد فرخ سیر اقبال کردند و احدی
رقعی ۹۰ در عهد بهادر شاه اقبال رحیم الله.

۹- شیخ محمد حبیبی

ابن شیخ احمد شیخ سرحدی بود، تقوی و صلاح انصاف داشت و اکثر اوقات
در بس عظیم فدا اوله می گشت رکعت کثر بر گاه و سالیان پناه رسیده مورد مرهم
عطای شاهنشاهی شده در عهد بهادر شاه فوت کرد و رحمت الله.

۱۰- شیخ داود گنگوی رحمت الله

افزد همان شیخ جلال الدین و صاحب نشین دالو ماجد خود شیخ محمد صادق بود و بساط و
و بعد شغف تمام داشت و در آشنای تواجد گریهای شورانگیز نمودی و در حضار مجلس
درد و سوز سرایت کردی که نزد مشرفان خود و آشنایان و خلیفه الهی رحمت الله رسیده مشمول رحمت
گردیده بودند و در سن پنجم جلوس دالو از دار محنت برز بهشت گاه جنت رحلت نمود.

۱۱- امیند جعفر احمد آبادی رحمت الله

صاحب فضل و کمال و پاننشین دالو ماجد خود پیشه جلال بود، اشعار و کلام و
نکات حکمت آمیز او حالت بخش ارباب مال است و دیوانی ترتیب داده

کتابی مثنوی بر احوال سادات عظام تألیف نموده روایات نام نهاده و مصفا تخلص نموده
و این چه صمیمیت از اشعار اوست

مازما در زمانه افتاد است بر بهار افتاد افتاد است
ای سقا در میان ماه رفان نشاید با یگان افتاد است

۵

بهمی که گرفته ام دوزخش کس در شب تار را ندان گرفت
بمضور رسیده بگو تا گون حایات و انعام نقد و خلعت و قیل مخصوص شده و ملین
مراجعت نموده و تمذیب یک هزار و هشتاد و پنج هجری (۱۰۸۵) ازین بدایه مفرود
بسرای سرور انتقال نموده

۱۲- بیدار بیدار

بیرة مخدوم جهانیاں روح الله روح نخستین کسی است ازین تمیله که بیدار
گجرات مار شاه غلامی پر داخت و در قریه ثوره (۹) سه گروهی احمد آباد مدفون
گشت و سید محمد شهنشاه عالم بیرة سید بیدار مسطور صاحب خوارق بود
ازین شهرت مستغنی اند که و بیان است از قدش در رسول آباد زیارت گاه اهل
آن دیار است و سید محمد پدر سید جلال بصاحت وجه و فصاحت زبان موصوف
بود، فردوس آیشانی دو بار سید را دیده بود و او در سنه هزار و چهل و پنج [۱۰۴۵]
ازین منزل عالی بمنزله ات انجمنی رخت کشیده و در گنبدی که نزدیک منقبره
شاکه عالم قدس سرود افتخ شده مدفون گردید، او در تاریخ ولادت خود باین
مصرح ۵ من دوست و دامانی اهل رسول

ملمم شده، سینه ببال پذیرید جعفر ندک و مغفور بصقات مرخیه و اخلاق شیهه موصوف
بود و محتابین رنگین و معانی دلنشین را به لباس نظم می آراست در ضامن خلص میکرد
از منظومات اوست هـ

من از نظم تو در آتش تو شمع ندم رقیب
کیم مست قناد جلوه بر سنگ است

در سنه هزار و پنجاه و دو [۱۰۵۲] فرودین آشیانی ییتر را از احمد آباد
به کمال خواش و مهرانی طلبیده منصب شش هزار و خدمت سدارت کل ممتاز
فرمود و ولودند، غره جمادی الاولی سنه یک هزار و پنجاه و هفت [۱۰۵۷] هـ
از محنت کرده دنیا بر سرای سود غنی رحلت نمود، تاریخ و تاتش هـ
جانشین جیسر کرار بود

هـ ۱۰۵۷

یافته اند و دو پسر داشت حسین پور اوسید جعفر ندک و خلف دیگر خان
رفیع مکان رفوی خان صدر الصدور خلیفه الهی بود.

۱۴ سید نعمت الله

یوفردانش و جودت طبع انصاف داشت، مولد او قصبه نازول است
در آشنای سیاحت ولایت بنگال رسید و اقامت نمود، شاه شجاع باو طرفه اختیاری
داشت و اکثر بمنزل او رفته استفاده می نمود و بعد از شکست شاه شجاع دل
از مملکت بنگال برگرفت، در این اوقات شهید را با پادشاه گیتی خندان محاکمات
و مراسلات اتفاقات افتاده در سنه هزار و هفتاد و دو [۱۰۷۲] هـ ازین مرط
آنچنان رویت یافت که جوینده از وی فغانی نیافت.

۱۴- شیخ نورالحق دہلویؒ

فاضل محدث و عالم متبحر بود، خلیفہ و بانشین پدر خود شیخ عبدالحق دہلوی است
رحمۃ اللہ علیہ شیخ مذکور بہت و ارادت سلسلہ قادریہ و ساد الیہ رضا ذلیہ، داشت
و او برسی جو صبیح بخاری شری دانی داشت و معضلات و مشکلات احادیث را
حل ساخته و در توفیق مذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جہد ملیح نموده و احادیث
مخالف این مذہب را تاویلات نخبہ فرمودہ و بر عقدی و شرح مطالع و شرح
ہدایہ حکمت و دیگر کتب متداولہ حاشی دارد و در نظم و نثر و جید زبان بود، این
رباعی از دست ۷

رباعی

از شیوہ ہمدان این دور خلافت گویم رمزی اگر گیری بکذا
چون نیشہ ساقند پیوستہ ہم دہا ہم پر خمار دروہا ہم صاف
یار ہا بہلا زمست اقدس عالمگیر بادشاہ رسیدہ بنایات پادشاہ امتناز گردیدہ
بود در سنہ ہزار و ہشتاد و س [۱۰۷۳ھ] کہ سنین عمرش بہ نوہ و دور رسیدہ بود عزیمت
سہ آخرت کرد تا رنج و قاتش بطن اعلم یافتہ اند۔
۱۰۷۳ھ

۱۵- شیخ بازید سہارن پوریؒ

عالم متوجع و فاضل متشرع بود و فرقة خلافت از شیخ محمد معصوم سہروردی تقدس

مترجمانہ ہمارے مدرس علیہ وارثا وطلبہ (طالبان) اشتغال داشت و از ما
دون حق و از ماسوی منقطع بود، ہلا زمست خلیفہ الہی رسیدہ، ممتاز بافتات دیدہ
(تقدیر) بود و در ہمدہ سہارن پور مدرس و تدریس و تہذیب کیر اوقات خود را مسمور
می داشت و ہر سہ ہزار دیک صد و دہ ہجری (۱۱۱۰) رحلت نمود

۱۶۔ شیخ محمد لکھنوی

فصل و کمال روحانی تعلقی و وارستگی در ست مرتبہ شیخ عبد اللہ ثرمہ پوش
بود، و شیخ عبد اللہ از متوطنان نواحی کوہ لبنان بود، پیوستہ ثرمہ پوشیدی و
از اسباب دنیا چیزی با خود نہ داشتہ سفر بسیار کردہ بود و ادبی و شعرا گذار
را بقدم توکل پیوہ بود و نسبت ارادت بہ سلسلہ چشتیہ داشت و در روزہ معینہ
شیخ پیر محمد را اشتغال و از کار تعلیق فرمودہ و آنچہ درین طریق لابہ سالک است
تعلیم نمودہ و بکونت قصہ لکھنؤ ولالت کردہ و در بیت دیار غربتان نمودہ و شیخ
با اشارہ پیر خود در قصہ لکھنؤ مقیم بودہ مدرس علوم دینی و کتب سلوک اشتغال
داشت، و شیخ در روزہ متبرکہ خدمت شیخ مینا قدس سترہ چہار سال بچہ کشی
مشغول بود و از انجا با اجازت مخدوم در شاہجہان آباد رفتہ چندی در مغیرہ اسوہ اولیہ
قطب الاقطاب انوار الغریدہ ہمدردیام در دار الخیر ہمیر رفتہ و در روزہ قدوۃ العالمین
حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنہری (ہجری) بچہ کشی پدید آشت و دانشای چلہ

ملہ دیکھو خویۃ الامینہ ص ۳۳ خصوصاً اقتباس معارج الاولیہ جس کا مصنف ان سے طلبہ صاحب
معارج الاولیہ نے اخبار الاولیاء لکھی ہیں یہی انہی لافات کا ذکر فرمایا اسی طرح کیا ہے۔

خواهر را دیده و بهم شده که در ککسور رفته استقامت نمایند و لایبت ککسور به شیخ بیست
و شمار اربابان المشایخ آن در این مقب گردانیدیم شیخ با جهالت خواهر در ککسور آمده
بر تفرقه که الحال رو شده فطیه (۹) شیخ جدا نخواهد است زیر درخت کیش (۹) و اقبلی
که الی یومنا بذان درخت اینتاده یاو گار از آن معارف آگاه اند بمرنوده توطن
گودیده در سن علوم دینی و تربیت مریدان پرداختند و توکل شیخ شریعتی که در احوال
تحریر و تقریر دساید گرایا سا که به تحریر آن پرداخته و غیر از بیجهت و دستار واداد و کتب
ضروری چیزی با خود نداشتند و سواي بدریاد آفتاب و ضوی آوندی هم نبود بهر
عمر و توکل بمر بود و در سن هزار و هشتاد و پنج [۱۰۸۵ هـ] وفات یافت رحمة الله
علیه و عزیزی تازیخ و قش بند پیوست یافت بعد فو قش ستوده با حنلابی
۱۰۸۵ هـ

حیاتی و معارف آگاه شاه اشاق بهاری خلیفه و سجاد نشین شیخ مرحوم
گردیده قدم قدم طریق سیر خود مسوک داشت و در علوم دینی تفوق از قرآن خودی نبشت
و کذا مصحفاً در مکتب بزار و هشتاد و هشت (۱۰۸۶ هـ) از دار افتابار الباقی امید

۱۰ امیر محمد شریف لاهیوری

مرید و خلیفه شاه پیر محمد ککسوری بود بار شاد و تربیت مریدان تفوق از انبای
خود حجت اکثر اوقات خود را بمر حجاز مصروف داشتند با آخره در بیده شایعانی آقا
در مغلیه و تکیه بناموده محل اقامت مقرر فرمودند و تن برضا ایزدی داده و طاعت

فرمودند در همان مکان متبرکه مدفون گردیدند.

۱۸ حاجی محمد حسین چپڑه پوش سیاح

از عارف عرب آمده در نواحی کلا نور متعلقه صوبه لاهور اقامت چندی فرموده باز بسفر حجاز پرداخته بعد مرور ایام در ایام سلطنت فردوس مکان باز پدید آمده در مقام مذکور تکیه بنا فرموده اقامت در زبده بارشاد و حمایت مریدان پرداخته صاحب خارق عادات و محاسن اخلاق و متشرب بودند فردوس آشنائی مکرر در تکیه سبدر رفته میتد و نهاسا مورد وفوی و ملاقات سلطان مذکور متوجه نگردیده، همه عمر خود در توکل و تان دبی بسر برده و اهل دیونا خلفایش بر چنین دتیره بسر می برد و نذر بم قبول فرموده و ولیفه رحمانی نیز در ایام شاهزادگی بخدمت سید مهرور مشرف ملاقات گردیده نسبت به پدر خود مور و بر محبت سید گردید و آن مهرور مغفرت در ۹۰ در ایام یک هزار و هشتاد و دو بھری [۱۰۴۱] در ماه شوال بدرالبقا رحلت فرمود از خلفایش حاجی محمد عادل از متوطنان ملک پنجاب چنانشین و خلیفه شده به ترمیت مریدان پرداخت و در توکل و تان دبی گوی از همسران بلکه از پیر خود و دایسر می بود و تکیه عالی شان بنا فرموده برای ورود مسافران بهمان خانه تعمیر فرموده صاحب خرق عادات و محاسن اخلاق بودند.

در شیک هزار و نود و پنج [۱۰۹۵ھ] رحلت فرمودند.

۱۹ صاحب دین یقین شاه نورالدین قدس سره

ساکن نوشهره متعلقه پرگنه گجرات شاه دوله قوم مغل بوده اند در بدو حالت در سلسله مداریه منسلک بودند هر سال در عرس شاه مدار رسیدن در

مکن پرورد خود واجب و لازم دانستند می رسیدند اتفاقاً در سنه یک هزار و نود
 [۱۰۹۰ هـ] باراده طواف مزار متبر که شاه دارعازم شده و اردتکیه حضرت حاجی حسین
 گردیدند با تمام حاجی محمد عادل مزار آید و خدای حاجی مذکور مسجد و تکیه متبر که
 بنا فرمودند و احترام از بی نماز نموده در حالت عدم وضو خشت و گل را بدست
 می گرفتند.

شاه نورالدین که از بدو حالت گاهی وضو نمائند آشفته نموده بطور ماریه
 بصری بودند بعد و رد تکیه متبر که خواستند که در تعمیر مسجد شرکاء بودند در تحمیل
 خشت و لای مشغول بشوند صد بار (خدایار) و فقرا حاجی محمد عادل مزار حجت نموده
 استناده نموده که از چهار یک خشت را بی وضو نه نهادیم تا که خلافت شیخ و از
 صوم و صلوة مناسبت نداشتی چگونگی تعمیر پر دانی شاه مذکور از منافعت ایشان
 دست باز نداشت نسبت سابقی مقید به تعمیر گردید و گفت که شما این ماجرا را پیش
 پیر خود می برید و از احوال من پرسید اگر اجازت خواهند فرمود بهتر و الا دست
 باز نخواهم داشت. فقرا اتفاق شده حقیقت حال را بر عرض حاجی محمد عادل رسانیدند
 حاجی مذکور متأسف گردید و فرمود که دست از منافعت باز دارید که بعد من این سر
 علقه و خلیفه شما خواهد بود.

خدایار و فقرا از استماع این چنین کلمات متحیر گردیدند شاه مذکور پیغم تعمیر مسجد
 رسانیده حدیث حاجی را بعینه نقل کردند، شاه مذکور بجز استماع این کلمه از افعال

له و کیومر

له جمع موعود

له اصل و خشت

شینه خود میزگشتند به توبه و زاری پر داغ و خسته پایم بیعت حاجی فرستادند، حاجی استدعای آنها را بدو جزء اجابت مقبول ساخته بارشاد و بدایت شاه مذکور را از دره و اصلاح حق گردانید و چون در سلسله علیریشان مقرر است شخصی را که من بعد خود خلیفه نمودن منظور می شود در ایام تمارض خود آن را بامامت بختیاد مقرر می فرمایند و معلوم دینی استغفار رکذا می کند حاجی محمد عادل در مرض موت خود شاه نورالدین را خلیفه و جانشین خود مقرر فرموده و بعد از امامت صلوة پنجگانه نصب ساخته در سنه یک هزار و نود و پنج (۱۰۹۵ هـ) بجلدین شافعی شافعی و شافعی نورالدین صاحب عرفان و جامع اخلاق بود چوینست که بکلیسری بر دو صاحب خرق عادات رکذا و منظر کرامات بود و آثار او پنجاه هزار کس طحام پنجاه قسمت می فرمودند و چند بار سفر حجاز پرده داشتند و هر مستعدی که خدمت حضرت ایشان معرفت بمطالب غیب خود رسیده فایز می شد و در سنه یک هزار و یک صد و بیست و نه (۱۱۲۹ هـ) بجلدین شافعی شافعی رحمة الله علیه.

۲۰ حاجی سعد الله

مرید و خلیفه ارشد و جانشین شاه نورالدین بودند بارشاد و بدایت مریدان و درع و تشرع عظیم اشال بودند و محرر این اوراق چند بار خدمت ایشان مستفید گردید و به تفصیل علوم درسی مخاطب بودند و بجهن توجه آن مصر کرامات این صدر از تحصیل علوم در سیه فراغت حاصل نموده صاحب خرق عادات بودند و در سخاوت وجود و مروت بی همتا و در سنه یک هزار و یک صد و هفتاد (۱۱۷۰ هـ) بجلدین شافعی شافعی رحمة الله علیه.

۲۱ صاحب عقول شیخ عبد الرحمن

با خلاق ستودہ موصوف بود، از انبیا و فقرا بہر کہ نزد وہ بود ارمی شد دقیقہ از
و قلاق خدمت نمی گذاشت و بہر کہ از امر او انبیا تکلیف ینا می کرد نمی گرفت و کتابی
مستوی بر احوال مشایخ متقدین و متاخرین تالیف نموده مرآۃ الاسرار نام کرده و دو قصبہ
ایستہی کہ از تراجم سرکار لکھنؤ است عمارات طرح انداختہ بصری بود۔

۲۲ شیخ پیر محمد سلونی

ریاضت بسیار کشیدہ و بہ صحبت بسیار مشایخ رسیدہ بود اکثر سکنہ آن
تواری باجناب اظہار دارند۔

۲۳ پیر محمد قادری برہانپوری

متقی متورع بود و سبب ارادت بہ سلسلہ قادریہ داشت در بعضی اصناف
رفیق خلیفہ رحمانی بود۔

۲۴ شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری

بصلاح و تقوی آراستہ و عظم دوت اسما از دیگر مشایخ و فقرا ممتاز بود
در مد شیخ فرید کبر وال واد ارادات بشیخ محمد گوایاری دار و در گاہ خلیفہ الزمانی

لہذا اثر اکرام مشایخ چہ کہ مہجورون مضادات الہیہ سے ہے شیخ پیر محمد کامل خونیہ الامینا ملہ پیر محمد
ان کے نور سید سید احمد کمال ثانی خان (۱۵۹۱ھ) اور آزاد گری (۱۸۱۱ھ) نے مفصل دیا ہے۔

حسب الطلب رسیدہ مشمول عوامت خسروانی بودہ در لاہور بسر می برد و در ہی ہلرتی مدد معاش بنام فرزندان خود در لاہور مقرر کردہ نزدیکی خانہ خود مسجد عالی بنا کردہ ہماںجا اقامت کرد و در سلطنت الخلیفہ رحمانی دکنہ انتقال نمود۔

۲۵۔ شیخ عبد الملک

مرید و چانشین والدہ خود شیخ فرید کبر وال بود و بد و تقوی و علم و فضل اقصاف داشت بر قافیت شیخ محمد شرف کر بلا زمست شاہ عالمگیر مستعد شدہ کامیاب مطالب گشتہ در بلدہ سرحد سی و پنج عالمگیری انتقال نمود۔

۲۶۔ شیخ عبد الفتاح گجراتی

پیر زمرانی بود از کمالات نصیبہ وافی داشت ، مشنوی طای روم و مرغوب می دانست و اوقات خود را بحد اپستی معمور داشت ۔

۲۷۔ شیخ محمد ماہ جو پوری

بنفصائل صوری و معنوی اقصاف داشت و سلسلہ ارادت پر سلطان المثنیٰ بخ قدس سرہ داشت و در انصرام مطالب پاشکنتگان نوای و نوایای ، فقر و عورت سنی و افری کرد و در بلدہ جو پورہ اقامت داشت ، ہر چند عالمگیر بادشاہ قصد طلب او نمود زینبار حرکت نمی نمود۔

لے ان کا حال اثر الکلام ج ۱ ص ۱۸ پر مفصل تر دیا ہے۔ تاویخ نکات ۱۰۹۰ ص ۱۱۱ انہوں نے تفری روی کی شرح بھی لکھی۔

۲۸۔ شیخ شمس الدین

برادرِ غرور شیخ محمد مہار بود، بہ تہذیبِ اخلاق کوشیدہ، باوجِ اخلاق سقیمہ عروج
نمودہ و در پلڈہ جو پور رہا، درسِ علوم ظاہری و سلکِ اشتغال داشت۔

۲۹۔ شیخ عبد الرشید جو پوری

انصاری ستودہ تیم و حمیدہ اخلاق بود، اوقاتِ خود را ذکرِ حق مشغول
داشت رحمۃ اللہ

۳۰۔ شیخ عبد الوہاب نقشبندی لاہوری

ستودہ او ضاع و پسندیدہ اطوار بود از بی تعلقی میلِ بتابل نمی کرد و چہل و پنج
سال در حجرہ تنگ بسر برد، نفس گیر داشت مردم بسیار از محبتِ شیخ از مناہی
و ظاہی اجتناب نمودہ سالکِ طریقِ صلاح و فلاح شد نہ شیخ در سنہ دہم جلوس
حاکمگیری در عمر ہشتاد سالگی مرطوبیای سفر واپسین گردید و در لاہور مدفون شد۔

۳۱۔ شیخ پیر محمد جنیدی (جنیدی) ۱۹

بزد و تقوی آراستگی داشت و در قصۂ جنید (جنید ۹) طرح آقامت انداخت

۱۔ اسی کے حالات کے لئے دیکھو ہاشم کرام ج ۱ صفحہ ۱۰۰ و نحوینہ صفحہ ۱۲۔ ان میں ان کا سہ وقت
۱۶۸۲ء واپس آکر بہ دربارِ دستِ معظم ہوا ہے۔ ۱۶۵۵ء و جو غزنی میں ہے، اس لئے کہ صاحب
(ہندو اخبار ۳۰۶) کے ہمدان سے بیان کیا گیا ہے کہ دیکھو تذکرہ علای ہند صفحہ ۱۱

بدرس علوم دینی اشتغال داشت رحمتا الله علیه.

۳۲ شیخ محمد وارث

باخلاق حمیده موصوف و بقر و قناعت مشهور و بر تزکیه باطن و مجاهد نفس پیوسته مشغول بوده و در شاه جهان آباد اقامت داشت.

۳۳ پناه دولامی گجراتی

بخدمت محمدی پیدا بآتم قایم گردیده از سوال (نوال) او بهره وانی یافت و از مشایخ آفاق گشت خرد و بزرگ سکونت بخیاب را با و طرقت اعتقاد داشت و باوجود عدم اسباب و نقل خرج بسیار داشت و مردم کثیر از مطیع او و تلمیذ خواری بودند و اقسام و محوش و طیور گرد و جمع آمده و فیل و شتر و شیر و ببر و دیگر جانورانی فراجم آورده را بر آنها میباده داشت و عمارات عالی ساخته و مابین لاهور و گجرات پل طولانی برهنه و یک اسماش نموده و سی جلوس انتقال نموده و رحمتا الله

۳۴ سید قاضی خان گجراتی

بورج و تقوی موصوف و برنجی و منکر و امر معروف تبتید داشت کمر بهت ایت غلیظه الرحمانی ممتاز گردید و در گجرات خود و سکونت داشت در سنه سی و یک جلوسی

له ان کمال و کیمو خانان ۱: ۵۱: ۵ پر

نه و کیمو خزینه ۲۴

نه خونی اید نامرست چشتی

انتقال فرمود رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۔ محمد غوثی کنجاہی

صاحب و سالک مسلک مجدد و حال بود۔ گوہران اشعار فارسی و ہندی
 آن بجز اسرار ہمہ آید اود آویز، گوش مستدان روزگار است از دار و است دوست
 آشوب درد خاطر مہ از پی سرشته اند بی پرگیا بیمار من از وی سرشته اند
 بکس کہ آید از دامن مست می رود گویا کہ خاک بر گم از وی سرشته اند
 در کعبہ آگاہ ولی بسر می بود۔ سرشتگان داد می طلب را بسر منزل مقصود
 رہنمائی می کرد۔

۶۔ شیخ بابا دق قسوری

از مریدان شیخ آدم بنوٹری بود۔ ہرک و تحریر موصوف و مزید و انصاف
 مشغوف از غایت بے تعلقی در کوچ و باز از سرو پا برہمی گردید و از امر معصوم
 و نہی منکر خود را مقصر نمی داشت، بعد چندی در دار الخلافہ شاہ جهان آباد اوقات
 اویجا حظ و نصایح رود انجام ۹، مہات از باب حواجج و صفت ۹، می گردید و کذا ۱۰، در
 عہد عالمگیر مجدد برین شرافت رخصت شد علیہ۔

ملہ ان کا حال دیکھو غانی خان ج اصلاً ہر۔ صاحب اخبار لاخبر کے وہ صاحب ہیں۔ اور
 اس نے ان کا حال تفصیل سے دیا ہے۔

کہ دیکھو غوثی مجدد ۵۹۹ یہ مجدد صاحب کے اعظم غلام ہیں سے تھے۔

در ذکر علمای این عصر

۱۔ دانشمند خان

موسوم محمد شفیع و مشہور جملہ شیعہ ای یزدی، در عصر فردوس آشیانی شاہ جهان
 برای تجارت و سیاحت بہ ہندوستان آمدہ چون کٹر مصیبت فضایل و کمالات
 او مسامحہ و ہلال پادشاہ رسیدہ بود کہ بگاہ اتفاق رو، سرگرم علمای خراسان
 و عراق است او را از بندہ سورت کہ عارم وطن بود بخوابش تمام داعی و از فراوانی
 طلب حضور فرمودند و بہت مناظرہ و امتحان او قدوہ علمای قول جامع مسئول
 و منقول حقانی و معارف نگاہ رکذا، عہد حکیم سیالکوٹی را نیز طلبیدند و آن ہر دو
 فاضل بی ہمتا و ادراک لازمست مستعدہ شدہ در انجمن فیض توطن در تفسیر آیہ کریمہ
 بِإِذْنِكَ تَعْبُدُونَ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُونَ مباحثہ کردہ و میر علمای سداشدخان قرار
 یافت، و سخنان بلند و نکات دلپذیر اذعان ہر دو دانشمند تحریر منصفہ علہ ہند جہات
 این اوراق از طول کلام اندیشیدہ و ایراد و لایلی علمی و ذکر اسولہ و اجوبہ طریقین را
 مناسب ببقای این مختصر نمیدہ بشرح مباحثات مذکورہ اختصار
 اقتصہ حضرت فردوس آشیانی محاورہ و تقریرات را خوش نمودہ در سلبک لازم

منتظم فرمودند و در اندک مدت منظور عاقبت پادشاهی بدوہ بخواب و انشد خانی سرا از
گردیدہ منصب سر ہزاری و خدمت بخشیکری غلصت آتیانہ پوشیدہ دور آخر ایام
سلطنت انحضرت از منصب و خدمت استعفا نمودہ و در شاہ جهان آباد مشغول
گشت

بدین اورنگ خلافت و بہانداری بطرہ جلوس عالمگیری ارتقا حاصل یافت خان
مذکور مورد مراجعہ خاقانی شدہ منصب چار ہزاری فرق عزت یافتہ و آخر
بوالا پایہ پنجہزاری صعود نمودہ و خدمت میر بخشیکری مرتبہ آتیانہ یافت و پادشاہ
دین چاہ بعض کتب راز و خان موصوف مکرار نمودہ خصوص ایجاز معلوم امام غزالی
از اول تا آخر تکمّل نمودہ ۔

۲۸. قاضی خان

موسوم بہ علام الملک توفی از علوم معقول و منقول بہرہ عام داشت و در
الہی و طبیعی و اقسام ریاضی بی ہمتا بود و میانین الطاف فردوس آشیانی منصب
چار ہزاری ہمدک اعتبار برافراختہ خدمت میر سامانی داشت و در عہد پادشاہ
دین شاہ در سنہ ششم جلوس والا در خطہ کشیر بے نظیر بعد از سپری شدن
راجہ رگھناتھ بوالا پایہ دیوانی و وزارت گل عروج نمودہ و بعد از مدہ روز برخص
اسہال کندی طریق قنات سادہ اسفرت پیمود ۔

ملہ دیکھو ریہ ص ۱۰۱ اندر حوالات ہمدان دیکھے ہیں ۔

ملہ اصل رسم یہ ۱۰۷۳ھ کا واقع ہے و دیکھو عالمگیری ص ۲۱۱ جو مطابق ہے
سنہ ششم جلوس عالمگیری کے ۔

۳۹- شیخ هروری

در آغاز تمیز و عنفوان شعور از خراسان به هندوستان آمده اکثر کتب متداوله
را نزد علامه الاسلام لاجوری که از افاضل مقرری بود تحصیل نموده و در
ایام جوانی عازم حجاز شده بطوایف حرمین را در نماز شرفا مستغرق گشت و
علم حدیث در آن اکتفا شریفه مند نموده باز به هندوستان آمده در مهنونی بخت
در مذابک طائزانی اعلی حضرت اهتمام یافت و به تعلیم دارالاشکوه مقرر گشت و آخر
ایام منصب دوهزار ری رسید مدتی بخدمت ممداریت کل ممتاز بود و در سنه هزار
و پنجاه و سه (۱۰۴۳ هـ) جلوس عالمگیری ندای ارجی را شنیده روانه موطن
اصلی گردید.

۴۰- اعتمادخان

نامش علامه داتوی و مولد و نشاناش بر بان پور از علوم دینی حفظ وافر
و از دیانت و راستی نصیب کامل داشت، در ایام شهرزادگی خدیو خدا جو مقرب
و محل اعتماد بود بعد جلوس خدیو خدا گاه به منصب دوهزار ری و پانصدی رسید
بخدمت عمده سرافرازی شده و در سنه پنجم جلوس والا امیرخان تانگم صوبه کابل جمعی
را که عالی ایرای مجاسوسی فرستاده بود از لواجی کابل گرفته بصفور پور و در سال
داشت و خدیو جهانی پناه با اعتمادخان حکم فرمودند که بمیانگه تمام استفسار این معنی را

از ان جماعت نمودہ پمرض مقدس رساند چون آن جماعت احکار جاسوسی نمودند تمام دغال
بکسان خود گفتند کہ امشب انتظار ببردہ حوالہ کو تو ال نمایند باز استفسار کردہ
خواہ شد چون آنها ہم کو تو ال شنیدند از حیات مایوس شدہ یکی از ان سر جگان کہ
پیوستہ آنها تر فرصت می نمود و در ایلی سواری رہ، حربہ را پوشیدہ میداشت
خود را پہل رہ، رسانیدہ از ہما خائمشیر کشیدہ خود را ہمان مذکور رسانید مشیر
انداختہ آن خالی میگرداشید ساخت مردم گرد پیش و دیدہ آن ہا را کہ وہ
نفر بودند بقتل رسانیدند۔

اہم قدوہ علمای کرام شیخ نظام

پیر مینر گاری و خدا پرستی موصوف و عریہ دانش و تجربہ در علوم و فراط محمولات
مشہور و معروف بود اکثر مشاغل و ادات مادر بر بان پور کہ مولد اوست نزد قاضی خیر
قاضی نصیر خواندہ و قاضی نصیر الدین بدان پوری مذکور از مشاییر فضلائی عصر بود
او کسب علوم منذ اولہ پیش پدر خود قاضی سراج الدینی نمود تفوق از انہای جنس خود
جستہ بود و رستہ ہزار و سی و یک رہ نور و سفیر اخلاص گردید۔

۴۱۔ ملا عیوب الدیکیم

فیض و فراز طریق کمال پیو و در مضار فضائل نصب السبق از ہمسران ربو و

ملہ الی کا ذکر عالمگیر نامہ ص ۱۰۴ پر آیا ہے۔ نیز دیکھو تذکرہ علمای ہند ص ۲۴ اور

الی کہ مشاہد کمال تذکرہ ص ۱۴ پر

تہ الی کے حالات کے لئے دیکھو مائرا کرام ص ۲۰، نوید ص ۹۸، تذکرہ علمای ہند ص ۲۴

بود و آیات حقیقت کثانی بکرم و بیش ساخته بقناعت می گذرانید، و در عصر فروزش آشیانی چون هنگامه دانشوران ردق گرفت و بازار فضل گری رواج پذیرفت، ملا از انعام و عطایای آن حضرت و این امیدگران بارگروانید و چندویہ بر ہم سیرغال یافت و ہر گاہ ہر گاہی آمد بقودنا معدود کایمباب کی گشت و دو بار بزر سنجیدہ شدہ مبلغ گرانند یافت چنانچہ سبقتا مذکور شدہ بود و فزون علوم بنام نامی آن بادشاہ معصنات میقدہ برداشت و از نصایف عش حاشیہ بیضاوی و حاشیہ معقول و حاشیہ خیالی و حاشیہ تمیز قطبی و حاشیہ شرح مطلع و مطرح الارواح و حاشیہ جہد انوار و کلمہ اش و حاشیہ شرح اشارات و شرح حکمت امین بنایت مشہور است و در مدارس علماء و فضلا مقرر و مود (مذکور آن تعدوۃ الفاضل دوازہم ربیع الاول سنہ ہزار و شصت و ہشت (۱۰۶۸-۱۰۶۹) کہ اول جلوس عالمگیری بود و در سیالکوٹ رحلت نمود و غفر اللہ لہ۔

۳۲۔ ملا عجم الدین

قلعت سر آمد خاں پر زمان ملا عجم الدین سیالکوٹی بود بزرگ و اداری علوم و حل مشکلات و تحقیق دقیق و تشخیص حقایق آن چنانچہ باید پروا خستہ و حفظ کلام مجید

لعلہ منی بہاگیر

کہ شاہ جہاںی

سے اثر اور تذکرہ میں زیادہ طویل فہرست دی ہے۔

لکھنؤ خوشیہ بجا از خیر الاما صلیبی۔ گراشا کلام میں جس سے ترجمہ بہت مطابقت رکھتا ہے۔ اور تذکرہ ملای چند میں ۱۰۶۹-۱۰۷۰ھ واپس عالمگیری کا جلوس اول کم ذی قعدہ ۱۰۶۸-۱۰۶۹ھ کو ہوا۔

و صلاح و تقویٰ زینت افزای فضایل و کماتش گردید و با قطع و عزلت گزینی و قلت اختلاط با ریاض دول پروردگار خود مزینت داشت و از تصانیف حاشیہ ہایہ جمایت مشہور است، وقتی کہ عالمگیر در سروکار لاہور پرداخت ملار ابصار اعزاز و احترام طلب نمود و جمایت مدد کرد و الود ما جود مقرر بود مع شنی ذایر بآن قدوہ علما مقرر فرمودند۔

۴۴۔ میر باشم گیلانی

از مہتممان پادشاہ دین بود و بکثرت دانش و نور فضل و قوت حافظہ و حدت فہم اقیار داشت و طرزہ سال در حرمین محترمین کسب علم نموده بہندوستان آمدہ فن طب و اقسام ریاضی را پیش جالینوس خواندہ در احمد آباد غالباً سہ سرفرازی یافت، و بتقریبی بمصور آمدہ و در سلک ملا مان و رگاہ منتظم گردید و بہ یادوری بخت تعلیم حضرت شاہنشاہی مامور شد و در ان ایام حاشیہ بر تفسیر بیضاوی نوشتہ بنام نامی فردوس آشیانی مقرر گردانید، و در اورنگ آباد سنہ ۱۰۶۱ و شصت و یک [۱۰۶۱ھ] کرشمش از بہشتاد گذشتہ بود و در گذشت۔

۴۵۔ ملا عبداللطیف سلطانی پوری

از نیر المہتممان پادشاہ بود و در محقولات و مقولات ہبہ تمام داشت، اکثر علوم را از جامع کمالات ملا جمال لاہوری خواندہ و محقولات را در خدمت

لحمہ اورنگ زیب سے ہے۔

یہ بھی اورنگ زیب کے اختلاقیہ کیمنذکرہ علما ہی ہند میں ۱۳

شاہ فتح اللہ شیرازی استفادہ نموده بود و او نیز مرثیہ بنیاد شد و چند دیہ بطریق سید جمال
الفرمودیں آشیانی یافتہ بدین مشغول بود و در سنہ ہزار و چہل و دو [۱۰۴۲ھ]
بر حسب حق پریتہ و تاریخ فوٹش مع
* آفتاب علم را آمد کسوف *
یافتہ ۔

۳۶۔ شیخ فیض اللہ پسروری

برادر خرد جد مابعد این محراب اوراق در متقول و منقول بہرہ تمام داشتند و
در علوم امر، وجہ اکثر اوقات در عزالت و گوشہ نشینی بسر می بردند و آخر عمر پادشاہ
دین چاہہ تکلیف خدمت افتاد رکذا، در رکذا، پریتہ بدین علوم و فنون مشغول
بودند و در وجود و سخاوتی بہتاد و در ملک قادر بر آمدہ اکثر بہ تربیت افتادہ مضموی
مستند بود و در سنہ یک ہزار و چہل و نہ [۱۰۴۹ھ] داعی حق را لبیبک
اجابت گفتند۔

۳۷۔ ملا عبدالوہاب پسروری

جد و الد مابعد محراب اوراق از مشاہیر فضلاء عصر بود و در بہر پرہیزگاری و خدایاتی
موصوف و بہرید دانش و تبحر در علوم و ادب، افرا، ط معلومات مشہور و معروف

لہذا ان تاریخ سے ماوراء تاریخ کو مطابقت نہیں مصلح تاریخ سے ۱۰۳۶ھ یا الف محدود ہو کر دو کے
برابر کھینچ تو ۱۰۳۷ھ حاصل ہوتا ہے مگر کھلی ہند میں اسی کی تاریخ نکالت ۱۰۳۶ھ دی ہے ۔
تہ بقا ہر فرد وہاں مراد ہے

و در انجام مرام طبقات اہم مسامی بجا و اشتقاق کسوف و توافع با سفیر و کبیر سجید
 مرضیہ پوشان بود اکثر مدلولات را در سیاکوٹ خدمت ملا محمد کلیم خوانده در علم فقہ
 و اصول و معانی پیرہ تمام داشتند و ہم عمر اعتقاد بر توکل نموده مدرس علوم دینی و کسب
 علم قیمتی اشتغال داشتند فردوس آشیانی کریم خدمت ایشان رفیق متفرد و متعصب و
 وظیفہ شدہ و بالآخر بمسی و ترو و سعد اللہ خان دوم وضع در و ہر ائمہ با ہم فرزندان خود
 قبول نمودند سعد اللہ خان پیرضی اقدس فردوس آشیانی رسانید کہ ملا دودہ قبول نموده اند
 فردوس آشیانی فرمان ائمہ پیادہ و با ہم فرزندان ملا اختیار نموده خدمت ملازمت و تالیف کرد
 ملا متواضع مذکور غل فرزندان ملا بود الحال بہ سبب تفرق در جنگام و سکسکان و بہت
 مسطورہ از تصرف اہم و ہم پر رفته ملا در ستر یک ہزار و پنجاہ و نہ (۱۵۰۵) ہجری
 بدارالہنجان خرابہ و در رحمتہ اللہ علیہ

۸۸. قاضی عبدالوہاب

در علم فقہ و اصول جہادت تمام داشت و در راستی و درستی و دیانت
 بی ہمتا بود۔

۸۹ - ملا عوض

قصہ طبعش از سبکت بود و در بلدہ بلخ در خود (حلقہ) درس میریوسن آشنکری
 کتب دینی خواندہ بر اکثری از ہم سہقان قالیق گشت و مذہبی و ران دیار تبدیل
 اشتغال داشت بر مہنوی نجبت و مساعدت زمانہ شہر و ہم بوس فردوس آشیانی رسیدہ
 مورد عنایت و لوازش خسروی گردید و در زمرہ ملازمان انتظام یافتہ خدمت افتای
 اردوی ممتاز شد و در عہد پادشاہ دین پناہ بہ منصب ہزاری رسیدہ یک چند خدمت

اعتساب عسکر داشت و بدرین علم دینی مشغول بود.

۵۰- حاجی احمد سعید

مجلس بهار و از فضلاى كیار، اكثر متد اولات پیش دالم خود مولانا محمد سعید خوانده و بخدمت بسیاری از افاضل رسیده کسب علوم نموده در علم فقه مهارت تمام داشت و در ملک ملازمان فردوس آشیانی منتظم شده خدمت افتای عسکر داشت و آخر ایام سلطنت آنحضرت به حجابیت روم آیتا زیافته و بطواف حرمین مستعد شده و در عهد عالمگیر باو شاد منصب هزاری سرفراز شده و بدرین علم مشغول بود.

۵۱- محمد وارث خان

موسوم به شیخ وارث، در اقسام علوم و صنوف دانش پیره داشت و در کار دانی و مسائل فقهی یگانا نبوده و در تفسیر از زی بنی قرین زمان گشت و بهاست کلام و فصاحت الفاظ نصیب السبق از همسران بوده و همواره خدمات لائقه سرافراز بود.

۵۲- شیخ سلیمان میری^{له}

انکه کمال راستی و درستی و دیانت و امانت در خاطر مقدس پادشاه وقت بهاداده معزز بوده و در احتیاج و احجاج مطالب مطلوبان گوشش فراوان و سسی بسیاری کرد و بنایت بر دیار و خلق بود و آخر الامر بخدمت دارو علی عدالت معزز بود و با وجود کثرت مشاغل شهبادرین علوم می پرداخت.

۵۲۔ شیخ عبدالعزیز اکبر آبادی

باستقامت علم عقل و نقلی و استقامت فزونی دانش و صنوف بہتر قصب السبق از دانشوران روزگار برودہ و بدقت طبع و بصارت در ہدای و اختصات ذہنی و فصاحت زبان از اشال و اقوال انبیاء داشت و کسب فضایل پیش والد ماجد خود مولانا عبدالرشید کہ از قول علماء بر نموده و در عتقان شباب از پایہ تکمیل بدرجہ مدرس عروج نموده در وطن خود افتادہ گرم داشت و پای قناعت در دامن دولت پیچیدہ پیش اختیار نہ ودنی کرد و در نہ چہارم جلوس عالمگیری کہ مستقر اتفاق مطرح عساکر اقبال بود کمالات قدسی شیخ مذکور در محفل پادشاہ دین پناہ مذکور شد و بعضی یہ صایل و مستوداتش از نظرفیش اثر گذشت خیر بوجہان پناہ بخوابش تمام دنیا بہت فراوان شیخ را بحضور طلبیدہ مورد انوار الطاف فرمودہ بحضرت عرض کر رہا متیب از بخشدندہ احوالش در ضمن سوانح آن خیر لہ تا ما رتخیر شدہ۔

۵۳۔ مرزا محمد زاہد

خلف مرزا سلیم کاظمی، در اکثر علوم علی الخصوص در کلام و حکمت و منطق از ہمسران افضل و اہم بود اتفاقاً صحیح و خیالات بلند از حواشی کہ بر شرح مواتفت و علا جلال و دیگر کتب درسی تحریر نمود و بر اہل فطرت و ذکاظاہری گرد و دیاری از طلبہ صامیہ صحبت و تہمیت اواز حنیض شاگردی با وجہ استادی صود نمود و بی ہمتا شدند و

لے دیکھو انرا کلام ص ۳۷۱ کے باب کا، مآثر میں تاضی محمد اہلم لکھا ہے اور انہی صفحات ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲ کے کلامی ہندو ماہر آثر کے ترجمہ کا اعادہ کیا ہے۔

تصانیف الحالی فی زمانہ از کتب مضلہ است مبنی خدمت انتخاب اردوی پادشاہ
امیرازداشت امن بند خدمت صدارت کابل کردہ طبعی المود او بوداشتغال داشت۔

۵۵۔ ملا قطب الدین شہید سہالوی

در علم معتول و منقول سبقت از ہمسران ربودہ و پای قناعت در دامن عولت
چیدہ پیش انیشانی یافتہ در حیت مدرس طلبہ علوم و کسب علوم معنوی پرداختہ و تصنیف سہالی
کہ از مضامین لکھنؤ بسری بودند بار بار عالمگیری کاوشا متصدیہ ملاقات ملا گردیدہ ملا
ملکس او را بدرجہ اجابت نظر نمودہ اکثری را از مرتبہ شاگردی بلوچ بوستانوی
رہانبد نمود از ہمد تلامذہ ایشان ملا قطبی شمس آبادی کردار از قول حکماست و مصنف
مسلم الامول و میتران اسلم از تلامذہ آن بحر زبان بودند جو محض از احاطہ تحریر و تقریر
خارج بالاخرہ بانوای بعضی مفاسدہ و در سنہ چہل و ہفت عالمگیری در تصنیف مذکور شہید
شدند رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۶۔ ملا غلام نقشبند لکھنوی

کہ محضاً اسامی ایشان سبقتاً تحریر یافتہ از قول علمای عصر بود و در علوم عقلی و
فعلی و علم حدیث و تفسیر سبقت از ہمسران ربودہ چاشنی از فقر بسیار داشت فکر

۱۔ دیکھو اثر اکرام ج ۱ ص ۲۰۹، تذکرہ ص ۱۶۹

۲۔ دیکھو تذکرہ طحانی بندہ ص ۳۱۶ ۱۱۲۱ھ میں فوت ہوئے۔

۳۔ یعنی ۱۱۵۸ھ مگر آخر میں ۱۱۰۲ھ ہے اور یہی تذکرہ میں ہے۔

۴۔ دیکھو اثر اکرام ص ۲۰۹، تذکرہ ص ۱۶۹، ۱۱۲۶ھ میں فوت ہوئے۔

صائب ایشان از بعضی معتقداتش معذور میگرد و در پیوسته با وجود کسب باطنی امتیاز
فرست جسته بدین علوم ظاهری اشتغال داشتند.

۴۰- ملا محمد معقوب

فاضل دانشمند و صاحب فطرت بلند و عالی ذوق، علوم عقلی و نقلی را بارها
درین گفته و برگزیده و رسمی حواشی میقد نوشتند از باب فهم و از حواشی دیگر مستغنی
نموده ماضیه بیضاوی از علوم و بندی قاضی خبر می دهد.

۴۱- حلی عبد الله

از علوم ظاهری و معارف باطنی بهره تمام داشت و بر مصطلحات طائفة عالیه
صرفیه آگاهی تمام حاصل نموده و مهارت عربی و ترکی و فارسی را خوب می نوشت و
در علوم تصوف و حکمت تراکیف را لایف و تصانیف لائقه دارد و در زبان فردوس
آشیانی از روم به هندوستان آمده در زمرة فقرای بصری برود و علامه عظامی
یکپند از ضروریات او خبر می گرفت و در نوشتن کتابی شامل حال و امور بود.

۴۲- قاضی عبد الرحمن

از علم و صلاح نصیب وافی داشت و ربه هویات انصاف داشت، سالیها
خدمت قضاة قصبه بکرمین مضامین سرکار گورکپور که مولد اوست داشت چون
حقیقت تعینیت و تین قاضی برض خلیفه رحمانی رسید قاضی را طلب حضور فرموده
بمنصب سرافراز ساختند و در آنک زمان به مساعدت روزگار بخدمت قبهاری گورکپور
و دیوانی خالصات سرکار سطور فرق امتیاز افزاشت.

۶۰۔ قاضی محمد حسین جوہنپوری

از علم و فضل بہرہ تمام داشت و در عصر فردوس آشنائی مذتبہ خدمت قضاء
بدہ مسطور داشت و در انوائیل عہد خلیفہ رحمانی بمنصب سرافرازی یاقتہ بقضای
الہ آباد متناز شد و یکچند بایین امر قیام داشت و در سنہ ہفتم جلوس مطابق حکم والا
بمحضر رسیدہ مشغول عواطف خسروی گردیدہ باضافہ منصب و خدمت اشخاص
نکستہ اقبال خلعت اتیاز یافت۔

۶۱۔ ملا قطب ہانس

از مخلصان زبده منور خان شیخ سعد اللہ علیق برہانپوری دو از مخصوصان
سعدا شد خان مرحوم بدو بنا بر خصوصیتی ہاوی و در خلا و ملا ہا ز داشت و از
برہانپوری رخصت شدہ بوطن خود کہ در نواری متانی داشت آمدہ سکونت گزیدہ و
اہل جلوس خلیفہ رحمانی بمحضر رسیدہ باتمام چہار لک دہم سرافراز گردیدہ و وہی را
بقطب آباد موسوم گردانید۔

۶۲۔ شیخ قطب برہانپوری

فاضل متورخ و حافظ محمود و تیرا نماز منقری بود و قرائن را بہریت و تمام
قرأت می نمود و اشعار عرب بسیار بخاطر داشت و بغایت خوب می خواند و باوجود
قتضای و کمالات غربت و مسکنت باعلی درجہ داشت و در شہر عثمان الہیارک
پیش نمازی خلیفہ رحمانی ختم قرائن می کرد و یکچند بہ معطنی پادشا جزاہ محمد اعظم مہابی بود
در سنہ ہفتم جلوس والا در دار الخلافہ برکت حق پرست۔

۶۳۔ سید علی اکبر سعد اللہ خانی

اکثر فنون دانش ورزیدہ و پرغراض و وفایق علوم آگہی داشت تیمار فقه از جلیسای و مدعیان سعد اللہ بود و یکچند با موزکاری لطف اللہ خان اشتغال داشت و بسی حسن تعلیمت او خان مذکور در اکثر علوم جہارت بہم رسانید و بوقالیف فتاویٰ عالمگیری مامور شدہ بہ بنایت خلیفہ رحمانی امتیاز داشت۔

۶۴۔ ملا حامد جوہوری

در عقائد شہاب از وطن برآمدہ اکثر فتاویٰ را از سرزادہ محمد زاہد خواندہ بعضی علوم در خدمت دانشمند خان استفادہ نمودہ و در عہد فردوس آشیانی در ملک روزیہ اختتام داشت و در عہد غلیظہ رحمانی بدولت مسرت منزلت افتخاریاقتہ داخل مواظبت فتاویٰ عالمگیری شد و بہ تعلیم پادشاہزادہ محمد اکبر مامور گردید۔

۶۵۔ ملا محمد اکرم لاہوری

فاضل متبحر فتاویٰ را بار بار درس گفتہ و تہذیب درسی مکرر مجرور نمودہ بہ علم و ہدایت و صلاح و پرہیزگاری تصدات داشت بنایت خلیفہ رحمانی منتخض شدہ بہ تعلیم شاہزادہ محمد کامیش مامور بود۔

۶۶۔ شیخ وحیہ الدین گویاموی

عالم خیر بہ تقریب و پذیرد اخلاصات دین و معنای ضمیر تصدات داشت شیخ محرم

یہ چون مقرر اور انی شمار از علمای این عصر بیان فرود

ذکر اسامی شجرای عصر

ہم لا بد است

۴۰ عبد الرسول

مستخلص یا مستغنا کہ در سر کار شاہ شجاع خدمت داروغگی تو پناہ داشت بغایت
مستعد و قابل بود و در اد اخلاص از دست غلامکان نشافتر در ستر یک ہزار و ہشتاد و دو
[۱۰۸۲] رخ ازین منزل کافی بر تافت اندست سے
فلک چرا کمر احتساب می بندد
سنزای بادہ پستان بخار خواہد داد

۶۹ اسیر لاہوری

با پسری سہری داشت نوبتی مشوقش دست زیر مارش گذاشتہ
بغاب رفت چون بیدار شد نقش پنجر بر صفحہ رخسارہ ظاہر بود بدلیہ ای را این
مطلع نظم کرد سے

۱۰ کو غلاب انوس ہے کہ کن کی تادشکا کی ہر سے بعض اشارہ قصہ ہی شایع کئے گئے ہی

دست در روی خودمانہی بجا شد
عارفش از نشان اور بجا آفتاب شد

۴۰۔ اصف عمر

از ولایت ہندوستان آمدہ در لباس قلندران می گذرا بند و مضامین تازه
را کسوت نظم می پوشانید در اوایل سلطنت غلامکان تخت دراء سقر آخرت اختیار
نمودہ دلچسپان کن محتوی بر سر ہزار بیت است از شعر او مست ہے
شعر ہم امانہ دو دل سیر پوشیم ما
ہوں چراغ لالہ می سوزیم و خاموشیم ما

۴۱۔ افسری

شیخ کمال الدین ہم در ملک اشعری؟ عہد غلامکان اختتام داشت ، وہ
ہزار بیت کہ در مدح بختاور خانی گفتہ در قصبہ نظم در آورده فتوحات و بدائع
واقعات غلامکان را اوران مدح نمودہ ، چند بیت از قصیدہ بہاریہ او درین چند
اوراق مرقوم می گردد

ای بخت بنامت دازل کردہ قرانی نامست ہقران بخت بخت لور خان
ای کہ بگرداب گرمی بندد (۹)
در بندگی دست حوادث عمان

لے سرخوش نے اس کو اصف قی لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ کمالات صوری و صوری سے لڑتا ہے
اس نے دیوان میں شعر بجا ایک مطلع پسند کیا ہے۔

صحر کہ نقش طرب تازہ کرد دست بہار
 چہ اتفاق خوش است آنکہ دست بردارد
 زردہ عید بخورد ۹۹ نبشتہ رفت خمار
 بہار و عید چو رنگ حنا و دست بہار
 سرود کہ از طرب جشن عید خیزد
 بسید خاکسپار اڑکل شد پہچانکہ دگر
 چو گل زیاد مرہ قلم شکستہ شود
 باغ مرغ چمن شعر عید میخواند
 فروغ تائید بخت خان بخواد
 چو من بہ بزم گمان آسمانی مقدار
 کہ روی ملت اوراست چرخ آینه دار
 زبان ندارد دگر آسان شود بے کار

چنان بچہ تو نوشہ طریق ہماری
 کہ سلع آب نگر و دوز موج تا ہوار

۷۲۔ اعجاز اکبر آبادی

ہاشم محمد سعید بود، در سخن طرازی طرز جدید دارد از اشارت دست
 ۵ گذر افتد بسوی دشت گردیوانہ مارا
 گزار و در فلاح اضطراب جاوہ صورا
 ۵ شکستہ رنگ دل آئید و ایرلی نشان جستم
 دلدی ز روی خود داکرم و محو تماشا شایم

۷۳۔ بی بدل خان گیلانی

سدی نام داشت در عہد جہانگیر بادشاہ بہ ہندوستان آمدہ در سداک

لشکر آقا قینال علی تعینت کے وقت اعجاز نام سرکار نو اب کم خان انکم ملان تھا۔

عازمان اعظام داشت در عهد شاه جهان پادشاه و سید مسافر لمبی و کاروانی بر تیره خانی
 رسیده مدتجاهد منتهی دارد و غلج زرگرخانه داشت و تخت مرصع با تمام اوصورت تمام
 یافته در جلدوی آن را بنجیدند و دیگر رعایت با تو اند (۹) در عهد غلامکافی با همکوار تیار
 تر مرصع تربیت دیگر یافت. (۱۰) در برابر حسن خدمت پور بنجیده شد از دست
 شائیشش بچشم در رسد
 بر چند نگاه کرد اول

۴۴- بر کهن موسوم بچندر جهان

در عهد شاه جهان پادشاه و خلیفه رحانی مصدر خدمات بود و دیوان و غشات او
 مشهور و مختار او در محل محکمه سخنان مذکور از دست
 هر خرم و بیجی که شد از تاب زلف یار شد
 نام شد و بچند شد و بچند شد و بچند شد

۴۵- بیدل

موسوم بیدل افتاد و دیوانی تربیت داده و مدتی ملازم سرکار محمد اعظم شاهزاده بوده
 از دست

عمره آفاق جای جلوه یک ناله نیست
 بی گره از تنگی این بیشه پیدا می کند

۴۶- بختانی

موسوم بختانی افتاد و نظم و نثر بی بختا بود و از اکابر سهاران پور و در زمره

منظمان غلده کانی و در قن تارنج و سیر مهارت تمام داشت از دوست ه

نوشن چو از حرارت می شعله تاب شد

مرغ نگاه بر سر شرکان کباب شد

قدت از سر و خوش بالاست گفتم
بهالایت که حرت راست گفتم

تجسین

اوشعرا ی نامدار بود سبیش به کمال نچند میرسد اشعارش معزاد آرتجسین بود

یوساطت بختلور خانی در بارگاه غلده کانی رسید و شمول تو اطف خسروی گردیده و

از مشه ب فخر نیز چاشنی داشت از اشعار دوست ه

بتاب مهر ز لب نرم شد دل کسار

توان کشود رگ سنگ را به شتر خار

خنده از لبش چو لاله گدازد منای من آبیوان ریزد از بر قطره صبیای من

مست میابم من وادم بدوش دیگر است

گردن میاست غم از بار مصیبت ای من

در خاک فرو برده خیال لب یارم

یا قوت بر آید چو کنی سنگ مزارم

۷۸۔ جعفر

نیرۂ آصف خان ذوق عزالت در یافتہ بالکمر آباد نولن گرفتہ سرکار خلد
مکانی سالیانہ مولف داشت، اشعار بہتہ وارد از دست
نمی دهند بہرہ الہوس ریاست عشق
کسی باب بہ ہر وار گشت مراد است

۷۹۔ جعفر

مطالب عالم در دہان عالمگیر شاہی دیوانی ترتیب دادہ اور است
مکتبہ رضا شفی رنہ اتوانی بود در طلب
صد تشریح بخور کہ رسانم بلی بلب
در سنہ ہزار و ششتاد و یک [۱۰۸۱ھ] اور موہداری الہ آباد عازم دارالہجری گردید۔

۸۰۔ رضی دانش

در زمان خلافت شاہ جهان بہند آمدہ و این دہیت او کہ سہ
تاک را سر سبز دارای ابر فیضان در بہار
قطرہ تمامی تواند شد چرا گو ہر شود
دلی خوشگاہ دارا شکوہ بود و از غایت شوق عکرا رمی نمود بدین سبب
آن بیت شہرت تمام یافتہ، شعرا ی عصر کلا شہبا کردند بچ کس بآن (خوبی ۹)

توانست گفت، و او چنگاه در بکار پیش شمع بسپرد و عازم وطن با لوف گشت
و ادا نهان تمام اهل شتافت از دوست ه

رفتی و از اشک ببل در چمن طوقان گذشت
دو زبرگل چون چراغان شب باران گذشت

ه

دران وادی که من می گروم ابلوی نمی باشد
سیاهی میکند از دور گاهی چشم ابلوی

۸۱- رسیدن به بندش

و در رضی دانش، به بند همراه پدر آمده بود با ولایت رفت از دوست ه
خود نیکان پس که از کردار بد شرمند میم
میزند سیلی شکست رنگ بر رخسار ما

۸۲- رفیع

چنگ ره، نام داشت مدتی نشی تذر محمد خان بود، در عهد شاه جهان از
ولایت آمده در سلک ملازمان خنظم گردیده در عهد محمد مکان چندی خدمت
دارا لانشاه داشت در کبر سن پای مقامت گویره در منصب و خدمت معاف گردید
از دوست ه

از وطن یاری نیا در بامن شیدا برون
آدم مانند دست از آستین تنها برون

۸۳- سرمد

و سوادیل یهودی بود، آریست و انجیل از برداشت بعد از آنکه بشریت اسلام مشت
شد و اکثر علوم خود کرد جامع فنون عربیه گردید از ولایت بشهر طبرسته آمد و در آنجا بهشت
پند و پسری بنما شده عربانی را شکار خود ساخت و چون مشهور بالحاد و زندقه بود در آنجا
جلوس غلامگانی عالمگیری بنقوی ارباب شرع بقتل رسید، گویند دفعتی که او را بمقتل
بردند این بیت را بر پشت نظم کشیده گوش حاضران رسانیده

سر محمد اکو از تم شوخی که با ما یار بود

قصه کوته کرد و در دوسر بسیار بود

گویند که او با داماشکوه نیز سری داشت و اکثر اوقات نیز به مقام عالمگیر مشغول
لهذا بقتل رسید و الله اعلم بحقیقه الحال

رباعیات دلربای گلست و دیوانی هم ترتیب داشت - از اشعار ابدار

اوست ۵

دوش در آغوش شبنم خفتی ای گل تاسحر

باز بر بلبل کن دیگر دگر، که تر دامن شدی

۵

سر بکنده جام عشق مستش کردند	خوانند سرافرازش دستش کردند
مخواست خدا پرستی و بهر شیاری	مستش کردند و بیت بهشتش کردند

۵

سردگر آهتصار می باید کرد	یک کار ازین دو کاری باید کرد
یا تن بر رضای دوست می باید داد	یا قلع نظر زیار می باید کرد

تو نگہ چون نشد نکوشد گزشت لب سپوده گزشت نکوشد گزشت
در آغز طرچون کشم منت به جوع کاری که نکوشد نکوشد گزشت

۸۴ سرخوش

موسوم به محمد افضل در سلک طرانی عالمگیر بادشاه بود و پوائی ترتیب داده
از اشارت آید ارادست

کی تو اتم دید تا به جام مہیا بکنند می بود رنگم جهانی گر بدریا بکنند
مردم داز جست و جوی او نیا سیم هنوز
میرد چون دلشیر زیر خاک مضایم هنوز

پوشیده تر خرقه پوشید کشم می
چون آب بود آب جهان در قدم

۸۵ سیادت لائوری

از غزنیان میجال الدین محدث بهوانی بود و افضل و خوش فکر او راست
تجمل مردم که نوشد در سخن آئین من موج خون دل بود هر مصرع رنگین من
بیخودی در عالم دیگر بود چهار ما صورت و بیاد غمخوار بد بالین من

لطفاً تذکره سرخوش کا جو نسخہ میرے سامنے ہے وہ مسئلہ کی تخریج ہے اس میں ان کا نام میر
جلال الدین مسعودت دیا ہے۔

۵

در میان بان یا دگلار از گرم سلاب ماند - بل ازین طوقان چو عکس خود بر آب ماند
..... در مرکز خود جا گرفت - کشتی سرکشگان عشق در گرداب ماند

۸۶- صایب

موسوم به کاظم از جمله حکمای قدیم اندست عالمگیر بادشاه بود. بخطاب
شیخ البیان اقیانوس داشت اشعار بسیار از دیوانه است به
خود را عمیده تأثیر خست دیده باز کرد
آنچه حکم را به دست آورد و ز خویش رفت

۸۷- صهبائی

آن سرغوش صهبائی مخوری میر جدا بقاتی هم در مسک ملازمان عالمگیر بود خط
تعلیق خوب می نوشت، در ادبی ترتیب داده او را است به
بغیر بستم از مستی و در پوشی نیست - مخفی نیست که شرمند و خاموشی نیست

۵

ز دست سرکشی شاه سینه چاک شدم
که کاکلی تو در انوشش موی گیرد

۸۸- ضیاء الدین خیر آبادی

روزی برادر از منبر و ستار او بر پیشانی اش فرو داده بود و در حضار مجلس
نظمی ما او گفت که دستار الهی بر سر نهاده بود بهر در جواب گفت به

یک شهر بدیث من دشمار منست در هر کجای سخن ز گفتار منست
گر پیش بنم پاپوشش ای مرد شره افسار غر تو نیست دستار منست

۸۹- ضیائی جو نوری

اشعار خوب و منظومات مرغوب دارد دیوانی ترتیب داده این بیت از
ساقی نامر اوست ۷

بیا ساقی آن دینیت جام را ی زعفران طبع گلفام را
بمن ده که عیشم جوانی کند غم در عدم زنگانی کند
بدین می گری دور تا مست دل رسد روزگاری که در زیر گل
در انگشت مردم کند زیوری دهنهای ماران (چو انگشتی

۹۰- ضمیر

روشن ضمیر قابل دستبرد بود، در خدمت پادشاه عالمگیر اقبال داشت رباعی
مشتمل بر تاریخ فتح گجوه که به شجاع واقع شده در همین گرمی سر که مظلوم ساخته او نظر پادشاه
گذرانید سخن افتاد، ده اژده هزار روپیه همان ساعت صلح یافت ۷
ای مرز تو سورۀ بتارک با دا پیوسته ترا تاج بتارک با دا
جستم ز پی مشکون فحش تا دین دل گفت شود فتح مبارک دا

۱۰۹۹

و به گامی که پادشاه بخطر قرآن موفق شد در این بیت مظلوم ساخته ۷

آر حامی سحر و دھامی تو شارح

آر حافظ قرآن و خدا حافظ تو

و در شریعتی نیز مهارت تمام داشت و در ہندی دہی (نیرجی ۹) تخلص میکرد کہ
معینش عاشق باشد، و راوی کہ بدست ہندو سورت ممتاز شد و در نہ یک ہزار و
ہشتاد (۱۰۰۸) رخت چانت بر باد داد

۹۱- علی

نامش ہام علی، وطنش لاہور است بقاعنت و فارستگی و سر ہندی گذرانند و در
اشعار او استعداد است و بسیار است از دست

ندارد و حیرت دل تاب حسن بے محابش را
کہ باشد صافی آئینہ شبم آفتابش را
بمشرحت بی صورت است فریاد شبیدانش
نمی دانم کہ داد این سر مرچر فیم خوابش را
بخوشی پای او بوسیدن و قالب تہی کردی
کہ امین بی ادب تعلیم فرماید رکابش را
بدین شوخی غول گفتن علی از کس نمی ماند
بایران می فرستم تا کہ بنویسد جوابش را

۹۲- عاصی

موسوم بید لطف اللہ المشہور بہرہ، کہ کہ مشہول عواطف جہانگیر بادشاہ
بود و سلیقہ نظم داشت، این بیت از نظم او است

از پی جاہ خراب این ہمہ توان بودن
چشم دکن کہ خواب این ہمہ توان بودن

بکند لب بآب و ریاتز ہر کہ یک قطرہ آبرو دارو
بہتر از کاسہای فغفورست کاسہ سہرا گرچہ مو دارو

سہراہ چون شہ راہ جاتان کردی
دیگر ہمہ ساقط است از گردن تو

۹۲۔ عارف لاہوری

شرش بیارنازک است و دیوانی ترتیب دادہ از دوست
عارف احوال نیست تمام آئین جمعی دورو
ہر کرا یکبار می بینم مکرر می شود

نہ بر قدم خاک نشینان خرابات
فرشی نمود شستہ تر از چادر ہبتاب

بدن از صدرہ، تو ہر دم کار خشک می شود
کز تو ہر گنگی کہ بدول میزنم دل می شود

۱۔ سرغوش لکھتا ہے کہ بہت خان اس پر بہت ہرانی تھا۔ اس نے شہنوی جہو نامہ بھی لکھی۔

۹۴- علوی

موسوم به سید کبریا فاضل جیدین انشا و شعر صاحب سلیقه بود، میلان طبعش بفر
 و به خلوت گزینی کج قناعت مصروف و در دارالحکافه نشاء جهان آباد متصل بقدمگاه
 رسول مسجد و مدرسه و کثرت که بتانوده بختاور خان خواجہ سراسر است و راجعاً با قاضی طلبه
 اشتغال داشت از اشعار اوست ۵

نمار و طائر چشم نصیب از آریدنبها که از شوق وصال تست دائم در پریدنبها
 من از قیاری آن چشم خوریز قوی ترسم که صیاداست این آب و بنگام آریدنبها
 شوند از سر قشاینها و یگان خشم عالم فروغ شمع افزونی می شود از سر پریدنبها
 نگرود آمد و از چهره بدخشندان زایل که باشد آداب گوهر فارغ از بیم چکیدنبها
 اگر خواهی عزیز مردان باشی تو اضع کن
 که جای آمد دانی بر دیده باشد از خمیدنبها

۹۵- غریب

تخلص غلامرضا که از فقرای باب اند بود، از صحبت انیس قنبری نمود
 اکثر اشعارش در تصوف است صاحب یک کلمه رکذا و سی هزار بیت است
 این رباعی از دست ۵

دنیا که من و گوگرد شاه است
 خوابی و خیالی بدل آگاه است
 این عمر چرشته ابرست در گردش چرخ
 چند که درازی شود کوتاه است

۹۶۔ عنایتی

موسم بہ میر جہاں لوب علم اسد خان بودا دیوانی ترتیب دادہ اور است سے
 فوجی جاننازی اگر ایت نہ تیرا
 دیوان جان الف سالی جان کند تیرا
 فتح چون در راہ او گئے شویہ مدی ایسدم کسی کا فتاد بر خاک و دش با ابرو خیزد

۹۷۔ غنی

اکن عذیب گلستان سرائی درستان سرائی کشمیر جنت نظیر کہ فشاں موطن
 او بود غزل سرائی می نمود اشعار آبدار بسیار دار و درین فن طرز خاص اختیار کردہ
 در سند ہزار و ہفتاد و ہفت [۱۰۷۷ھ] از غارستان دنیا دل بر کند میل گلگشت کا
 جنتی نمود عروزی تا صبح رحلت بطریق تمیہ سے
 افتاد بر زمینی سخن از رستن غنی

۷۱۰ - ۱۶۹۰ = ۱۰۸۰ھ یافتہ

اندر است سے

چنان کہ دم بسمل بخدا نغان را بہر کردہ سیاد تاب تیغ شرکان را
 گوش خواص شنید از لب نوش صدق
 دم گمدا ازین بہ گہری توان یافت

۱۔ اثر الکرام ص ۱۲ پر غنی کی تاریخ وفات ۱۰۷۷ھ لکھی ہے جو مادہ تاریخ سے بقدر ایک
 کہ کم ہے اس لئے بظاہر ۱۰۷۷ھ غلط ہے۔

۹۸. فیضا

برادر بزرگان منیر لاهیجی است. در نکته دانی و نکته بخی اشتباه داشت از طبع
موزون اوست ۵

مرا مویانی ده از لای خم
که پایم شکست است در پای خم

۹۹. قطرت

مرزا معز تمام دارد از بنجای اندان بود فیض و کمال متاثر اقران و در
عبد عالمگیر از ایران به هندوستان آمده مشغول کتابت گردیده به محض طالع
خلعت خانه سرا فرار شد در رفض غلوه داشت اما در مجالس اظهار نمی کرد از
اشعار اوست ۵

چه پروا از بصیرت سالکان راه غفلت را
صدا کی پای خواب آلوده را بیدار می سازد

۵
شراب با گل مهتاب نشسته پیش دهد لبش بخنده و ندان نمار بود مرا

۱۰۰. فیض

عبداللطیف تمام از جمله تنه است بحدت فهم و جودت طبع اتصاف داشت
صاحب دیوان بود در مدح و تحقیر خان و افسر گفته این مطلع
اوست ۵

هر که خواهد بود از تخت و تکیه و تکیه
گویند سر پدر دولت پنهان و خان

۱-۱- مرزا محمد کاظم

پس از آنکه از است و در ایل جلوس عالمگیر به تالیف عالمگیر نامیده بود،
احوال ده ساله پادشاه مذکور به احوال رایت و در حقیقت تسلیم آورده مورد رعایت و
تخصیص گردید و خدمت دارالانشای قیام داشت از مشغولات اوست
در باب ملل تو این خال بیهوش زیباتر شده مزبور به هم داده و نریاک اینجا
چند کاظم زورش خاک بزرگان روی گوهر دل زکرت گم شده در خاک اینجا

۱-۲- کامل

احمد بیگ نام داشت و همراه دالد خود مرزا فضل علی از ایلان به
هندوستان آمده بشرف و ملازمت پادشاه عالمگیر سعادت انور و خسته بهر پخته خانی و
درجه امرائی ترقی نموده بوزیر خانی محمد طاهر که (د) امرای کبار عالمگیر شاهی بود
نسبت دامادی داشت و مدتی در هندوستان کامران گردیده در سنه هزار و
هشتاد و دو [۱۰۸۲هـ] در جنگی که قندهاری تعارض کرده، که از جمله قلاع حصینه
صوبه خاندیس است داشت سلطان روحش از قندهار بدش پرواز نمود صاحب دیوان
بود از اشعار اوست

ح

اگر تنگ راست، جابر ایل شهر از ناله دارم
کسی نگرفت دست از دست من دامان صحرای

خودان از میدی چشم پرشیدند کمال را
بیاد چشم او سامان از خود رفتن است اشب

۱۰۳. السانی بهیزی

در طرز مظاهرین کامل انسان بود رکذا / اوراست
هرگز بنابر خاطر موری نموده ام
این سلطنت بملک سلیمان برابراست

بیا که گریه من آنقدر زمین نکذاشت
که در فراق تو خاکی بسترمان کردن

۱۰۴. منیر لاهوری

فنا عرضی طبیعت بود در تعریف زمین (۹) گفته
درد تبلیسم خوبی تو خطان را / ولی نعمت بود و حسن بمان را
بولف دلبران پیوسته کرده / دل خود را بگوئی بند کرده

۱۰۵. مشرقی

تخلص شیخ ذرا الحی دلی غلت شیخ بهد الحی بود برخی از احوال آن خورشید
مشرق در ذکر مشایخ مسطر شده در بحر تحفه الحرائقین غامغانی غزی دکذا، و دیگر
قریب پنج هزار بیت است از دست
با آنکه مشرقی هم تن در به چون گل است / بایچکس چه چشم جاب آشنا نمود

تاریخ قش 'قبض' سلم یافته اند.

۱۰۶- ماهر

محمد علی نام داشت و رفیق نظم و نثر ماهر بود و رساله بنام عالمگیری بجاگ آورنگ
موسوم ساخته از منظومات دوست ه
چاک باطن را بدشمن زدود گردد سینه صاف
یک نفس یکدم بود از دل غبار آینه را

۱۰۷- مریمب

لطف الله مولش پرگز گنجواه از مضامینات صوبه لاهور است بچنگار و خان
عالمگیری واسطه اتحاد داشت از منظومات دوست ه
چشم خمار بکف طره سنبیل گردد تا پریشانی گیروی تو تحریر کند
روشن باوه بغیرود بد انسان که گویان زاهد ار دانه ز سبزه تو دیر کند ۱۹

نسبتی - ۱۰۸

مولد و منشأ اش قصیده تمایس بود و در روش مشرب و دیوانی مرتب
نموده از دوست ه
تمامت او سایه را سر و خرامان می کند
فتش پای او زمین را گل بامان می کند

از سب زلف میاںش خون دلہا می چسکد
شام کوئی گریہ بر حال غریبان می کند

نسبتی دل برد و معتبر است
لار با داغ آبرو داد

۱۰۹۔ والا

تخلص میر ضیاء الدین مخاطب بہ اسلام خان است، تمام عمر و خدمت
شاء عالمگیر گذرانیدہ مصدر خدمات عمدہ گشتہ از امرانہ خجزاری لمود این دو بیت
از مشہور ہے

بی تو شام غریبان (کذا) برود مایشی خون می دہد
مردم چشم ز گریہ غوطہ در خون میسوزند
دستی پیدا کن ای صرا کہ اشب در غمش
لشکر آہمن از دل خیمہ بیرون میسوزند

۱۱۰۔ وحید

طاہر خدمت داتہ نویسی ایران داشت از دست ہے
بران مغز بادامی کہ از تو ام جدا باشد در انوشتم نمایان است خالی بودن جایش

لہذا اس شعر کی نسبت مر غرض نے لکھا ہے، در غرض خیال ان شہرت تمام دارد۔
نہ غم بجای غریبان ۹

۱۱۱۔ وحدت

تخلص شیخ بہدالاسد بنیراف شیخ احمد سرہندی بود از دوست سے
 جلوہ گاہ شمع رویش دوش رن کا شاد بود
 پردہای دیدہ قافس پر خوان بود

۱۱۲۔ واضح

موسم بہارک امشب نیرۂ اعظم خان بود، شعرش خالی از نازک نیالی
 نیست چنانچہ ازین دو بیت واضح میسر گردد سے
 مگر بر جام بیل زو خزان سنگ بجاکاشب
 گو شمع از شکست رنگ گل آواز می آید
 مگر مضرب از متقار بیل ساختی مطرب
 قزای موج گل امشب ز تار ساز می آید

یہ مفصل مقامات کے لئے دیکھو مائثر اکرام صلا ۱۲۲ اسادت خان دکن کا خطاب تخلص صاحب دیوان ہیں
 مرآۃ العیال ہیں ہے کہ میر محمد زان تاج کے شاگرد تھے شوق طبع، بے باک نظم و مثنوی۔
 مہ جہانگیر شاہی

فہرست تراجم

۱۔ ہر نام کے آگے جو عدد لکھا ہے وہ ترجمہ کے نمبر کو ظاہر کرتا ہے پہلے چھ تراجم پرمکشی ۱۱۹۲۸ کے رسالہ میں شائع ہوئے تھے وہ بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔

۲۔ علامت (۱۰۰) جن ناموں پر لگائی گئی ہے ان کا ذکر نہ کرنا ہوا ہے۔ ایسے تراجم کے اعداد کو غلط فہمی میں لکھا گیا ہے مثلاً (۲۵)۔

۳۔ ترتیب احمدی میں خط شیخ ملا سید مرزا، مولانا وغیرہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے نام کے جس خط کو ترتیب میں غلط رکھا گیا ہے اس پر خط کھینچ دیا گیا ہے۔ فقرا کی ترتیب میں تخلص کا اعتبار کیا گیا ہے۔

۱۵	شیخ بازید سہارن پوری	۴۶	شیخ آدم تھڑی
۳۶	شیخ بازید قصوری	(۶۰ - ۹۰ - ۱۱۰)	شیخ احمد سرہندی
۱۲	سید برآں رشید و مخدوم جہانگیر	۵۰	عزاجی احمد سید
۲	شیخ برآں شطارہ بریلوی	۶۸	استغفار احمد ارجل
۴۴	برہمن (چندر بھان)	۱۶	اسلام خان = دالا
۴۶	بقائی (شیخ محمد جت)	۶۹	امیر لاہوری
۵۳	بے بدل خان گیلانی رمدی	۷۰	آصف عمر
۷۵	بیدل (محمد اقبال)	۸۰	افتخار خان (راجہ احمد نقوی)
۸۱	بیش (دہلوی رضویہ اٹل)	۷۲	امجدان کر آبادی
۳۱	چیم محمد خیزی	۷۱	افسری (کمال الدین)
۲۲	شیخ چیم محمد سلفی	۷۹	الہ رومی خان = جسر

۱۳۳	پیدائم	۲۲	پتیر میر محمد قادری برائے پوری
۱۱۹۱	شاد آفاق بہری	۱۶ (۱۷۰)	شیخ بر محمد کسزی
۳۳	شاہ دولای گجراتی	۷۷	تخصیص
۲۸	شیخ شمس الدین	۷۹	جعفر (الحدادی خاں)
۸۶	صایب	۷۸	جعفر میرزا (تخصت خاں)
۱۱	مقام پید جعفر آبادی	۱۱	پید جعفر احمد آبادی دین پید جمال
۸۷	مہبائی (میر عبدالحق)	۲۵، ۲۶، ۲۷	بھال لاہوری
۱۰۰	ضمیمہ	۷۵	چندر بھان = بھگن
۸۸	فیض الدین خیر آبادی	۶۲	لاحاجہ پوری
۸۹	فیضانی پوری	۸۰	دانش (دینی)
۱۱۱/۷	شیخ عبدالحامد میاں گل	۳۷	دانشمند خان (محمد شفیع)
۵۸	پہلی جہاد	۱۰	دائود لنگری (پرن شیخ محمد صادق)
۶۳	لاہور جہاد ابن لاہور حکیم سیاکوٹی	۱۲	رضا
۷۵	شیخ جہاد دہلوی	۸۶	رفیع
۶۷	لاہور جہاد	۳۱	چشتی سراج الدین (پوری)
۱۲۷ - ۱۲۳ - ۱۲۶	لاہور جہاد سیاکوٹی	۸۴	سرخوش
۲۱	شیخ جہاد	۸۳	سر
۵۹	قاضی جہاد	۳۰	حالی جہاد
۱۵۳	مولانا جہاد رشید اکبر آبادی	۱۷۱	شہد الدین
۲۹	شیخ جہاد رشید پوری	۵۲	شیخ سیماقی میری
۵۳	شیخ جہاد رشید اکبر آبادی	۸۵	بیاد لاہوری

۵۶	غلام نقشبند کهنوی	۲۶	شیخ جده افتاح کمراتی
۹۷	غنی		جده افتاد = بچل
۳۸	فاضل خاں (دلاور الملک تونی)	۱۰۰	شیخ جده افتادش لنگری
۳۲	سید فاضل غنی کمراتی	۱۹۱۲	شیخ جده لطیف دراپوری
۱۲۵	شاه فتح الله شیرازی	۴۵	شیخ جده لطیف سلطان پوری
۱۲۲ - ۲۵	شیخ فزیه کهرود		علامه احمدی = احمد خان
۹۹	فطرت کریمه (میرزا)	۲۷	شیخ جده الملک
۴	سید قمرود	۲۸	فاضل جده الواب
۴۶	شیخ قیصر اشرف سرودی		میر جده الواب = عزیز شی
۹۸	قیصران پادشاهان شیرازی	۲۷	علامه الواب سرودی
۶۳	شیخ قطب برادر پوری	۳۰	شیخ جده الواب نقشبندی لاهوری
۵۵	علامه قطب الدین شهید بهاولی	۹۳	عارف لاهوری
۶۱	علامه قطب الدین	۹۲	عاصی رجب لطیف الله
۱۵۵	علامه قطب الدین قطب الدین شمس آبادی		علامه الملک تونی = فاضل خاں
۱۰۰	تیمور جده لطیف	۹۲	علوی رسید کبیر
۱۰۲	کامل رحیمیگ	۹۱	علی ده مرئی
	کاظم = محمد کاظم	۹۳	سید قیصر اکبر سدا شد خانی
۱۰۳	کسانی شیرازی	۹۶	عزیز میر جده الواب
۱۰۶	ماهر محمد علی	۴۹	علامه غنی
	بدلک الله = واضح	۴۹	میر غنی تاشکندی
۲۴	شیخ محمد شرف شادری	۹۵	میر غیب دلا سدا شد

۱۰۶	رسب و لطیف (شکری)	۶۵	طالع محمد احمد بروجردی
۱۰۵	مشق و شیخ زبانی دیکو نیرم		شیخ محمد باقر - بنانی
	پیر و متو = قزلت	۱۸	مردی تهرانی پیر و دانش (مردانی)
۴	طاهر و پیری	۴۰	کاشی تهرانی پیر و نوری
۵	کاش و پیری	۳۵	شیخ تهرانی پیری
۱۹۸۷ ۱۰۴	میرزا احمدی	۳۵ ۵۴ ۶۴	میرزا احمد ۱۰۴
(۱۹۸۷)	مقدم شیخ جت	۷	شیخ محمد سیدی شیخ احمد سیدی
۱۰۵	قسیستی (تهرانی)	۵۰	میرزا احمد سیدی
۱۰۶	کاشی تهرانی پیری	۱۶	میرزا احمد سیدی
۲۱ ۲	شیخ نظام (پیری)		میرزا احمد = ماحمد خانی
۳	سید محمد احمد تهرانی	۱۰۷	شیخ محمد سیدی گنبدی
۲۲	شیخ تهرانی (پیری)	(۱۹ ۱۸)	کاشی محمد عادل
	میرزا احمد مشرقی	۳	شیخ محمد عادل
۲۰۳ ۱۹	شاه تهرانی در کاشی و تهرانی	۱۹	مردی محمد کاشی
۲۲	میرزا احمد تهرانی	(۱۹ ۱۸)	شیخ تهرانی پیری
۳۹	شیخ تهرانی	(۱۹ ۱۸)	شیخ محمد سیدی شیخ احمد سیدی
۱۱۳	کاشی محمد احمد تهرانی	۲۲	شیخ محمد سیدی
۱۰۹	کاشی محمد احمد تهرانی	۵۱	محمد سیدی محمد احمد تهرانی
۹۹	شیخ محمد احمد تهرانی	۹	شیخ محمد احمد تهرانی
۱۱۱	محمد سیدی شیخ احمد سیدی	۵۴	کاشی محمد سیدی
۱۱	محمد سیدی	۶۵	کاشی محمد سیدی

مصنفات مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی

مولانا شاہ رفیع الدین کے مختصر حالات زندگی :

شاہ ولی اللہ صاحب کے گھرانے نے اسلام کی جو خدمات سلطنتِ ہند کے احاطہ کے زمانے میں سرانجام دیں وہ محتاجِ بیان نہیں ہیں۔ صاحبِ ترجمہ اسی خاندان کے ایک بلند پایہ رکن اور شاہ ولی اللہ صاحب کے دوسرے بیٹے تھے۔ دہلی میں ۱۱۶۲ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد سے حدیث پڑھی۔ ۱۱۷۹ھ میں جب ان کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا تو وہ اپنے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز صاحب سے تعلیم حاصل کرنے لگے۔ بیس برس کے قریب عمر ہوگی کہ علم میں کامل ہو کر قوی اور درس دینے لگے۔ اور اپنے بھائی اور استاد کی زندگی میں ہی اکابرِ علمائیں سے ہو گئے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب اپنی زندگی کے آخری حصے میں صنعت اور مختلف عوارض کی وجہ سے درس و تدریس کی زحمت نہ اٹھا سکتے تھے اس لئے شاہ رفیع الدین ان کے قائم مقام ہوئے اور لوگ ان سے استفادہ کرنے لگے۔ غرض ان کی عمر کا اکثر حصہ تصنیف اور تدریس اور طبابت میں صرف نماز اور شریعت کی تشریح کی عمر کا کروہ ۷ شوال ۱۲۳۳ھ کو دہلی

میں شاہ عبدالعزیز صاحب کی پیدائش ۱۱۵۹ھ تک ہے اس حساب سے ان کی عمر ہی اس وقت تشریح کی عمر کے قریب تھی لیکن وہ چودہ پندرہ برس کی عمر میں ہی تاریخِ تفصیل پر پہنچے تھے (لاحظہ ہو آفاتِ دہلی، ج ۱، صفحہ ۵۰ بعد) علم ہی تاریخ ایک کچھ بزمِ قوم ہے جو ان کے گھرانے کی قبروں کے واسطے کی جڑی و یار ہیں (واقی لکھنؤ)

کو بہار بھی دیتے تھے۔ لوگوں نے کہا: آپ جنازے کے آگے آگے چلیں۔ فرمایا: من قصد پیشوا شتم و اگران سبقت کروند پس اندام، اپنے منظور راستی شود، ہر مقدم من اضطرابی راست در کوچہ کی گرداندی گروم۔ مرضی ادا از ہر پتہ۔

تصفیقات مولانا شاہ رفیع الدین

مولانا شاہ رفیع الدین محدث، متکلم اور اصولی تھے عربی کی تشریح و نظم لطیف اور بلاغ کلمے پر قدرت رکھتے تھے۔ ایضاً الجبئی میں ان کی تصانیف ذیل کا ذکر کیا ہے۔

- ۱۔ دمنج الباطل، علم حقایق کے بعض مسائل فاضل میں ذکر ہیں۔
- ۲۔ اسرار الحجۃ، مختصر کربا مع کتاب ہے۔ اس میں دکھایا ہے کہ محبت سب اشیاء میں ساری ہے۔ صرف قارانی اور بطلی سینا نے ان سے پہلے اس موضوع پر ایسی باتیں لکھی ہیں تکیل میں اس کو ایک جگہ رسالۃ الحجۃ لکھا ہے (دیکھو جلد احکام ص ۲۵)۔

لعیہ پار بنائی تھے، شاہ جہانگیر سب سے بڑے تھے پھر مولوی رفیع الدین پھر مولوی جہانقاہ اور پھر مولوی جہانقی شاہ جہانگیر کی دنگ میں تینوں چھوٹے بھائی فوت ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے ایک دفعہ فرمایا کہ ہم بھائیوں کی رحلت ترتیب منکر سے عاقبت ہوئی سب سے پہلے دستار اللہ ہیں، مولوی جہانقی فوت ہوئے سب سے چھوٹے تھے پھر مولوی جہانقاہ و دستار اللہ میں ان کاں سے بڑے تھے پھر مولوی رفیع الدین دستار اللہ ہیں، ہمیں کہ سب سے بڑا بھائی میری باری ہے و تصفیقات ص ۱۰

تھے شاہ رفیع الدین صاحب کے وہ لوگوں مولانا محمد موسیٰ اور مولانا اختر علی صاحب کا ذکر اور قدس اس سلسلے کی بتائی کا حدیث کہ حال انصاف دہلی ص ۲۸ و ۲۹ پر ملاحظہ ہو۔

تو ہم نے مکتا ہے کہ دمنج الباطل اور دمنج العرف کے نسخے دار اسلام و یونہی کے کتابخانے میں ہیں۔ و ذیل کتابیں دہلی میں ہیں۔ دمنج الباطل میں کسی براری صفت کی کتاب کا وہ ہے جو وحدت و وحدت پر تھی۔
دہلی کے مکتب پر

ان کے علاوہ حکیم سید محمد الحی صاحب مرحوم لکھنوی نے ذیل کی فہرست ان کی بعض تصنیفات کی (جی جلیل القدر کتاب جو علمائے ہند کے مابین ہے یا کتب کے حوالہ سے درج کی ہے۔

۱۳۰ رسالہ بدوخل میں

۱۳۱ رسالہ نقد در علم میں

۱۳۲ رسالہ تاج میں

۱۳۳ رسالہ اثبات شیعہ افغنی میں

۱۳۴ رسالہ الہدایہ الیٰں اکیس علی اصول اہلکار

۱۳۵ رسالہ منطق پر

۱۳۶ رسالہ فی الامور الخاصہ

۱۳۷ حاشیہ میرزا ابراہیم

۱۳۸ تکمیل المعاصر: اس کا مفصل ذکر بھی آئے گا۔

شاہ جہاد العزیز صاحب نے ایک خط عجب الاحباب کے مصنفت کو لکھا ہے۔ اس میں

ان کے ایک رسالہ کا ذکر ہے اور وہ ہے ۱۳۹ تفسیر آیت النور

ذیل کے فارسی رسائل شاہ صاحب کے چھپ چکے ہیں۔

۱۴۰ مجموعہ تسع رسائل اس میں یہ فارسی رسالے شامل ہیں۔

صل مقام محل سمرے (۱) اسما حضرت محمد گیسو دراز ذالیف ۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۰ھ

شرح چہل کاف تین شعروں کی شرح جو شیخ جہاد نقاد و جلالی کی طرف منسوب ہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ: رسالہ محمد کے نبی جو تھے اور ان دوا کے نام تفصیل، تفہیم
تفصیل میں حاشیہ بعد معلوم مغرہ ذکر، ملہ و ملا العزیز منقذہ اہل کتاب، تکمیل کو بعد العلوم و طب
۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳ پر نو مقالات منتخبہ ناموں میں شمار کیا ہے۔ ۱۶۴ مجموعہ ۱۰۰ مثنوی پر شتم ہوا ہے اور طبیب اموی
۱۶۵ میں ۱۳۱۲ھ میں سید علی الدین کی تصحیح سے چھپا۔

مقامات و مسائل اشاعہ شریعہ بارہ مذہبی سوالوں کے جواب و تالیف اول صفر ۱۲۲۲ھ
حقیقت کبیر پر ایک خط شاہ غلام علی صاحب کے نام۔

مذہب بزرگان و دیاب مذہبی کہ مزارات اولیا آرنہ

رسالہ بیت

مکتبہ المشرق و تالیف شعبان ۱۲۲۰ھ اقبال نواز قوائد نواز

(۱۴) قناعتی مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی و مطبع مجتہائی دہلی ۱۲۲۲ھ فارسی میں
مولہ صفحہ کار سال ہے جس میں مولہ سوالوں کے جواب ہیں۔

۱۵) قیامت نامہ و مطبع لاہور ۱۲۲۱ھ یہ فارسی رسالہ ۳۰ صفحات پر ختم ہوا ہے۔ قیامت نامہ
ہو تاکہ کہ اسی رسالہ کا نام محشر نامہ بھی ہے۔ آئینہ محشر کے نام سے اسی کتاب کے مضامین کو
مولوی محمد علی نے اردو نظم میں لکھا اور قیامت نامہ با حاد اب الاخرۃ کے نام سے مولوی عبداللہ
بن بیاد علی نے اردو شریں۔

۱۶) آخر اکرمیہ کا اردو تحت اللفظ ترجمہ۔ برٹش میوزیم کے کتاب خانے میں قدیم ترین

لے اس رسالہ کا قریباً تباہی حصہ تفسیر سوری میں و بطور کاشفی رام سلیم پریس لاہور صنت بیجا شاہ
جدا لہور و صاحب نے نقل کیا ہے۔

۱۷) دیکھو براؤن کی پینسٹری بیڈ ولسٹ میں ملتا ہے ایک خطی نسخہ کا ذکر ۱۲۲۹ھ کی تحریر ہے گاواں ٹوے
اسی کے کتابخانے کی فہرست میں پریس ۱۸۴۹ء میں اس کو رسالہ شریعہ محشر و صفت شاہ رفیع الدین لکھا ہے
(دیکھو ص ۲۹۴)

۱۸) فہرست کتاب خانہ مولہ سرگرم ۲۲ نومبر ۱۸۴۸ء کی فہرست بطور ملات اردو کتابخانہ برٹش میوزیم ص ۲۹ پر
آئینہ قیامت کے نام سے ایک اردو نظم زمرہ کا ذکر ہے جو گھنٹوں میں ۱۸۴۷ء میں چھپا۔

۱۹) یہ ترجمہ سن ۱۲۹۲ھ = ۱۸۷۷ء میں طبع ہوا یوم بارٹ صفحہ ذکرہ

۲۰) مباحثات دہلی ۱۲۸۱ھ میں لکھا ہے کہ یہ ترجمہ ۱۳۰۵ھ میں ہوا دہلی اگلے صفحہ پر،

ایڈیشن ۱۸۹۶ء کا ہے اور بعد کے سالوں کے کئی ایڈیشن بھی وہیں موجود ہیں۔

تکمیل میں اپنی ایک کتاب کا خود حضرت مصنف نے ذکر کیا ہے۔

۱۸۱۷ء لکھنؤ میں مولانا علی قاسم علی گڑھ کے مولوی پڑھائی میں ہے۔ اس کا کچھ حصہ تکمیل میں صبح بخواب ہے روکھو ابھرا علوم ص ۲۴۱

صاحب صدائق الحفیظہ (کھٹنوم ۱۳۰۳ء) نے ص ۲۴۱ پر علاوہ بعض کتب بالا کے ذیل کے رسالہ کا ذکر کیا ہے:

۱۔ رسالہ راہ نجات لکھنؤ ۱

۲۔ ہر لکھا جا چکا ہے کہ مولانا کوڑی شریکین پر بھی قدرت تھی مولوی کھٹنوم نے فرما لیا ہر مذہب میں لکھا ہے کہ اپنے دادا شیخ عبدالرحیم کے قصائد پر انہوں نے قصے لکھے اور ایک قصہ کے کچھ اشارات نقل بھی کئے ہیں۔ جو شیخ عبدالرحیم نے بڑی سینکڑوں قصیدہ شہیدیت علیک اللہ کے جواب میں لکھا تھا۔

کتاب تکمیل

مولانا عبدالحی کی قبرستان میں جس کتاب کو تکمیل العناوہ اور ابھرا علوم میں کتاب تکمیل

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ۱۸۹۶ء کو مولانا نے جو مساکر میں بھیجے تھے ان میں ایک شاہ جہاں صاحب کے ترجمہ کا ایک ایڈیشن ملے۔ مقدمہ ۸۴۱ فرسٹ غلاب شاہ جہاں بیگم صاحبہ علیہ بیواں کے حکم سے چھاپا تھا اس میں شاہ جہاں صاحب کا لکھا ہوا ہے کہ وہ کہتے ہیں اس قصہ ماہو جہاں صاحب کو شہید آؤ کہ میں طرح ہمارے مالہ ہزار گرا حضرت شیخ ولی اللہ شری عبدالرحیم محدث دہلوی ترجمہ فرمائی کر گئے ہیں یہاں تاں ملک اب ہندی زمانہ میں قرآن شریف کو ترجمہ کر کے الحمد للہ کہ ۱۲۰۵ھ میں میر جہا کچھ عرصہ بعد بعض قرآن شاہ صاحب نے مریض القرآن کے تاریخی نام سے لکھے اس کے بعد ۱۲۰۵ھ حاصل ہوئے ہیں جہاں سے گائی ہوئے ہے کہ شاہ صاحب اپنے بھائی کے اردو ترجمہ سے بے خبر ہیں۔ انہیں مال یہ کچھ نہیں کہ شاہ دہلی الدینی صاحب دہلی لکھے سفر پر

والدعاء وهو صفة من اشتغل بالعلم على صنعة المكياج بعد العزيمون والى انظر هو
 بعد البيلغ ويخرج في العارواذ في دوس بوله نحو المشرقين وبحثت في تصنيفات و
 صلوا من احوال العلماء في جبهة اخيه المنة كحرف في امر وتمام بعد ما اصبحت
 عينها في انهم حرم عليه القاس وتيقن كل احد من تلك الطائفة على قدر
 الامتداد له قال اخي الشيخ عبد العزيز في كتابه الى الشيخ محمد بن محمد
 الشولاني صاحب عجب الجواب هل هو ان اللاح الفاعلية المتفكر من طوبى
 الخلال بهما طالب ولد الذي هو شقيق في القسب والحقيق فيما يقوى في
 الفكر من فنون العارواذ في الادب وهو تنوي في السن وصنوي في الصنعة
 والفرق قد ساء الله تعالى مع الطائفة على يد من يكيد على انما
 نادى من مناصه بعد ما اغترب شطرا من ايامه التحقق بوسايلة وجيزة
 بل جوهرية عزيزة يجتوي على نكت غريبة عرابي نجد بها وتنطوي
 على فكري متفرعة لغيره من الى اسوتها مسوقة لتفسيره كالحمد لله المجيد
 في آية انوار وكثفت الشاع عن وجهه تلك المعاني المقصودات من
 الالهيات في القصور وعمري لقد اتق في هذا الباب بالاجيب الاجاب
 وميز القشر عن الياي ونور مصابيح زجاجات القلوب عذيق الافاح
 بهديع الاسلوب (انتهى بلفظه)

وقال محمد حسن البكري المزيهني في البيا نفع الحق: وسمعت له خبرا طامعا
 ينه هذا العالم الخا من علوه الاكامل وهذا القلم يتفق مثله لاهل العلم
 وله مقالات جيدة مصفات رايت بعضها فرائدها كثر في ما له من
 المتن المهمة في تراث الفنون من موشية يسر الاطلاع عليها
 ويجمع مسائل كثيرة في سيرة وفي ذلك دلالة واضحة على تعمقه في

العلوم وحقائق فهمه بين المذموم وكتابه دمع الباطل في بعض المسائل الخاصة من علوم الخلق معروف واشق عليه اهلها اوله مختصراً جامع يتيق فيه سر بيان الحب في الاشياء كحكاية او وضع الناس اطواراً يستقي حوار المحبة قلما يتفق مثله لغيره من تعقله على ما ولا اعرف سبقه الى ذلك الا رجلاً من الافلاسفة ابو نصر الفارابي وما هو على بين ميثاقه على ما لا يفهم من كلامه التصدير الطوسي في بعض كتبه راتين

والمشروع على حالي من مصنفات غيره ما قصدها محقق بحسن الترهني في اليقاع الحق وهي رسالة في العروض ورسالة في مقدمات العلوم ورسالة في التاريخ ورسالة في المنطق ورسالة في الامور الخاصة وجمالية على ميرزا هندرسالة ورسالة في تكميل الصناعة كتاب عجيب قلما اتفق مثله لغيره وله غيره ذلك من المؤلفات المجددة على ما تأثر به في تصنيفه على تصانيف هذه، ومسلطاً انتظمه في معراج النبي صلعم

يا احمد الخا نيازي في الموعود يا خاتماً للرسائل ما بعلاها

توفي في بل وجمعة اثنى عشر شوال ١٢٢٤ هـ وثلث وثلثين سنة بعدة واهل تدفن بها خارج البلدة عن ركنا، ربي موصوفه وكان في ذلك في حبيبه بنو الكليدي عبد العزيز بن ولي الله فمضب عليه من المصائب ما لا يحصىه انسان وكان من الله قدراً معتقداً

ابو نصر ابن عراق اور اس کا سن وفات

اپنے ذکر و خواجہ کراؤ نصر منصور بی علی بی عراق مولی امیر المومنین کے چند حکایات و سلسلے جو علم نجوم و فلکیات و عند سر و طیرانے متعلق ہیں انکی پرکے ایک مجموعہ کے لئے کتبیت خانہ المعارف الشافیر حیدر آباد کوکن نے ۱۹۴۸ء میں طبع کیے۔ ویساچہ کتاب میں سید زین العابدین موسیٰ مصحح دائرة المعارف الشافیر نے مصنف رسائل ابن عراق کا مختصر سائنس دان بھی درج ہے اور اس میں یہ نام بتے کیا ہے کہ ابن عراق المیرونی کا استاد تھا اور ابو الوفاء ابو زہرہ جانی کا شاگرد و شیخ ہے کہ وہ ابو العباس ہامون بن ہامون بن محمد غازی رزم شاہ دم عامہ کے مشاہیر اصحاب میں سے تھا۔ سید مودت نے اس کے حالات کے لیے ابن اثیر اور چار و متالی و چار و بیجے ویساچہ کے علاوہ مودت نے درجدول الدقائق کے جس درجہ بدرجہ بعض حریفانہ الامار الیاقیہ کے جس میں ویساچہ اور ابن ابی اسیر سے لے کر نئے ہی آثار و کائنات کے کتبے کہ ابو نصر میرونی کی زندگی میں فوت ہوا سید صاحب کا قیاس ہے کہ ابن عراق غالباً ۴۸۴ھ میں فوت ہوا۔

موتور (Motor) نے مسلمان ریاضیین کو حیثیت حاصل کے حالات پر جو کتاب لپے رکھی ہیں۔ ۱۹۲۱ء میں شائع کی اس میں ابن عربی کو جو تصانیف کا ذکر کیا ہے جواب موجود ہیں۔

[illegible]

۱۲۴۷ھ و ۱۲۴۸ھ کے پہلے فوت ہو کر اکلان نے اس کی ۱۶۸ کتابوں کی فهرست دی ہے اور ان کتابوں کا اصل بھی دیا ہے۔

اتفاق کے متعلق علامہ تاج الدین بسکی کی طبقات الشافعیہ المکرمیہ رابطہ الدینی اچھڑ میں ۱۰۶۲ھ میں خوارزم فقید و محدث محمود بن محمد بن عباس بن ابی اسلمان ابو محمد عباسی منظر الدین الخوارزمی صاحب الکافی و تاج الخوارزم کا پھر نظر سے گذرنا یہ صنف خوارزم میں ۱۰۶۲ھ میں پیدا ہوا اور ۱۰۶۸ھ میں فوت ہوا۔ بسکی نے اس کتاب کے مقدمے کا اقتباس یہ ہے جس میں ابن عراق کا حال درج ہے اور اس کی تاریخ وفات تصریح کے ساتھ ۱۰۶۸ھ بتائی ہے۔

اس اقتباس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ اس میں مصنف نے پہلے تو یہ بتایا ہے کہ خوارزم ایک شہر تھا جس کو منصور کہتے تھے۔ ان میں سے کوئی منصور کے وکیل میں سے اس نے ابی نصر منصور بن علی بن عراق البغدی کا نام طور پر ذکر کیا ہے۔ کہا ہے کہ اس کا نام ایک گنڈل میں تھا جو شہر کے دروازے کے پاس ہی تھا۔ اس گنڈل میں اس کی چونچ کی گئی ہوئی کو شک تھی، شہر سے ایک گدہ والا وہاں کی گنڈل کے پاس سے گذرنا ان کی نظر اس پر پڑی تو اپنی سولیل سے اتنے آدمی کو سلام کرنے کے لیے گئے۔ منصور نے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ ان کو تباہی بگڑ میں ٹھہرانے اور ان کی حیثیت کا اندوہ بہت حد تک چھوڑ دیا۔ ان کے چاہنے والوں کا سامنا کر کے روک منصور کے دونوں گروہ تھے۔ اتنے امداد خریدنے کے لیے چلے گئے۔ یہ کل زور آدمی تھے۔ امداد کے اشیا و متاع ان کے علاوہ تھے۔ صبح ہوئی تو ان میں سے ایک گدہ سوار ہوا کہ وہاں میں پہلی ہوا۔ ابی نصر کی اس کی اطلاع ہوئی تو کہا: جو مل وہ چاہتے ہیں مگر ہمارے ہاں سدا کوئل کے تپ کسی آدمی سے طلب کرنا چاہیے چنانچہ مستوفی یعنی سر دفتر ابی اسلمان اور تھانے والا دونوں بدھ گئے اور جو نقد و پیشانی کے پاس تھا ان کی طرف سے صرف اتنا گیا اور مستوفی نے جتنا جس نے دیا اس کے نام پر کچ کر دیا۔ جب ان کا نقد و متاع وصول ہو گیا تو ابی نصر نے حکم دیا کہ گدہ والا ہمارے کھانا کھائے۔ وہی پھل پھل میں ہر ہر حساب کے مطابق دے کر دیئے گئے۔ ہر ایک بہت سے تکیہ ہے۔

تب اس نے حکم دیا کہ تینا مل تیلیوں نے خریدنا تھا وہ اس کو تاپ کر دے دیا جائے اور چھڑے (بھی) دینے میں تاکہ وہ مل ملا کر لے جائیں چھڑوں کی قطار کا ایک سر شہر کے دریاں پہنچا تو ابھی دوسرا علاقہ وقت دس بجے ہی اس میں تھا اس کا دل سے بھی ٹھٹھکے بھی نہ آیا تھا۔

صاحب مکانی نے کہا ہے کہ گویا منصورہ کے آخری دنوں کی بات ہے جبکہ اس کے غمی کے مقابلہ میں اس کی ساری کم ہی کچھ باقی رہ گئی تھی تاہم مل تیلیوں کو کچھ اور شہر ہی میں رہ گئے تھے اس میں سے زور تلیاں ہار گئے تھے ایسی شہر میں صحت نیلی اس کثیر تعداد میں موجود تھے۔

یہی مصنف صاحب مکانی نے تاریخ غازیہ میں لکھا ہے کہ یہ منصورہ ہی ہے جس کے پاس سلطان اہلنام محمد غازیہ میں داخل ہونے کے وقت اس کی زنجاری میں پہلی طہار بنو نصر نے سلطان کے لشکر کی نیابت کی اور اس کی نیابت کے لیے کوئی چیز باہر سے لگانے کی ضرورت نہ پڑی میں نے شہر لوگوں سے سنا ہے کہ گرجوڑے کے پیر محمد بنوں کے پاس تہذیب کے وقت جو سے جو سے ہوتے تو بے کچھ چپانے گئے اور ایک کو دو دو تھی باگ ٹوٹی ہوئی گئیں۔

اسی لکھا ہے: اور تو سب کچھ ہوا اگر سلطان نے اس پر بدعتی کاوی کا اہم لکھا یا اس لیے کہ اس نے بدعتی کی زمیناری میں کوئی مسجد نہ تھی جب سلطان جرجانیہ میں داخل ہوا تو اس نے حکم دیا کہ بنو نصر کو ساری پرچہ ادا کیا جائے چنانچہ ان لوگوں کے سامنے تین ہزار بدعتی کاوی کا اہم لکھا تھا اس کو بھی دس ہزار ہزار میں ساری پرچہ ادا کیا گیا لیکن اسے اس پر امان نہ کیا ہے کہ غازیہ شہر سے جواب جرجانیہ کے نام سے موجود ہے غازیہ کو کچھ منصورہ کہتے تھے جب جرجانیہ میں کوئی بدعتی کاوی تو وہاں سے قریب ہی ایک دوسرا شہر آباد ہوا جس کو جرجانیہ کہتے ہیں منصورہ اور جرجانیہ کے بعد کہیں ایسے شہر نہ تھے: بلالہ

خلافت مشرقیہ میں ۴۴۴ھ (جہد)۔

اگر اہل قیادہ شیعہ لیبرگ ۴۴۴ھ کے میں ۴۴۴ھ و ۴۴۵ھ میں پیراں عراق کے متعلق جو معلومات پہنچی تھیں ان کی طرف علامہ سید محمد قزوینی نے غالباً سب سے پہلے توجہ دلائی دیا تھا اس میں ۴۴۴ھ ہجری کے سال سے مسلم ہوتا ہے کہ اس علاقہ کا کوئی تھا کہ وہ کچھ لوگ ان علاقہ سے ہیں۔

کتاب خانہ حصار

حصار میں ملائی دروازے کے اندر ملا کا ایک پراگشہ تھا جس کے پاس برلی نائی قلمی کتابوں کا ایک قیمتی ذخیرہ محفوظ تھا وہ کہتے تھے کہ اس ذخیرہ کی کتابوں کی تعداد ۲۵۰۰۰ جلد ہے مگر جو کتابیں انہوں نے مارچ ۱۹۳۲ء کو مجھے حصار میں دکھائیں ان کی تعداد تین سو سے زائد قلمی کتابیں ہونے لگیں ان کے متعلق چند مختصر نوٹ اسی موقع پر لکھ لیے گئے وہ پیش کیے جاتے ہیں۔

یہ جو کتابیں کتابوں کی بہت حفاظت سے رکھتے تھے حصار کی قدر رکھتے تھے خاص طور پر حصار میں ہی کتابیں کسی کو دیا تے تھے انہی سے سلام ہمارا کا استاد مرحوم منظور سرخشی صاحب القلم بھی ایک موقع پر حصار تشریف لے گئے قرینہ ذخیرہ ان کو دکھایا گیا امید نہیں کہ بڑھاپہ ۱۹۴۰ء کے انتہا کے بعد بچا ہوں نوٹ اب صرف اس خیال سے شائع کیے جاتے ہیں کہ ان سے بعض نادر کتابوں کے اس ترتیب کے ذائقے تک ذخیرہ میں ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

اس فہرست کے آخر میں قرینہ ذخیرہ زاد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

سطور ذیل میں فہرست آتی ہے صولہ جہ فہرست معلومات قدسیہ جو اطراغوس کے کتابخانے میں موجود ہیں یہ فہرست حوران اسیتے (Hauran E. list) فہرست کی تصانیف میں ۱۹۳۳ء میں طبع ہوئی۔

جس کتابوں پر استاد کا نشان لکھا ہے وہ رقم حوت کے طرز میں تصانیف کی کتاب کتابیں ہیں۔

۱۔ تاریخ سلطنت عثمانیہ تالیف ۱۸۴۲ء بمطابق ۱۲۶۰ھ خطوط و تصانیف حصار میں موجود ہے۔
۲۔ تفسیر قرآن مجید تالیف ۱۸۵۳ء بمطابق ۱۲۷۱ھ کا ایک نسخہ خطی اگر کوئی بھی ہے۔

۳۔ حفت النہار فی التفسیر طرز کا نسخہ تاحیج کتابت درج ضمیمہ ہادیوں میں مصنف بصری کا نسخہ ہے۔
۴۔ تاریخ طبری تاریخی تاریخ کتابت ۱۲۹۱ء۔

۸۔ تاریخ خاور و عرفان کی جغزین ہدایات - ۵ سے زیادہ -

۹۔ ترجمہ قدوسی الحکم شرح قدوسی الحکم مائتس لاول تاریخ کتابت ۱۱۷۹ھ -

* ہندوستان گریہ نعت توحید مسالوت تالیف ۱۹۲۸ء، عربیہ الفضلہ ۱۹۳۵ء، اور دارالافتا ۱۳۵۴ھ

کے نام میں ہے۔ اس کے کسی اور نسخہ کا ذکر علامہ ابن کثیر نے کتاب التاجید و کات و شالہ
الاجامی میں مائتس لاول و ہندوستان کی تاریخ و غیرہ تاریخ کتابت ۱۱۷۹ھ -

۱۰۔ دارالافتا ہندوستان کی مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں کل ہندی کتاب کے لیے مائتس لاول
شمارہ ۲۴۴۶ مسمولہ نسخہ -

۱۱۔ مجموعہ رسائل خواجہ عبدالقادر قادری کے جو غرض خط و رسائل مختلفہ ہندوستان میں

رسائل فقرات و مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں دارالافتا ہندوستان میں

رسالہ شانزہ چھپوا دیا تا طالب راہ حق الخ رسائل و کتب جامعہ مائتس لاول ۱۳۵۴ھ

کتاب مائتس لاول الخ ایضاً از غزوہ محمد ۲۲۸ھ -

رسالہ شالہ مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں

۱۲۔ دیوان احمد باک تاریخ کتابت ۱۱۹۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں

کتاب مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں

۱۳۔ کتاب شالہ مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں

۱۴۔ تقریب بیاضی جلد اول و جلد دوم مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں

یعنی ۱۳۵۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں
تاریخ کتابت ۱۳۵۴ھ - ۱۴۔ تاریخ مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں

مگر مواد تاریخی ہے تاریخ کتابت ۱۳۵۴ھ میں

۱۵۔ دیوان احمد باک تاریخ کتابت ۱۱۹۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں

دوسرے پر تاریخ کتابت ۱۳۵۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں مائتس لاول ۱۳۵۴ھ میں

کتاب کی تاریخ کتابت ۱۱۱۲ھ جز بہ تصوف کی کتاب ہے۔

۵۔ کتاب کی تصنیف راجع مدح و تادیل کی کتابت ۱۱۱۶ھ اس پر عرض دیدہ میں کبھی کتاب خانہ
احمد شاہ دہلوی میں تھی اور اس کا مصنف ہی شاہ دہلوی مذکور (۱۱۶۰ تا ۱۱۸۷) ہے۔ کتاب کے
لے مکس قمرت ایچے عدد ۹۱۴+

۶۔ کشف و کرب اچھا نسخہ تادیل کی کتابت نہیں ہے مگر نہ... اس کے قریب کا نسخہ راج
محمود گوالیری

۷۔ تاریخ خوشی و کتابت ۱۲۶۰ھ

نوادریطوحات

۱۔ تہذیب و شکوہ دہلوی رد و مقلد ای نسخہ ۱۲۱۹ھ میں صدارت میں بننا۔

۲۔ تاریخ فرشتہ دو جلد میں ۱۸۴۲ھ

۳۔ گریہ کی سلاطین بڑی قلیل کا نسخہ تہذیب و مقلد سر فی تصحیح خدای مقلد احمد کیرانی

۴۔ مقلد کنی بہادری بیاض تہذیب مدد مذکور وغیرہا، کلکتہ ۱۲۵۲ھ

نوادیر مخطوطات وغیرہا

در دانش گاہ علی گڑھ

ذیل کا مضمون کہ اقتدار الہی اہم اتدویم اسے چاہیے کی غی کے تحت قلم کا تجربہ ہے۔ مال
 میں اس قلم پر نویسی کے دوسرے پانچ سو سب سے مخطوطات اور تصانیف کی لاٹری سے طبع و ہر
 مخطوطات پہلے منزل کے حال میں پیش کیا ہے وغیرہ مخطوطات کی تعداد کم بیش ۱۰۰ جزو بتائی جاتی ہے۔
 ہندی مخطوطات کے علاوہ دوسریں انہی مخطوطات کا ایک سب سے زیادہ نوگراں اگر رقم فرمیں سکے۔
 نوادیر میں جمع کرنے گئے ہیں اس ذخیرہ کے ضمن میں اکثر اقتدار الہی اور سب سے ہی نہیں ملے
 بعض مخطوطات کا جو حال لکھا ہے وہ اتدویم کے لیے درج ذیل ہے۔

تاریخی کتابیں

۱۔ تاریخ صادق مصنف مرزا محمد صادق صادق بن محمد صالح صفائی متوفی (۱۲۳۱ھ - ۱۲۵۱ھ - ۱۲۶۵ھ)
 یہ تاریخ کی نہایت اہم کتاب ہے جو ابتداء سے نہایت سے جدید شدہ جہان کی کئی کئی مقامات پر مشتمل ہے۔ کتاب
 چار حصوں میں منقسم ہے۔ پیش نظر نسخہ اس کتاب کا تیسرا حصہ ہے جو بے حد نایاب ہے۔ اور مقرر وزارت
 لندن کے کتب خانہ کے علاوہ میں موجود نہیں (جلد ۲: ۸۸۹) مکمل نسخہ کا کہیں تپا نہیں ملتا۔
 جسے مختلف کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ (ذکر نسخوں کے لیے ملاحظہ ہو فهرست کتب خانہ علی گڑھ)
 ۵۰۔ بکلی: ۱۸۸۹، ہائی پور: ۲۰۹، بکلی: ۸۸۹، ایلیٹ: ۶۱، ۵۳۔

۱۔ اٹراکھن لاٹری کی فہرست میں ایسے کسی نسخہ کے وجود کا ذکر نہیں۔ مگر اس کے نسخوں پر
 ۸۸۹: ۲ پر مذکور ہے۔ اس میں صرف ہندو سوانح کے بعض اقتدار الہی ہیں۔ اس کتاب کے جو نسخے تھے ہیں، ان کا
 ذکر ملاحظہ کیے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ۱۰: ۱۰۰ پر لکھا ہے۔

کتب عربی

۱۔ نسخ البلاغہ: شاہ دیبا کا قدیم ترین نسخہ خط علی بن ابی القاسم بن علی اصل کتبہ ۳۸۰ھ
الادیب افضل الدین الحسن کے قلمی نسخے سے اس کا نقل کیا گیا ہے جس میں ہر جلد اور شاہیکہ کے قبضہ
میں یہ نسخہ دیکھا جاتا ہے اور اس کی تحریر بدھری موجود ہے۔

۲۔ ہجرۃ اشمالا صوبہ ترسوالو الخطاب القرشی سوانی شکر کا مشہور مجموعہ کتبہ ۱۹۸ھ میں
ہوائی ہے۔ اس نسخہ کی اہمیت یہ ہے کہ متداول نسخوں میں ارداس میں نمایاں اختلافات ہیں۔ پھر
اس کے کسی قدیم تر نسخے کے وجود کی بھی میں اطلاع نہیں۔

۳۔ تبویل المستزہبات فی الاخبار والآیات معنفہ عبدالقادر البغدادی متوفی ۴۱۲ھ = ۱۰۲۱ھ
نسخہ چھٹی صدی ہجری کا معلوم ہوتا ہے نسخہ انتہائی خوب اور جو دہے ہر اکھ کی بھی ہر صلی کلام
کے نسخے کے علاوہ کسی دوسرے نسخہ کا مل نہیں۔

۴۔ مسوایین فخر کی ایک کتاب کتب کرب در ۱۲۸۰ھ۔

۵۔ کتاب الامتاع بحکام اسماع معنفہ کمال الدین ابو الفضل جعفر بن خطاب اللادوی
اشافی متوفی ۴۸۰ھ = ۱۰۸۰ھ اصل کتبہ ۱۰۸۰ھ۔

مُصَوَّر نسخے

۱۔ خمسۃ نظامی نظامی گہری متوفی ۵۹۸ھ = ۱۲۰۲ھ کی مشہور کتاب۔ کتب حبیبی جید الشہرہ

۲۔ ۱۱۹۸ھ = ۱۷۹۸ھ نسخہ قدیم ہے اور اس میں متعدد حسین مرتبے موجود ہیں۔

۳۔ شہزادی حسینی سلی تالیف ۱۱۹۳ھ بد اس نسخہ معنفہ ہے تصدیق تصدیق ۱۹۔

۴۔ دیوان حافظ بخط عبدالرحمن الکاتب کلمات ۱۱۹۹ھ خط نستعلیق خوش ہر قلمی موجود ہے۔

۲۔ غرضت لای گوی، بخط فیروز محمدی سلطان تسلیم۔

۳۔ کلمات بخط زکریا اشرف، ۱۱۱۲ھ۔ اس نسخے کے مسودے پر علامہ نواحی لکھا ہوا ہے۔ اس پر دیگر دو سرے علی بادشاہی کے کتاب طاول کے ہاتھ سے وحی میں علامہ غلام جباری ثبت ہیں۔

۴۔ تفری مولانا موم نہایت خوش خط اور خطا، مکتوب در ۱۰۹۰ھ۔

۵۔ زاد المساء، خوش خط، موطا، جدول طوائف المرح ذریعہ جلی، بخط طبرستانی ۱۱۲۵ھ۔

۶۔ مکتوب شیخ علی حوی (۱۱۰۳-۱۱۸۰ھ) بنام شمس الدین قیصر ۱۱۵۵-۱۱۸۰ھ یا

۱۱۸۱ھ خط تعلیق مکتوب در ۱۲۰۹ھ۔

۷۔ مباحث اکبری، از خواجہ غلام الدین احمد غفرانی، محمد الحق قریشی نے اس نسخہ کی کثرت

خواجہ کی زندگی میں ۱۰۰۲ھ میں کی۔

۱۔ قرآن شریف

نسخہ خط ثلث، ۱۰۹۰ھ میں حرمت سے تصنیف کے لیے ہدیہ بھیجا گیا۔

۲۔ سہلی شریف، جدول، عنایت از کاتب موطا، لکیر محمد بن السلو کی تدبیر، حاشیہ پر

دین سہا، خطوط نفوس تدبیر، حر سوره کا عنوان موطا، نام سورہ بزرگ سفید خوش خط و خط

ایمانی، عثمان اور سابق منزلوں پر نہایت عمدہ صنعت کی گئی ہے، بخط نسخ نہایت اعلیٰ نسخہ

۳۔ قرآن مجید کسی صدق بخط نسخ۔

۴۔ اتقانی دو سورتوں کے فضائل موطا و منقش، جدول طوائف المرح، علامہ یہ نسخہ خانگہ نہایت

کوہر کی گئی تھا، آخر میں ان کی مرثیہ ہے۔

مفتوح قلب کتر پیدا بانی صلا ۱۱۳ صلا و منقش نہایت خوش خط نسخ۔

عقراک شریف غلط نہایت عالی ہرچہ کا عنوان مطلقہ نسبت امر مذکور محب ہے۔

وَقَدْ أَتَى خَلِيفَتِي هُوَ مَقْتَدِرٌ وَهُوَ جَدُّهُمُ الْبَاقِي خَطَا كُنْ فِي مِثْلِ هَذَا

۱۰. دلائل الخیرات علامہ محمد سیف الدین علی مرتضیٰ رحمہ اللہ کا مشہور مکتوبہ و مذاق.

نبرایت خوش خطا.

۱۰. برتن خلخیز خیزیت علی نوری

و او چي کتورې ښايي مخکې نه و، خط لوستو ته ورسېدو، ځکه چې د

وہی ہے جو ہمیں دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ تو میری جہانگیر ہے۔

جلی اور محرف نسخے

۱۰- حسن السیر، بیب السیر، معتمد فحاش الدین بن علام الدین عمر الملقب به خزانہ

۱۹۲۰ء فارسی زبان میں تاریخ عالم کی مشہور کتاب کی تیسری جلد کے چوتھے

کو جس میں محمود آل خور اور شاہ اسماعیل صفوی کے حالات درج ہیں کسی احمد اشد

نے کتب صحابہ کو دیکھا۔ اور ایک پناہ نامہ حسن السیر بھی تحریر کروا جس کا مصنف

نرگمان کو بتایا جسے کتب کے اس نام نے بعض موضوع کو گراہ کیا ہے۔ اسے حبیب السیر کا

عمر بھننے کے بجائے ایک نئی کتاب جو ایسے بھننے کے ہیں۔

ہجری قمری ۱۳۷۵ء میں دہلی۔ انشائی ابراہیم مصنفہ شمس العزیز علی کے ہم اساتذہ خط

ستیس دہائیوں کی طرح غلیظ گھسوا گئے اسے ایک نیا ہم نگر پروہ فرزند سلاطین دہلی دیوایا

رکے ۱۱ اور اوراقِ ثمنِ لائبریری میں اور ۲۲ اوراق مولوی بسمل اللہ مرحوم کے ہاتھ کے یہاں

ت کیے گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ مذاق مرید خواں جلیل القادری دہلوی نقشبندی سرکار دہلی کے

دکے ہاتھ کے کھئے ہوئے ہیں۔

وہیلیاں

دو سلی۔ در خط نسخ زشتہ در غفر بہادر شاہ۔
 بہادر شاہ اور بعض مثل شہزادوں کو خوش نویسی سے بڑی دلچسپی تھی اور ان کا کافی وقت
 اس شوق پر خرچ کرتے تھے اور اس فن میں انہوں نے بھی دستگاہ پیدا کر لی تھی شائقینِ فن کی
 وہیلیاں بھی اساتذہ کی وہیلیوں کی طرح بڑے شوق سے فراہم کرتے تھے ایسا پتھر اس خط
 رکھتے تھے۔ اور شہزادہ کے علاوہ ان یہاں مل کے تمام مسعود و بداری شاہ و مرزا غالب کے خط کا
 ایک حصہ پیش کرنے پر آمنا کر مل لگا مرزا غالب فنی جو اہر سنگہ و ہر کو لکھتے ہیں اس
 قلم سے جو تم کو مطلوب تھے اس کے حصول میں جو کوشش پیرا سنگہ نے کی ہے میں تم سے کہ نہیں
 سکتا فنی کوشش میں یہ یہ سونے کی پند و ہدایت ہے جو تم سے مجھے تحفہ و نقد بھیجیں تم سے اور صرف ایک
 پانچ پانچ اور چار چار روپے اور وہ دو روپے کو قلم سے مل لے اور غنائے خیر میں روپے ہوا
 دینے اور نہانے میں روپے بھرا لکھتے۔ دہلی پیرا سنگہ صاحب ازادان حکیم جس اللہ غلامی پاس کئی
 کئی بار جا کر حضور و ملا بہادر شاہ ظفر کا قطعہ لایا اب وہ قطعہ ہے ولی عہد بہادر و مرزا غالب و غفر
 کے دستخطی قلم سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ یہاں مل میں روکی اتنا قلم سے اور یہاں مل قلم سے کہہ سکتے ہیں
 وہ سب کو لکھا کہ کہہ سکتے ہیں کہ ہاں صحیح ہے گا جب سب قلم سے قلم سے پانچ نہیں کہہ سکتے ہیں
 جس قدر مقام پر ظاہر ہو گا۔
 ۱۔ اگر طبع در خط بہادر شاہ۔
 ۲۔ قطعہ قلمی در طرز انی مکتوب بہادر شاہ۔
 ۳۔ قطعہ قلمی در نسخ مکتوبہ در تخت ولی عہد بہادر شاہ۔
 ۴۔ شہزادہ علی شہزادہ الہی بخش۔
 ۵۔ علی در حسین زشتہ میر غلام حسینی م ۱۱۲۲۔ مکتوبی کا شہزادہ غلام ہوش در اس سونوی

قلم سے ذیل کی جملات درج ہے:

۱۰۔ فقیر عبدالرحیم حبیبی قلم چلی گیشا می فی شہر ۱۰۲۰ء۔

۱۱۔ وسیلہ نستعلیق نوشتہ حداثہ شذیذی قلم متوفی ۱۱۱۸ھ۔

۱۲۔ عالمگیر کا مشہور دروای خطاط جو شامی کتب خانہ کا لکھن اور شہزادہ کام بخش کا اذوق

تھا۔ یہ احمد گویں فوت ہوا۔ ۱۰۶۰ء کی لکھی ہوئی ہے۔

۱۳۔ کلمات علی دہلوی نوشتہ میر محمد صالح۔

یہ میر محمد شاہ مشکین قلم کے صاحبزادے تھے۔ قلم و تشریحوں سے دلچسپی تھی۔

کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ فارسی میں کشتی اور ہندی میں سجاتی تھیں کرتے تھے جہد

شاہ جہاں میں منصب پان صدی پر لکھن تھے۔ ہند میں ان کا منصب دوسری ہو گیا تھا۔

۱۰۵۶ء میں شاہی کتب خانہ کے منتم بنائے گئے۔ مرآۃ العالم میں ۱۰۶۱ء میں وفات

درج ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ ۱۰۶۰ء کو فوت ہوئے۔ ان کے ہاتھ کی پانچ دھریاں

ہمارے ہاں موجود ہیں۔ ان کی کتاب مناقب رضوی مکتوبہ در ۱۰۶۰ء بھی یہاں موجود ہے جس

کے کچھ اجرو خود انہی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔

۱۴۔ وسیلہ نوشتہ امام جویں ان کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔^۲ شان خط سے معلوم ہوتا

ہے کہ جناب رضوی اس کا تخلص سہیل دہلوی ہی جلاتے ہیں۔

امام رضوی کا تہ مشورہ کا ذکر ہے سلاطین شرا

ہے کہ حدود دیگاہوں میں یہ وہی لکھی گئی ہے۔

حدود دیگاہوں میں

۱۱۔ وصلی زشتہ دوست شاہی :

حدود دیگاہوں میں

ان کا نام امیر علی تھا تھا یہ اپنے عہد کے مشہور خوش زلس تھے۔

حدود دیگاہوں میں

۱۲۔ وصلی درستیق زشتہ حافظ نور اللہ درمن ۱۱۶۵ھ۔

یہ عہد الرشید دلی کے بڑے کلاباب تھے عہد محمد خالد دلی میں کسٹو گئے اور وہیں کے عہد ہے

ان کی لکھی ہوئی معمولی شقیں بھی ایک دور یہ حرف کے حساب سے باتوں اتنے کبہ مانی تھیں۔ ان

حدود دیگاہوں میں

کی آٹھ وصیاء اور پندرہ شقیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔

۱۳۔ مطلع غامسی درستیق کوثر صرب سکھ رائے یہ حافظ نور اللہ کے بڑے ملاز شاگردوں

میں تھے اور ساتھ کارنگ آٹا اڑا رہا تھا کہ سینکڑوں وصیاء حافظ نور اللہ کے ہم سے پیدائیں

اور بڑے بڑے صفی مان بھی تمیز نہ کر سکے۔ ان کی لکھی ہوئی سات وصیاء اب بھی ہیں۔

۱۴۔ وصلی درستیق زشتہ حافظ محمد ابراہیم یہ حافظ نور اللہ کے صاحبزادے اور انہی

کے شاگرد تھے۔

۱۵۔ وصلی درستیق کوثر سعید الدین یہ حافظ محمد ابراہیم کے صاحبزادے اور انہی

کے شاگرد بھی تھے۔

۱۶۔ وصلی درستیق کوثر حامی علی اللہ حافظ محمد ابراہیم کے دو مشہور شاگردوں سے

ہیں منشی سلام کشمیری اور محمد اوی علی، موصوف الذکر نستعلیق کے علاوہ نسخہ و طغرائی میں بھی

لکھتے ہیں اپنا مثل نہ رکھتے تھے بعض وصیاء باوقت کے انداز میں ایسی لکھی ہیں کہ تمیز

مشکل ہے۔

۲۱۔ صلی در نسخ، نو شتر میرزا علی مرتضیٰ رقم

یہ منشی ہادی علی کے ہم عصر تھے اور نقاب احمد علی کے شاگرد جو پرانے وقت کے رئیس بلاد
سخ کے باکال استاد تھے ان کے ہاتھ میں روضۂ تہذیب کی اپنی تحریریں انہوں نے روضۂ
کی کیفیت کو فنی کا درجہ دے رکھا تھا۔ خوش فہم ہونے کے علاوہ اس فنی کے بہت اچھے نقاد
تھے۔ ان کی کلمی مہلی تین و صلیاں ہمارے ہاں موجود ہیں۔

۲۲۔ صلی در نسخ، نو شتر محمد ولی جامی منبت رقم مکتوبہ ۱۱۹۵ھ۔

۲۳۔ راجی در نستعلیق، نو شتر محمد امیر

یہ غالباً محمد امیر خجندیہ دہلی ہیں۔ یہ اپنے وقت کے دلی تھے۔ موصوف پنج کشی میں
بھی بے نظیر تھے اس لیے پنج کش کہلاتے تھے۔ اسی انقلاب میں متولد ہوئے۔
۲۴۔ قطر در نستعلیق، نو شتر محمد امیر در سنہ ۱۲۹۱ھ۔

عبدالرشید دہلی کے بڑے قریبی تھے اور ان کی نقل اسی صاف اثرات تھے کہ اصل و نقل
میں غیر مشکل ہو جاتی تھی۔ اکثر قطعات پر عبدالرشید کا نام درج کر کے لوگوں کو دے دیا کرتے
تھے۔ اور لوگ عبدالرشید دہلی کا سمجھ کر اپنے پاس رکھتے۔ ۱۲۲۵ھ کے لکھے ہوئے و قلعے ٹونک
میں موجود ہیں اور دہلی کی یاد دلاتے ہیں۔ ان کی اولاد اور اساتذہ کچھ عمر میں دہلی میں رہا کرتے
تھے۔ میر قطب عالم نامی ان کے ایک صاحبزادے ۱۲۲۲ھ تک دہلی میں موجود تھے۔

۲۵۔ صلی در نستعلیق، نو شتر محمد مراد کشمیری شیریں رقم در سنہ ۱۲۰۹ھ۔

۴۷۔ مصلیٰ اور نشتین کو شتر ماحب نام۔ اللہ کی ایک مصلیٰ اور مصلیٰ مراد ہے۔

۴۶۔ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جو شخص روزے کو ترک کرے گا، اس کا عذاب جہنم ہے۔

بعد از شش ماهی که مستعین که محل کفن مادر را برگزیده

۸۸۰ فصل در تعلیق زشتہ میاں رفیع الدین۔

۱۹۔ اصل در پیش تو شربتِ ازلت لعلخان (۲ عدد)۔

۴. وسیله تحقیق رشته عطارد و زهره -

۴۱۔ ولی دور مستقیم، مجاز و تم خان

همه میل به تسلیت زشتیها هر رقم ثانی -

۴۴- کل در شش زشت باغزار -

۴۴۔ کلمات حضرت علیؑ در خط اکت ز شستر پنداری ابن عمر خیلم مرادید رقم۔

۴۵۔ کلمات حضرت علیؑ در سخنان تفسیر علماء امام محمد بن سید محمد غفر عنہما فی غنائی ۱۲۰۴ھ۔

۴۴ شرفیاری مدح و شکر تجلی داد حسب فرمایش محمد علی خان -

۲۴. دلی خلعت آمیز زشت اثر علی قلی در ۱۲۳۵ هـ.

۲۸۔ اہل فلسفہ امیر دہلی غلام حسین۔

۳۹۔ ملی درخت انکست فوٹو محمد اکرم عثمانی دہ ۲۰۴۰ اعلان کے تحت لی ۱۲۳۳

کی جہلی ایک اور جگہ کی بھی موجود ہے۔

یہم قطعہ فارسی در مدح اواسط سنی الاولیاء موسیٰ و یحییٰ کردہ ایم، جس پر سید علی ہاشمی نے رسم خطی (۱۶)۔

۱۔ تاریخ سوریہ

۲۔ تاریخ سوریہ

۳۔ تاریخ سوریہ

یہ قریبی کا مشہور شاعر اور انشا پر ماہر تھا۔ وہ شاعر، شاعر اور مورخ بھی تھا۔ اس کی تصانیف میں تاریخ ایران اور منقشات طاہرہ جید قابل ذکر ہیں۔ اس کی شاعری کی اہمیت زیادہ نہیں تھی۔ تبسبا نہیں کہ اس کی شاعری کی شہرت اس کی مفاہات کے طفیل ہو اس کی تاریخ دانی اور انشا پر مادی تسلیم ہے۔ اس کی خطاطی کا ذکر کہیں دیکھنے میں نہیں آیا۔

کیاب اور تاد قریح طبویات

۱۔ تاریخ سوریہ

۲۔ تاریخ سوریہ

۳۔ تاریخ سوریہ

۴۔ تاریخ سوریہ

۵۔ تاریخ سوریہ

۶۔ تاریخ سوریہ

۷۔ تاریخ سوریہ

۸۔ تاریخ سوریہ

۷۔ بارہا سب مرزا کاظم علی رحمان
مطبوعہ کلکتہ ۱۸۱۲ء۔

۸۔ خود افزوزہ توجہ حنیف الدین، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۱۵ء اور ایک ریڈیشن کے تحت ڈیولفیم
کالج کے کتب خانہ میں موجود ہے اور اس کی ہر دو کاپیاں ۱۸۱۲ء میں

۹۔ منتخبات ہندی از بہان شیکسپیر، لدلی ۱۸۲۵ء۔

۱۰۔ انتخاب اخوان الصغار، مطبوعہ لندن ۱۸۲۶ء۔

۱۱۔ جام جم مصنفہ مرید احمد خاں، اگرہ ۱۸۱۵ء۔

۱۲۔ دیوان رنگ مطبوعہ ۱۸۱۲ء۔

۱۳۔ آثار الصنادید مصنفہ مرید احمد خاں، قلعہ کابل

طبع اول مطبوعہ سید الاخبار، لدلی ۱۸۱۵ء۔

۱۴۔ کلیات تاج،

مطبوعہ مطبعہ سلطانی کھنڈ، ۱۸۱۶ء۔

۱۵۔ انجمن اکبری، مسطور سید احمد خاں، مطبوعہ لدلی ۱۸۱۶ء، مطبوعہ کھنڈ ۱۸۲۹ء، ۱۸۵۲ء

در سید کا ذاتی نسخہ، اضافے اور ترمیمیں خود ان کے قلم کی موجود ہیں۔

مکاتیب مرید احمد خاں

۱۔ کتب بنام شمس العطار مولانا الطاف حسین حالی مکتوبہ ۱۰ جون ۱۸۷۹ء راجست

مدرس عالی یہ خطا شائع ہو چکا ہے اور کافی مشہور ہے۔

۲۔ بنام محسن الملک نواب جہدی علی خاں کتبہ فردی مسعودہ

۱۲ مکتوب الیرنا معلوم تائیلخ تحریر ۲۹ نومبر ۱۸۶۹ء

(یہ خط سرسید نے یہود محو کے تعلیمی و تعلیف کے سلسلے میں لندن سے جو یہودیوں کو لکھا تھا جس میں مزید

امداد کی درخواست کی ہے یہ خط بہت اہم ہے۔) یہاں سے خط شروع ہوتا ہے۔

۳۔ بنام محسن الملک ۱۲ مکتوب الیرنا [سرسید کسی نیک سے اجازت فرماتے رہے ہیں] اور

محسن الملک اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں]۔

۴۔ بنام سید حبیب اللہ مرقوم الہجری صمدی

۱۲ مکتوب الیرنا یہ خط سید حبیب اللہ کے چچا مولوی تہل الدین سے لکھا ہے۔ مضمون یہ

ہے کہ سید حبیب اللہ کو امتحان کی کلاسوں کے سلسلے میں ایک ڈنر پر تقرر کرنی ہے جس کے لیے

وہ اپنے کو تیار کریں لیکن اگر وہ شام پر تقرر نہیں کر سکتے تو پھر اس پر دو گرام کو ختم کر دینا چاہیے۔ وہ

حاضرین پر انجا انفرٹنے کی بجائے بنا انفرٹے گا۔

۵۔ بنام وقار الملک نواب مشائخ حسین مرقوم ۱۲ مکتوب الیرنا ۱۸۶۹ء

(یہ سارے مکاتیب غیر مبلو غز ہیں)

محسن الملک

۱۔ مکتوب فارسی تحریر ۲۳ دسمبر ۱۸۶۸ء

۱۔ مکتوب فارسی تحریر ۱

۲۔ دو دہائی خط فارسی میں ملی اور کسی مقصدی کے ساتھ کے کچھ ہونے میں۔

۳۔ تحریر حکیم ذمیر ۱۹۰۶ء۔

۴۔ خود ۱۰ اگست سنہ ۱۳۰۵ھ میں لکھا گیا خط فارسی۔

۵۔ تحریر ذمیر سنہ ۱۳۰۵ھ میں شہادت علی بیگ کلکتہ۔

۶۔ تحریر حکیم مئی رسل تحریر صبح نہیں دیکھیں دوسرے متعلق ۱۳۰۵ء کے مری میں۔

۷۔ بنام منشی منصب علی بھوپال ۱۳۰۵ھ خودی سنہ روایت امداد بھوپال۔

وقار الملک

۱۔ بنام سر سید احمد علی ۱۳۰۶ء۔

۲۔ وقار الملک نے کانفرنس کے اجلاس ۱۳۰۶ء میں تسلیم کیا کہ نیاٹ پر وزیر خزانہ پیش

کیا تھا پانچ سو غلط طبعی شائع ہو گیا تھا وہ چاہتے تھے کہ سوسا علی کے اخبار تصحیح چھپ

جائے کہ سر سید کو پسند نہ تھا یہ خط اس سلسلے میں لکھا گیا ہے۔

۳۔ بنام نظام الدین حسن صاحب ٹرینی ایم۔ اے۔ لاہور ریٹائرڈ پولیس کمانڈر۔

محرور ۲۷ مارچ ۱۹۰۹ء۔

۴۔ بنام نظام الدین حسن ۱۹۰۸ء۔

۵۔ تحریر ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۰۶ء۔

۵۔ بنام من الملک، تاریخ ۶۱۹۰ھ۔

۶۔ بنام صاحبزادہ مکتبہ صفائی، ۶۱۹۰ھ۔

۷۔ بنام سید فضل الرحمن، ۶۱۹۱ھ۔

۸۔ بنام منشی منصب علی، ۶۱۹۰ھ۔

۹۔ بنام علی وزیری صاحب، ۶۱۹۰ھ۔

مشاہیر علی گڑھ

۱۔ مکتوب مولوی مسیح اللہ افزوری ۱۸۹۷ء کا یہ خط غالباً سریتہ کے نام ہے، کسی ولی کی ولایت اور کالج کا مسئلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں ملا لایہ فی الصغیر ولا المعجون ولا الکافر علی مسئلہ و مسئلہ ماتہ۔ اگر خیر مسئلہ ہے تو عیسائی ہاں دین نہیں ہو سکتی جسے درجہ دین نہیں ہو سکتی تو اس کو استحقاق بھی نہیں ہے۔ آپ شرعی ولی دختر کے ہیں۔ آپ اس کا کالج کسی جیسے لڑکے سے کرو بھیجے پھر تمام پریشانی رفع ہو جائے گی اور آپ کے اختیار کی ولایت صاف ہے۔

۲۔ مکتوب مولوی مسیح اللہ خان صاحب، ۱۲ فروری ۱۸۹۷ء

۳۔ مکتوب جنس سید محمود تحریر ۱۹ اگست ۱۸۹۷ء بنام وقار الملک دیوبند الامت مسعود شاہ خان۔

۴۔ مکتوب مالی، ۳۰ مارچ ۱۹۰۱ء غالباً بنام محسن الملک جلسہ طریشیان منتقدہ، مارکٹر ۱۹۰۱ء کے لیے چند تجاویز بھیجی ہیں۔ اور مکتوب راجہ کرودٹ ویٹس کے لیے اپنا ناقص مقروض کیا ہے۔

۵۔ مکتوب لکھنؤ صاحب حق علی، ۱۷ جون ۱۹۱۳ء

۶۔ مکتوب آفتاب احمد خان، ۱۶ ستمبر ۱۸۸۸ء بنام مکتوب انہوں نے زنی والدہ ماجدہ کو

۱۔ مولانا سے لکھا تھا جب وہ اسکول میں برقی سماعت کے طالب علم تھے۔
۲۔ مکتوب سرساکس مسعود، ۱۵ مئی ۱۹۱۲ء کو یہ مکتوب انہوں نے جاپان سے (پیشوری
صاحب کو لکھا تھا۔

مکتوبات علماء

- ۱۔ مکتوب (فارسی) امیال تفریحی صلیب صاحب حضرت مولانا بشیر الدین۔
- ۲۔ مکتوب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، بنام شیخ تفضل حسین مرقوم
چند شنبہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۹۰۴ء بمطابق ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۳۱۱ھ
- ۳۔ مکتوب مولوی رشید احمد گنگوہی بنام مولوی سید الدین صاحب بنام مولانا
۴۔ مکتوب مولوی رشید احمد گنگوہی ۲۹ ذی القعدہ ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۹۰۴ء
(کسی نے مدوہ میں تعلیم کے خلی سنا دیا تھا ہے تمام میں کہتے ہیں ان کے کا مدر
مدوہ میں داخل کرنا فقیر کے نزدیک خاص ہے جس سے آپ ہرگز نہ سبکین گئے۔
- ۵۔ مکتوب جناب نظام احمد قادیانی بنام مولوی غلام حسین صاحب ریٹائرڈ مکتوب
۶۔ مکتوب مولانا محمد علی صاحب بنام مولانا رشید احمد گنگوہی ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ
- ۷۔ مکتوب مولانا محمد علی صاحب بنام مولانا رشید احمد گنگوہی ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ

مکتوب شاہیر ہند

- ۱۔ مولانا محمد علی جوہر ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء بنام محمد علی صاحب یہ طویل خط مکتوبات محمد علی
صاحب میں شائع ہو چکا ہے صاحب ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء بمطابق ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۳۱۱ھ

جسٹس شاہ ولی ۳ نومبر ۱۹۰۶ء کو صاحب چیت کوٹ میں ایک بیج کی بکر خالی ہونے والی تھی اس خط میں ذاب محسن الملک کو لکھا ہے کہ ان کے لیے دوسرے کے ہاتھ پرٹیکٹری ہائسل کے کی کونسل کے ایگ ممبر اور سیکرٹری ہوم ٹریڈ اینڈ کومرسٹری خطوط لکھ دیں اور گردش کریں کہ جسٹس جی کے ہاں سے اتقو ہوا۔

۱۔ مکتوب جسٹس کلاسیک حسین ۲۴ ستمبر ۱۹۱۵ء۔

۲۔ مکتوب سید علی بکر امی ۱۰ دسمبر ۱۹۱۰ء خط خالی تھا مگر ملک کے نام سے کہتے ہیں کہ مسلم نہیں ڈاکٹر سید ظفر کی بکر آپ نے کیا انعام فرمایا ہے کیا آپ میری جیس کو آباد فرما کر رکھتے ہیں؟ عدالت کالج کو دیں، اے۔

۳۔ مکتوب میر حسن ۲۰ دسمبر ۱۹۱۰ء۔

۴۔ مکتوب رشید پرند ۲۴ ستمبر ۱۹۱۱ء۔

۵۔ مکتوب میر غلامی ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء۔

شاعر اور لکویوں کے خطوط

۱۔ مکتوب شمس احمد شمس آباد ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء۔

۲۔ مکتوب فیض حسین خیال عظیم آبادی ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء۔

۳۔ مکتوب احمد علی شوق کھنوی ۲۰ دسمبر ۱۹۰۹ء۔

۴۔ مکتوب سید عظیم شوق کھنوی ۱۱ جولائی ۱۹۲۰ء۔

۵۔ مکتوب ملازم محمد اقبال نام شیدا احمد صاحب مدینتی، دسمبر ۱۹۰۶ء اور اقبال نے خط سید

کے ساتھ والد لکھتے ہیں مثلاً (دیا ہے)۔

۶۔ مکتوب اقبال نام امین دہری صاحب ۱۲ اپریل ۱۹۱۰ء خط مکتوب اقبال میں چھپ چکا

ہے اور اس کا عکس رقم نے سب لطیف میں شائع کر دیا ہے۔
 یہ کتاب شبلی نعمانی مرقوم ۹۹۰ ہجری ۱۵۸۷ء کو شبلی علی گڑھ سے شائع تھا اس کا مایوس
 نسخہ پہنچے پر ہجوم کے ہم یہ حقیر نے لکھا گزندِ تلافی پہنچا شکور ہوں مایوس ہے کہ اکثر جگہ
 غلطیاں ہو گئی ہیں۔ شبلیؒ۔

یہ کتاب جلال المکسوی ہاشم خان مالک نے ۱۲ فروری ۱۹۱۰ء جلال مکتوی ہمدان شام میں
 قزوین میں شائع کئے ہیں۔ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی تحریک کی وجہ سے انہوں نے وقارِ ملک کی
 مدح میں قصیدہ لکھ کر مجاہد مقتصدان کی خوشنودی تھی۔ نتیجہ ان کے حق میں ان کا جلالِ ملک کٹر دینی
 آدمی تھے۔ *لَا تُحْمِلُهُمْ فَتَأْتِيَهُمْ* پر ان کا ایمان تھا۔ تاہم ان کا غلط فہمی تو اپنی جگہ پر رہا ہے۔
 افزاؤ و تغزیاں کو بھی پسند نہ کر سکتے تھے۔ اورادِ مرعائیں، شاعر نے مدح میں کیا آسمان زمین کے
 تالچے طے ہوں گے جسے انہوں نے بھانوسہ شامی لکھا۔ اور انہیں یہ قصیدہ اس قدر ناگوار ہوا کہ
 قصیدین اور شکر یہ آکر اس قصیدے کا پتہ ان رکنا بھی انہیں گوارا نہ ہوا۔ جلالِ مرعہ کو پتہ چلا
 ہو گا تو ان کے کیا احساسات ہوں گے۔ انہوں نے جواب میں ادب اور دانش کے رستہ پر دل کے
 پیمپسوں سے توڑے میں دیکھنے کے لائق ہیں۔ یہ خط بہت بہت اہم ہے۔ اور اس سے خفا اور مدح
 مدح کی میرت اور کردار بہت اچھا ہونے کی بڑی جھلک کی وضاحت ہو سکتی ہے۔ پہنچے پر
 وقارِ ملک نے جو خط جلال لکھا تھا وہ بھی قابلِ مطالعہ ہو گا۔ جلال کے خط کے معنی ہم قہرات و اسطو
 بیجاں عالی المکتوب سے نیازِ مدح عرض کر چکا ہوں۔ اسطو غازی ہو گا قصیدہ ہوتا تھا ایوں کہ کہ کچھ اسی
 نمبر کو اس نہیں علی ہر چند کہ کو حضرت تھی لیکن چونکہ حضرت نے مایوس کی اطلاع فرمائی بلکہ اب ضرور بنا
 کر ان میں کہیں نہ آنے کی خبر جلال اور چونکہ ہمارے حضرت نے اس کا تلامذہ مات ابی اسطو کے قریب
 قریب بغداد و عراق کو ایک سے تنہا و زلفین ہیں اس کا داخل دفتر شاہی ناچار نظر فرمایا ہے۔ تو
 اب واجب ہوا کہ میں غلامی غلامی اس کو معروضداشتِ امرا میں دیکھوں۔ ہمدان ہوں کہ
 لے صاحبِ کتاب ناہر جلال مکتوی سے محنتِ معلوم ہوتے ہیں۔ افتخارِ اموی۔

وہ سب ناکامی مع مرخصی داشت بدنامی و اس ٹھک میں رحمتہ خدا پرستوں نے خواہ مخواہ گریہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ سب دیکھ کر میں نے خود خوشامدی آپس میں بول لیکن خود خوشامدیوں کا وہ اس قسم کے حضرات پر تلویض کو تنہا لا کر میں خود بانہا نہیں رہی اس تلویض کا یہ داشت ہے جو مجھے حق تعالیٰ مل شانہ سے آپ کے ہفتوں ملا کر خوشامدیوں کے نام میں داخل ہوا مگر کہہ کر وہ شکر ہے کہ ہفتہ ہی چلے گئے کیفر کو داخل کیا۔ اور جو کہیں کیفر میں اور ہر حد تک ہوتا تھا نے کہاں کہاں کس کس کی خوشامدی کرتا اور جانے کیا کیا تلویض و داخل کی غرض میں چھپتا تھا۔

[illegible]

انگریزی خطوط

انگریزی خط

۱۔ مکتبہ سرحدی، لاہور، ۱۹۳۳ء اور راج محل ہلال مہینی میں ہیر پل کے کسی دوست کو لکھا ہے کہ ہیر پل سنگھ کی جوں میں تنہا ہوں، دینا ستر نہیں جسے ہیر پل لٹھی پر رکھنے کو کہیں شک پر ہیں۔
کتاب اور مکتبہ سرحدی کے مدیر کیجئے۔
۲۔ تصحیح و تالیف ۱۹۱۱ء جولائی ۱۹۱۲ء

[illegible]

نسخہ رقم ۱۰۱۱۱۱۱۱

سخ جہان کا مصنفہ اجیوی علامہ مصوف بہ تاضی خدای بر شش روزہ کے لئے لکھا دیشیل ۱۳۳۸ھ کا کس

۳۔ دیوانی غزوی پریش برٹش موزیم کے نسخہ اور ٹیل ۱۹۹۸ء کا عکس

۵۔ دیوان غفران شمسی مکمل بڑھ کر ۱۷۰۳ کے نسخہ کے مطابق ۲۴۰۶۳ کا عکس۔

۱۔ کتاب تفسیر نابینوی استنبول کے نسخہء عکس

۱۱۹۴ تاریخ احمدشاهی از محمود لاشنی بنی ابراهیم حصی - برکش میزدیم کاشف و فیض

در الحاف سجادت انشاء اللہ انشاء اللہ باب سالہ پیش میوزیم کے نسخہ
(پیش ۲۰۲۱) کے علاوہ کسی اور نسخہ کا کہیں یہ نہیں ملے۔

ماہنامہ

۱۔ غول پشمارا۔ اہتمام کی اپنے ناز کی گھٹا تصنیف یہ جس کے طرز کی کتاب ہے بیسک
قد میں آموی کے علاوہ کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس کتاب کے کسی دور سے کاہنک
پتا نہیں چلا ہے مگر کتابت صحت نہیں لیکن قرآن سے پانچویں صدی ہجری کا نسخہ
معلوم ہوتا ہے۔

۴۔ کتاب اشتقاق امجد الملک امجدی (۱۳۳۰-۲۰۱۲ء) کسی تعلیم کا محتاج نہیں نہیں کی بشیر کرتا ہے ہر مکتبی ہیں۔ اس کتاب کے کسی نسخے کا دنیا میں وجود نہیں۔ رقم نسخہ ملے دونوں کتابوں کے مگر نظم و نثر سے شہادتی کی وسعت سے حاصل کیے ہیں۔

نہیں

فرمان جلال الدین اکبر بادشاہ بنام حبیب اللہ کمال مخبر ۲۲ شعبان ۹۹۷ھ۔

ہندوستان کی برسات پر مسعود سلمان کے اشعار

ای حیات لڑائی نابستان	برنگال ای برسات ہندوستان
بادرستیم ازل حرارت	ملوی از تیر مریشدت
درامت گرسری داری	برسوا از لبرشکری داری
میغهای تو تیغهای داری	بادهای تو میغهای داری
چرخ گریہ می کہ بکشوند	عدای تو کوسا کندی
دشت را ما حشر کروی	طبع خاک و ہما و گر کروی
عمر حار را طراوت داری	سہرا را طراوت داری
بارخ را شاخ نشین کروی	راغ را گل زنون کروی
رنگ طبعی نگو بجار ہری	ای شکفتی نگو بکارگی
چرخ غلغلہ ز خاک برکندی	تو بدین حلہ کو انگندی
منہم گشت لشکر گرام	تیر بگذشت نگاہان بر
گشت سوزہ و بادحای خاک	تن ما زیر جامہای مشک
بہرین جوہر سرا نیست	دینہ صحرای گریہ نیست
حرارت برای حسرتیم تو	جدا برای بے خم تو
می پشادی کون تہان غور و ک	یش و شرت کھنڈان کون
نشود بجز بختک و بان	کہ زگری تہ نگردد جان

ہام بلوہ بخشد اندک

پہن سرویک بر تارہ کٹ

وہان مسودہ نسخہ حجاب و ہریش

محمود عالم قلم

غزل از کلیات عراقی

ذیل میں ہم ایک مشہور غزل درج کرتے ہیں جس کو ہم سے پہلے ہم نے عراقی کی طرغ مسوب
چوتے نہیں بتا لیکن کلیات عراقی کے ایک تہذیب نامہ میں اس کا یہ خط کاغذ اور یہابی اس کے
تصاوت ہند کی نقلی دلیل ہیں۔ یہ غزل موجود ہے۔ اور مدین سے لے کر اس کو حتیٰ الامکان اہل
کے مطابق ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ اس رسم خط کی یہ خصوصیتیں قابل ذکر ہیں کہ تمام کے مطابق پرک
ہیں وہاں قافیہ کا نظریں دال کوئی ہے اور اس کا قبل حرفت متحرک با حروف علت ہے اور
بہرہ ای لفظ میں حرفت صحیح نہیں تو اس کو عمر آ ذال لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہک کو ک
اور سچ کو ج لکھا گیا ہے اور اے جو د کے نیچے شوق میں دریا کی نیز چاہا کسی حرفت کے نیچے
دو یا تین نقطے آ گئے ہیں تو اس کے حرفوں کے نقطوں کو اس میں شامل سمجھا گیا ہے۔

می زوم نعرہ در با ذرمی کس نشوؤ
یا خور از چمکشی هیچ کسم در کشوؤ
زندگی از عرفہ برون کرد سو رخ بنوؤ
شمر و اختی احسن و نکوبی کر جو بوؤ
تو یں دقت زیر جو تونی در کہ کشوؤ
تا تو اندر دوی اندر صحت پیش آئی ز دوؤ
شاہد شمع و شراب غزل و روؤ و سرود
عاشقان پر مغضیل داند و در قہیان نرود
سودشان بجلد زبانت و نشان بر سوؤ
زین ہمساش خود هیچ نہ چینی جسد و دوؤ

بخرایات شدم دوشس سرا بار بنوؤ
بایند چکس از بازو فروشان سپدار
جو تکمیک نیمہ شب تکم یا پیش رفت
گفت خیمت در وقت تو دیما د شدی
گفتش در کجا گفت برو رزہ کوی
این د مسجد کہ بر لحظہ در کشس بکشلم
این خرابات مناست و در و رنہ دالان
از کو نشان موفاتست و سراشان کبہ
زرد و سر انہو د هیچ و رین بقدر محصل
ای عراقی جہزی ملتہرین و شب و روز

یہ شعر درج شدہ کسی اور نے حاشیہ پر اس شعر کا اضافہ کیا ہے۔

لے اصل غزل

انتخاب تحفه الحبيب فخری

حضرت خواجہ کمال فراید

این چه منزل! چه بشت! اینجا مقامست اینجا!
 بیش باقی! لب ساقی ای و جام ست این جا
 دولتی کز همه برگشت ازین در نگذشت
 شادی کز همه بگریخت غلام ست این جا
 چون در آئی بطرب خاں ما ما عنیم دل
 همه گویند: عذر غم که حرام ست این جا
 ما بیام فلکیم ازیر ما چون گذری
 گذر آهسته که جام لب جام ست این جا
 نیست در مجلس ما پیشگد و صفت نال
 شاه و درویش ندانند کدام ست این جا
 صفت خود همه سوختن و گرم رویت
 بجز از راه افسردہ که خام ست این جا
 چند پرسی چه مقام ست کمال اینکه تر است
 این مقامیکہ نہ منزل نہ مقام ست این جا

مولانا عبدالرحمن جامی گوید

طوبی باغ دلِ جوئی دلِ جاہست این جا
 سابقا؛ نیز کہ پدہیز حرام ست این جا
 شیخ در صومعہ گریست شد از ذوقِ سماخ
 من دیمخاند کہ آن حال مام ست این جا
 لبِ شادی بلبِ جام و دنا تم من مست
 کہ لبِ لعل تو یا بادہ کدام ست این جا
 بستہ حلقہ زلف تو دتہنا دلِ ماست
 ہر کجا مرغ دلے بستہ دام است این جا
 میکشی تیغ کہ سازی دلِ مارا بدو نیم
 تیغ بگذار کہ یک غزہ تمام ست این جا
 پیشِ اربابِ خرد شرح مکن مشکلِ عشق
 کھنڈِ خاص گو مجلسِ عام ست این جا
 جامی از ذوق تو شد مست نہ دیدہ نہ جام
 بزمِ عشقت چہ جای می و جام است این جا

قرب پادشاہان

ذیل کا قطعہ میر محمد اشتم بہر ولد میر زار فتح الدین حیدر معانی کاشانی کے
دوران سے یہاں نقل کیا گیا ہے۔ سنجر کا باپ ہندوستان میں آکا کیر کا خادم
ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد سنجر بھی آیا۔ اور ہندوگانہ درگاہ میں داخل ہوا مگر بادشاہ
نے اس کے سخنان ناخوش اور اداوی تار بھی سے ناراض ہو کر اس کو قید کر دیا
آخر دہائی پا کر وہ پہلے احمد آباد اور بعد میں ابراہیم عادل شاہ کے پاس بھاڑ پر
پہنچا۔ وکن میں اس نے خوب شہرت پائی اور وہیں امیر کی عمر پر سزا سنائی
میں قوت ہوا۔ سنجر کا دیوان ایٹیا ملک سومرا کی بنگال کے کلاب خانہ میں ہے
اور یہ قطعہ اسی سے منقول ہے۔

اس قطعہ میں وہ مشرقی مطلق العنان بادشاہوں کے دہاروں کی
ناقابل رشک حالت کا نقشہ کھینچتا ہے اور ان دہاروں کے بعض صفت جوہر
کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔

مشو مغرور قرب پادشاہان	کہ شکر شان کدیک دم شہرگی
غور اندر دماغ شان جلالست	کہ مستی دوسر پیلان جنگی
نشانہ گرچہ ہر سربل مستست	بوزیر پات گیر و کرپسنگی

کو شمار کیا ہے۔ مگر بطور نسخہ کی عبارت ناقص اور مسوخ معلوم ہوتی ہے۔ علامہ نے ہم کو بتایا ہے کہ ایک تاریخ ہرات شیراز نے لکھی۔ اور ایک ابوالقصر الحاقمی نے اور قاضی کی کتاب کا اختصار شہر مقدسی نے کیا۔ ابوالحسن احمد بن محمد بن یحییٰ السروی الحداد نے دو تاریخیں ہرات کی لکھیں احمد ہما علی الملجم والاغرلابی عہد الملک الحسن بن محمد المکتبی اظہر یہ نامکمل عبارت ہے اور اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ الحداد کی ایک تاریخ بہ ترتیب حروف نتیجی تھی۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دوسری تاریخ کی خصوصیت کیا تھی، یہ بھی پختہ طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ آیا الکتبی کسی الگ تاریخ ہرات کا مصنف تھا یا کیا۔

کشف الظنون طبع استنبول ج ۱ ص ۲۳۵ پر سات تاریخیں ہرات کی مذکور ہیں یعنی تاریخ ابوالحسن احمد بن محمد بن یوسف البزاز الحافظ، تاریخ احمد بن محمد بن سید دکناء الحداد، تاریخ ابی روح طیسے السروی م ۴۲۰ھ، تاریخ ابوالقصر عبدالرحمن بن عبدالجبار القسی الحافظ، تاریخ ثقتہ الدین عبدالرحمن الحاقمی و هو اقل من صنف فیہ (تاریخ) نور الدین الجامی م ۵۹۸ھ۔ و صنف الحاکم یحییٰ الدین الزمخشری الف ۹۷۰ھ

الحاقمی متوفی ۴۴۶ھ کو اقل من صنف فیہ کس طرح کہہ سکتے ہیں جبکہ الحداد

لکھتا ہے انساب السمانی و تاریخ مدینہ، ابوالقصر البزاز بن حیدر البزاز بن عثمان الحداد الحاقمی من اهل البزاز فکان من اهل المدینۃ الفضل صحیح الحدیث لکشیہ و نسخہ بخطہ و حصل بواسطہ جمع حدیثہ من عہد الاموی و اباجہ اوائل العباسی۔ فقہیہ بن مریم بن الواسطی و خبرہم و سمعت عنہ الکثیر و یہ القدر و خوش فہم و کانت ولادۃ تہ بہا ہذا و حاصل،

۴- ۱۲۲۲ء اس سے پہلے تاریخ ہرات مرتب کر چکا تھا۔

مذکورہ بالا اکثر کتابیں اب نابید ہیں البتہ سیفی ہر دی (یعنی سیف بن محمد بن یعقوب) کی کتاب تاریخ نامہ ہرات جو قرن ہشتم میں تالیف ہوئی دوست فضل برد نمیسر محمد زہیر صدیقی کی تصحیح کے بعد کتاب خانہ شاہی مکتبہ کی طرف سے ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی و کتاب کے سرورق پر سہواً قرن ہفتم چھپ گیا ہے [افسوس ہے کہ فاضل موصوف کو مقابلہ متن کے لئے سوائے مکتبہ برہار کے نسخے کے دوسرا کوئی نسخہ میسر نہ آیا، حاشیہ دیہاچہ ۱۷ x پر ان نام کام کوششوں کا ذکر ہے جو انہوں نے کابل کے نسخہ تاریخ سیفی کے حاصل کرنے کے لئے کیں، آٹا تے سپورخان گریا اعتمادی اور خواجہ علی احمد انٹرایشن کانفرنس کے اجلاس و بنی میں شرکت کی غرض سے کابل سے آئے تو یہ نسخہ ساتھ لیتے آئے۔ اور یہ نسخہ ان سطور کے لکھتے وقت میرے سامنے ہے۔ اس نسخہ کی تفصیل ۱۰ x ۶ ۱/۲ انچ ہے اور ورق ۱۹۹ (فی صفحہ) اسطر یہ نسخہ مشنوی تنہا کی و لیکن آدھی پر ختم ہوتا ہے یعنی مطلوبہ کتاب کے صفحہ ۸۷ء ص ۱۱ پر چند صفحے اب زدہ ہیں۔ اور بعض مباحثی کے چھپنے سے خراب ہو گئے ہیں۔ مگر نسخہ اچھا اور پُرانا معلوم ہوتا ہے۔ اور چند مطلوبہ صفحوں کے سرسری مقابلہ سے بعض جگہ نقلی نسخہ میں مواد زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ فاضل موصوف خوب جانتے تھے کہ حافظ احمد سیفی کا مواد بڑے تکلف نقل کرتا ہے مگر شاید ان کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ استنبول میں نسخہ تاریخ و نسب ملوک کرت بالا جمال از حافظ احمد موجود ہے و رد اس کی نقل مقابلہ کے لئے شاید مفید ہو سکتی تھی۔ استنبول والا انیس نسخہ مجموعہ حافظ احمد میں شامل ہے۔ اور سلطان قنبر خ بہادر خانی کے لئے لکھا گیا تھا۔ ملاحظہ ہو فیکس نامہ اور FELIX TAUER کا مضمون استنبول کے کتاب خانہ کے تاریخی مخطوطات پر اگر کو اور مثالی

بابت اہل مسلمانہ دج منبر پر گ کے مشہور

مذکورہ بالا کتابوں میں سے چند جو قلمی ہیں۔ ان میں بہت اہل اس کے نوح کے
مواضع کا ذکر ملتا ہے۔ خصوصاً استغزری نے بہت سے مقامات کا حال تفصیل سے بیان
کیا ہے۔ استغزری سے پہلے خود عبد الرزاق سمرقندی نے بہت کے حالات میں
ایک رسالہ لکھا۔ چنانچہ مطلع صدیقی ۱۹۰۶ء پر ہے :

”وشرح بناء دار السلطنة بہرات و احوال بلوکات و حالات و الایات قلم

دو زبان بشرح و بیان تقریر نمود و تحریر فرمودہ بہر کر اصل مطالعہ آن

باشد گو رسالہ علیحدہ در آن باب مسطور است نظر اشراف مشرف ساندو“

لیکن یہ رسالہ نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ یوں مصنف مطلع نے اس کتاب میں بھی جاہل
ان عمارات وغیرہ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جو شاہ رخ اور اس کے چانشینوں کے
زمانے میں مسلمانہ تک بنی تھیں۔ مطلع اور روشانات کے بعد خاتمہ روشنتہ الصفا میں
کچھ حالات بہرات کے ملتے ہیں۔ ان کے علاوہ خواجہ میر دم۔ ۱۹۲۶ء نے خلاصۃ الامجا

کی ایک فصل بہرات کے حال سے خاص کی ہے جس میں صفت دار السلطنة بہرات
بیان کر کے بمعنی عمارات و بقاع خیر و باغات اور اس کے بعد شاہ میر بہرات کا حال
لکھا ہے۔ اس فصل کو دوست فاضل سرور خان گویا اعتمادی نے الگ رسالہ
کی صورت میں مرتب کیا ہے۔ اور مقدمہ و حواشی اور تفسیر کے ساتھ کامل میں طبع اؤ
”نشریات مدیریت عمومی تاریخ کے سلسلے میں مسلمانہ میں شائع کیا ہے۔ یہ
مختصر اور کارآمد رسالہ اس باب میں بنیادیت مفید ہے۔ اور اس کے حواشی بہت
محنت اور قابلیت سے مرتب کئے گئے ہیں۔“

خانی کوف نے اپنے نقشہ بہرات و نواحی کے ساتھ ایک خط بھی ژورنال
ایشیا تیک کے اسی نمبر میں صفحہ ۳۷ پر شائع کیا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے :

ہر ایک کے اس اندری نقشہ میں انہی مقامات کو دکھایا گیا ہے۔ جن کا ذکر مسلمان مورخوں کی کتابوں خصوصاً تیمور اور اس کے جانشین شاہ رخ کی تاریخ میں کم و بیش اکثر آیا ہے۔ ان آثار کا بیشتر حصہ اب اس قدر دیران ہو چکا ہے کہ اندیشہ ہے کہ یہ بالکل محو ہی نہ ہو جائیں۔ اور کچھ سالوں کے بعد اگر محال نہ ہو تو شاید مشکل ضرور ہو گا کہ ان کا پتہ لگایا جاسکے۔ گو ان کا محل وقوع معلوم ہونے سے ان تاریخی واقعات کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے جن کے ساتھ ان کا نام وابستہ ہے۔

نقشہ میں باغ زاغان اور مصلی کا موقع دکھایا گیا ہے۔ جس کو شاہ رخ اور اس کی بیوی گوہر شاہ دانے بنایا تھا۔ مصلی کی ایک دیوار پر کاشی کا رستلج پر شاہ رخ کا رشیہ لکھا ہوا ہے۔ مصلی سے قریب گوہر شاہ کا گنبد ہے جس میں تیموری شہزادے مدفون ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے۔ نقشہ میں باغ مراد بھی دکھایا گیا ہے جو سلطان حسین میرزا کے زمانے میں آباد ہوا تھا۔ اور گادر گاہ بھی جو اس بات کا ایک قدیم مقام ہے اور جہاں متعدد مزارات اور آثار ایسے پیشا میر کے ہیں جن کو دریشیا کی تاریخ جانتی ہے۔ ان میں پانچ تیموری بھی شامل ہیں۔ نقشہ میں شاہ رخ نے خواجہ عبداللہ نصاریٰ کے حمار کی عمارت بنوائی۔ خواجہ کو رستلج میں فوت ہوئے۔ شاہ رخ سلطان حسن غفیرت کی وجہ سے جمہرات کا دلی اس خاتواہ پر گوارا کرتا تھا، یہ خوبصورت عمارت سفید سنگ مرمر کی بنی ہے۔ اور اس پر ایک لمبا

سلہ ای تمام مقامات کا حال فصلی از مکتوبات از جہاں میں دیکھنا چاہیے۔

نہا بایسنقر کا ۹ دیکھو مطلع سیدی ص ۱۵۹ ج ۸

تہ یہ درست نہیں۔ شاہ رخ نے اس عمارت کی تعمیر کا حکم عرم سلطانہ میں دیا اور نقشہ میں

عمارت کل جہاں دیکھیں مطلع سیدی ص ۱۶۲ و ۱۶۰

کتبہ درج ہے اور سنگ تراشی سے تفصیل ملے اس پر پتہ لگے ہیں۔

[مطلع ص ۶۴ پر ہے: مجموعہ ان عمارات عالی بعد از ان کہ سنگ و آجر در عایت لطافت ساختہ یکجائی و در محل دلاور و زینت یافتہ و خطا و شکلائی مقلد کوئی وفارسی بسیار تحفہ دار اطراف و جوانب پر و اختہ اندا]

تیموریوں کے بعد جو حکمران خراسان پر تسلط ہوئے انہوں نے بھی ان موصفت کی نگہداشت اور زینت افزائی میں کوئی کمی روا نہ رکھی۔ شاہ عباس اعظم نے یہاں ایک خوبصورت خانقاہ بنوائی اس پر سنہری کام ہوا یا اور یہاں کے وسیع باغات کے حوضوں کو بہرتے کے لئے موصوف دور سے نہر لایا جس پر صرف کثیر اٹھا۔ مگر اس سے اس پاس کی زمینوں کو سیراب کرنے سے خانقاہ کو آمدنی کا ایک عمدہ ذریعہ حاصل ہوا اور شمال کی جانب نقشہ میں مولانا عبد الرحمن جامی (مولد ۸۱۷ھ وفات ۸۹۸ھ) کا مزار ہے۔ عمارت مزار ان کی وفات کے کافی بعد کی ہے۔ جامی کے مزار سے مشرق کی طرف ایک عمارت مزار اور مدرسہ کا خرابہ ہے اس عمارت کو یار محمد خان نے اپنے اور اپنے گھنے کے مدفن بنانے کے جنال سے تعمیر کیا تھا۔ مذکور کو سنہ ۱۲۳۹ھ اور سنہ ۱۲۴۰ھ کے واقعات میں انگریزوں سے جو واسطہ پڑا تھا۔ اس کی وجہ سے یورپ کے لوگ بھی اس کو جانتے ہیں۔ یار محمد خان تو یہاں ۲ شعبان سنہ ۱۲۶۷ھ کو دفن ہوا مگر اتفاقاً ردگار سے اس کے گھرانے کے باقی لوگوں میں سے سوائے اس کے ایک بھائی اور زمین کے اور کوئی یہاں دفن نہ ہو سکا۔ یار محمد کی قبر کا سفید سنگ سرداب شکستہ ہو چکا ہے۔

تیموریوں کی وفیات میں جو دخول میں اختلاف ہے اس لئے دفنان مصلی و گارگاہ کے کچھ ہی مزار کے کتبے خاص اہمیت رکھتے ہیں، ان پر جو تاریخیں کندہ ہیں وہ معاصر ہونے کی وجہ سے شائبہ ان اعتماد میں۔ ان کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

مدفونان گنبد گوہر شاد آغا میرزا مصطفیٰ

(۱) بایستقر ذابن شاہرخ بن تیمور متوفی در ۴ شہر جمادی الاولیٰ ۸۳۳ھ

(۲) محمد جوکی بہلور بن شاہ درخ متوفی در ذوالحجہ ۸۳۵ھ

(۳) سلطان احمد بن امیر زادہ رکن الدین عبد اللطیف بن الخ بیگ بن

شاہ درخ متوفی در منتصف ذوالقعدہ ۸۳۵ھ

(۴) گوہر شاد آغا بیگم سلطان شاہ درخ متوفی در منتصف شہر رمضان ۸۳۵ھ

(۵) امیر زادہ نظام الدین بن احمد بن امیر زادہ رکن الدین عبد اللطیف بن

الخ بیگ بن شاہ درخ متوفی در منتصف شہر ذی القعدہ ۸۳۵ھ

(۶) امیر محمد سلطان بن علاء الدولہ بن بایستقر بن شاہ درخ بن تیمور متوفی در

چہار شنبہ ۱۰ رمضان ۸۳۵ھ

(۷) سلطان علاء الدولہ بن بایستقر بن شاہ درخ متوفی ذوالحجہ ۸۳۵ھ

(۸) جوکی میرزا بن امیر زادہ رکن الدین عبد اللطیف بن الخ بیگ بن شاہرخ

متوفی ۵ ماہ ذوالحجہ ۸۳۵ھ

(۹) شاہ درخ سلطان بن ابی سید بن سلطان محمد بن میرزا شاہ بن تیمور

متوفی ۵ اشوال ۸۳۵ھ

گادر گادس مفصل ذیل پانچ تیموری شہزادے مدفون ہیں :

(۱) ابیخاں الدین منصور میرزا بن عمر شہنشاہ تیمور متوفی ۸۳۵ھ

(۲) محمد بن ابیقر میرزا بن عمر شہنشاہ تیمور متوفی ۸۳۵ھ

(۳) محمد مظفر میرزا بن منصور میرزا بن ابیقر میرزا بن عمر شہنشاہ تیمور متوفی ۸۳۵ھ

اس کے سب سے بڑے کے حاشیہ پر لکھا ہے : اس کا قاتل محمد بن بایستقر مشہور و قدس

اور یہ مرتبہ بظاہر شاہ رخ کے سامنے طرحا گیا تھا۔ استفزاری اور محمد قاندر شاہ صاحب دہشتہ العنقا، دونوں نے گوردھارہ تعقید مطلق ہشتہ ہی کو اختیار کیا ہے۔ اور یہی سہ بظاہر دہشتہ العنقا سے لے کر کلیان ہموار نے افسانہ کلید یا آفت اسلام میں ردیل بالسنقر درج کیا ہے۔

دہ محمدی کی ہموار کائنات مطلق ص ۱۵۸ پر بھی ششہ ہی دیا ہے۔ البتہ کتبہ میں ہمیں بھی دیا ہے جو مطلق میں نہیں ہے کہ مطلق میں یہ واقعہ سال ۸۴۸ھ کے وقائع کے آخر میں درج ہوا ہے۔

۳) میرزا محمد بن عبدالمطیف کاسال وقعات مطلق ۳: ۲: ۲۶۶ پر ششہ ہی دیا ہے مگر کتبہ میں دن اور مہینہ بھی ہے۔ مطلق میں ہم طور پر لکھا ہے کہ میرزا سلطان ابوسعید منتصفت شمال کے محدث کو روانہ ہوا اور وہ آگے سے پہلے اُس نے ہمارا نام کے ایک گروہ کو مقرر کیا کہ میرزا احمد کے غبار قند کو جو اُس نے بلخ کی سرزمین میں اٹھایا تھا وٹھ کر لیں، واپس آنا اور در تاجی بلخ بادرسیدہ آب تنی بے دریغ غبار و حیان اور افروز شاندند۔ مراد یہ کہ مرزا احمد مارا گیا۔

۴) گورشاہ آغا کی تاریخ وقعات مطلق حدیقہ ۳: ۲: ۲۶۲ پر ۹ رمضان ششہ ہے۔ عبادت مطلق کی یہ ہے: یہی بھی شریہ ہم ماہ مبارک رمضان آن جتیس نان و آن قیلادہ موران بقیل آمد۔

جنتیب السیر ۳: ۳: ۷۷ پر ہے کہ ہم ماہ مبارک رمضان بقیل گورشاہ آغا فرمان داد۔ یکنا مشکل ہے کہ کتبہ سے یہ چھ سات دن کا تفاوت کس طرح پیدا ہوا۔

۵) نظام الدین بن احمد کی وفات کا ذکر مطلق میں نہیں مگر قریب سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے باپ میرزا احمد کے ہمراہ مارا گیا۔ دیکھیں نمبر ۴

۶) ابوالہیثم سلطان کے دفن کی تاریخ مطلق ۳: ۲: ۲۵۵ پر ششم شوال دی ہے مگر

حدود و مقامات سے مشدد کو جارہا تھا۔ اس میں فوت ہوا، اس لئے ہو سکتا ہے کہ کتبے کی دی چوٹی تازینخ وقات کی تاریخ ہو، اور وہ تاریخ جو مطلع میں درج ہے اس کے ہرات میں دفن ہونے کی تاریخ ہو۔

(۷) سلطان علاؤ الدین بایسنقر کے متعلق مطلع ۲: ۳: ۲۵۱ پر ہے کہ وہ ۶۷۴ھ میں فوت ہوا۔ اور شب جمعہ میت یکم صفر ۷۷۳ھ اور انطرب رشتہ دار اور وہ درود سے جہد پیدا گوہر شاہ آغا اور گنبدی کہ مرن میرزا بایسنقر و مرقدہ علیا بود عرفان شدہ ظاہر مطلع کی تقلید میں اسفزاری اور صاحب جمیع السیر ۳: ۲: ۱۸۲ نے بھی میرزا کا سنہ وقات ۶۷۴ھ ہی دیا ہے۔ مگر دولت شاہ ص ۱۷۴ نے ۶۷۳ھ لکھا ہے جو کتبہ سنگ مزار سے مطابقت رکھتا ہے۔

(۸) جو کی میرزا کا سنہ وقات مطلع ۲: ۳: ۲۵۲ پر ۶۷۴ھ ہی ہے، مگر دن اور مہینہ مطلع میں نہیں ہے۔

مردمان گاندگاویں سے کسی کا ذکر مطلع میں نہیں مذکورہ کے وقائع میں نہیں ملے۔ نقشہ میں ایک مقام کا نام گرچا مان لکھا گیا ہے۔ آٹھویں سو رتھان گویا جو ہرات میں مندرودہ گئے ہیں ان کا خیال ہے کہ یہ مقام گاچران ہے۔

اشاريه

مطالبِ متفرقه

آ

- آبِ سقید : ۱۳ -
- آسیا : ۱۰۹ -
- آل انلبا اور پینٹل کانفرنس : ۲۲۷ -
- آهو : ۱۹ تکرار -

الف

- ابیاتِ مطلبِ نویسی : ۳۸ -
- اختلافاتِ قرأت : ۳۴ -
- ادارۃِ معارفِ اسلامیہ : ۳۳ -
- ارغنون : ۲۴۲ -
- اسہال : ۱۷۱ -
- اشعارِ رموزات : ۳۸ -
- اعتزال : ۲۲۴ -

- اعلیٰ خاتانی (حضرت) : ۱۳۸، ۱۲۱ -
- اکست : ۸۹، ۷۳ -
- الہاس : ۳ -
- المناس : ۱۰۰ -
- امارت : ۸۲ -
- انار : ۵۷ -
- الارید : ۵۷ -
- الحسن ترقیِ اردو : ۲۲۰ -
- انگریزی : ۷۷ -
- اہلچہ گری : ۱۱۰ -

ب

- بیر : ۱۶۸ -
- بشارِ سعدہ : ۸ -
- بوص : ۱۹، ۳ -
- بسم اللہ الرحمن الرحیم : ۴۴ -
- بہل : ۵۸، ۲۰۵، تکرار -
- بلور : ۲۰ -
- بلوط : ۱۹ -
- بندکانِ درگاہ : ۲۶۴ -
- بتفشہ : ۱۸۷، ۵۶ -
- بولسیر : ۱۹ -
- بوسن : ۱۹ -
- بیان (علم) : ۷۸ -

پ

- پادشہر : ۱۲ -
- پایہ - ہزاروی : ۱۲۵ -
- پنج ہزاری : ۲۰۴ -
- پیرین : ۲۵۱ -
- پیشکار : ۸۲ -

ت

- تورک زبان : ۱۸۱ -
- ترویج : ۵۷ -

- ترباک : ۱۲۱۰/۸ -
تقیه : ۱۱۳ -
تنگه سیاه : ۱۰۶ -

ث

- توبا : ۵۵ -

ج

- جامعه علی گڑھ : ۲۳۵ -
جذام : ۳ -
جشن اول جلوس عالمگیر : ۱۵۳ ح -
جادی الاولی : ۱۵۸ -
جادی الاول : ۲۵۳ -
جادی الآخر : ۱۳۲ ح -
جمعرات : ۲۵۰ -
جمیع دالرة المعارف العالیہ : ۲۱۹ -
جمل (حروف) : ۳۸ / ۳۹ -
جنت آبیانی : ۹۳ -
جنت سکائی : ۱۷۳ -
جهان باقی : ۱۲۹ -

ح

- حج : ۱۰۸ / ۱۱۵ / ۱۲۳ -
حجابت : ۱۷۸ -
حکمت : ۱۷۹ -
حنا : ۱۸۷ -
حوالیات : ۵۹ -

خ

- خازدار کوڑہ : ۱۱۵ -
خبرداری : ۸۲ -

- خدمت احتساب عسکر : ۱۲۶ -
خدمت انتہای اردو : ۱۷۷ -
خدمت انتہای اردوی گیہان پوری : ۱۲۶ -
خدمت انتہای عساکر : ۱۲۸ -
خدمت انتہای عسکر : ۱۷۸ -
خدمت اہلبیت : ۱۰۶ -
خدمت بخشی گری : ۱۷۱ / تکرار -
خدمت دارالانشاء : ۱۹۱ -
خدمت داروینگی توبخالیہ : ۱۸۵ -
خدمت داروینگی خدمت خالیہ : ۲۰۰ -
خدمت داروینگی زکر خالیہ : ۱۸۸ -
خدمت داروینگی عدالت : ۱۲۹ / ۱۷۷ -
خدمت سرلوازی : ۱۲۳ -
خدمت مہارت کل : ۱۲۵ / ۱۵۸ -
خدمت عرض : ۱۲۹ -
خدمت فوجداری : ۱۳۵ / ۱۸۱ -
خدمت نقیہ : ۱۲۰ / ۱۲۳ -
خدمت قضای عسکر : ۱۱۸ -
خدمت میر سامانی : ۱۷۱ -
خدمت میر عدلی عسکر : ۱۱۵ -
خدمت واقعہ تونس : ۲۰۳ -
خدیو گیہان : ۱۲۹ / ۱۳۲ / ۱۳۳ -
خشخاش : ۱۳ / تکرار -
خطاب دانشمند خانی : ۱۷۱ -
خطاب شیخ الہیان : ۱۹۳ -
خطاب عضدالدولہ : ۱۰۰ ح -
خطاب عقید الملک : ۱۰۰ -
خطاب غازیخانی : ۹۹ -
خطاطی : ۳۵ -
خط شکستہ آمیز : ۲۳۰ -
خط استعفیائی : ۳۵ / ۸۹ -

ذ

- ذُسرَد : ۸ -
 ذُلْدَق : ۲۲۳ -
 ذُلْدَقِیت : ۲۲۳ -
 ذُبْرَه سفید : ۱۳ -

س

- سِرْطَان : ۹ -
 سِرْط : ۵۸ -
 سَبِل : ۱۹ بَکَرَار : ۵۶ -
 سَنَک سفید : ۱۵ / ۶۳ -
 سَنَک سیاه : ۱۳ -
 سَنَک سرس : ۲۵۰ / ۲۵۱ -
 سَنَرِی کَام : ۲۵۱ -
 سَوِیَاثِی : ۲۵۰ -
 سیاه دانه : ۱۹ -
 سِیَب : ۵۷ -
 سِرْوَغَال : ۱۲۱ / ۱۲۳ / ۱۸۳ -

ش

- شال سبز کشمیر : ۵۳ -
 شَب کُورِی : ۸ / ۱۰ / ۱۹ -
 شَر : ۱۶۸ -
 شَراب پَرْتِکَلِی : ۵۳ -
 شَطْرِخ : ۱۰۷ -
 شَفَنَالُو : ۵۷ -
 شَجَرِیَب : ۳۳ / ۳۵ / ۸۹ -
 شَوَال : ۲۱۰ / ۲۱۱ ح ۲۵۳ -
 شِیر : ۱۶۸ -

شط نگارین : ۱۳۰ -

شطوط وحدانی : ۸۰ -

شطها و شکلهای ، معلی و کُورِی و

فارسی : ۲۵۱ -

شفتان : ۱۹ -

شطیه لویسی : ۱۲۹ -

شط آرام گاه (حضرت) : ۸۰ ح -

شواجب سرا : ۸۲ ح -

ذ

- دارالمصنفین اعظم کُورِی : ۲۲۳ ح -
 درجہ اجابت : ۱۶۳ -
 درجہ اسرائی : ۲۶ -
 درد چشم : ۱۰ -
 درد سر : ۱۳ -
 دیلمی : ۲۳۵ -
 دیوانی : ۱۷۱ -

ذ

ذی الحجہ : ۲۷۳ -

ذی القعدة : ۱۵۳ ح -

ر

- ربیع الاول : ۶۱ / ۱۲۳ -
 رمضان المبارک : ۹۰ / ۱۱۰ / ۱۸۲ -
 ر۲۷ بَکَرَار -
 روایات ضعیفہ : ۶۷ -
 روایت دار : ۷۶ -
 ریاضی : ۱۲۳ -
 ریاضیات : ۱۰۰ -

ص

صاحب قرآن ثانی (حضرت) : ۱۱۵ /

۱۱۸ / ۱۲۰ / ۱۲۳ -

صاحف : ۱۹ / تکرار -

صدری : ۲۵۹ -

صرح : ۸ / ۳ -

صغر : ۶۰ / ۶۱ / ۲۵۵ -

صمدی : ۵۷ -

ضی

ضعف بصیر : ۱۰۲ -

ضیق النفس : ۱۰۳ -

ط

طاعون : ۵ / ۱۹ / ۲۱۱ ح -

طلب : ۱۲۲ -

طبیبیات : ۱۰۰ -

طحال : ۱۹ -

طغرا نویسی : ۲۳۳ -

ع

عربی : ۳۸ / ۱۳۰ / ۱۳۱ / ۲۱۲ -

عرش آشیانی (حضرت) : ۹۷ / ۹۸ -

۹۸ / ۱۰۰ / ۱۰۲ / ۱۱۱ -

عروغ فارسی : ۲۳۱ -

عزوب : ۸ -

عقیق : ۱۷ -

عمل چلوای : ۱۰۱ -

عملداری : ۸۲ -

عنبر الشهب : ۱۳ -

عود و عنبر : ۱۹ -

عبدۃ امانت : ۱۶۳ -

عین القضاة : ۱۱۵ -

ف

فارسی : ۳۵ / ۳۸ / ۱۳۰ / ۱۳۱ -

تکرار : ۱۵۰ / ۲۲۰ / تکرار /

۲۲۹ / تکرار / ۲۶۱ / ۲۶۶ -

فرالیمی : ۲۶۶ ح -

فردوس آشیانی : ۱۲۱ / تکرار / ۱۲۲ /

۱۲۳ / ۱۲۴ / ۱۲۶ / ۱۲۷ -

۱۲۸ / ۱۵۲ / ۱۵۳ / ۱۵۴ -

۱۵۶ / ۱۵۷ / ۱۵۸ / ۱۶۲ -

۱۷۷ / ۱۷۸ / ۱۸۱ / ۱۸۲ -

۱۸۳ -

فردوس بکلی : ۱۲۴ -

فکنیات : ۲۱۹ -

فواکیات دکن : ۵۳ -

فیروزه : ۱۱ -

فویل : ۱۶۸ -

ق

قاضی القضاة : ۷۹ -

قتل سید حسین / در ۱۰۲۲ هـ : ۵۱ -

قبر : ۲۲۳ -

قبریات : ۲۲۳ -

قضاای عسکر : ۱۱۸ / ۱۲۸ -

ک

کافور : ۱۱ -

- مرتبہ: انارت : ۱۱۱ -
 مرتبہ: خانی ۱۸۸۴ ۲۶ -
 مرجان : ۱۶ -
 مروارید : ۹ -
 مشک : ۱۱ - تہی : ۱۶ - چینی :
 ۱۶ - خٹائی : ۱۶ -
 مصدر خدمات : ۱۸۸ -
 معانی و بیان (علم) : ۱۸۳ ۴ ۷۸ -
 معز استہ : ۱۳ -
 مکس عمل : ۱۳ -
 منصب پانصدی : ۱۵۲ - پنجہزاری :
 ۱۵۱ - چار ہزاری : ۱۵۱ - تکرار -
 دو ہزاری : ۱۲۳ ۴ ۱۵۲ -
 سرفرازی : ۱۸۲ ۴ ۱۸۳ - سہ ہزاری
 ۱۵۱ - شش ہزاری : ۱۵۸ -
 منصب مہارت : ۱۱۰ ۴ ۱۱۰ -
 منصب قضاہ : ۱۱۸ ۴ ۱۲۰ -
 منصب وزارت : ۱۰۱ -
 منصب ہزار و پانصدی : ۷۶ -
 منصب ہزاری : ۱۱۸ ۴ ۱۲۶ ۴
 ۱۵۸ ۴ ۱۷۷ -
 منطقی : ۱۵۹ ۴ ۲۱۶ ج -
 منی : ۷۳ -
 موسیقی : ۲۰۰ -

ن

- ناللم : ۷۹ -
 نالہ : چینی : ۱۶ - خطائی : ۱۶ -
 کشمیری : ۱۶ - ہندی : ۱۱ -
 نجوم : ۲۱۹ -
 نخل : الیہ : ۷۷ - کیکہ : ۷۷ -

- کپک : ۵۸ -
 کپوتر : ۱۰۳ -
 کزدم : ۸ -
 کلام (علم) : ۱۷۹ -
 کوتوال : ۷۹ -

ک

- کج : ۱۳۶ -
 کلاب : ۵۶ ۴ ۸ -
 کل اورنگی : ۷۷ -
 کل داؤدی : ۷۷ -
 کل رعنا : ۵۶ -
 کل زلیخی : ۵۶ -
 کل زر : ۷۷ -
 کل سرخ : ۵۶ -
 کل عباسی : ۷۷ -
 کل نیلوفر : ۵۶ ۴ ۷۷ -

ل

- لاچورد : ۱۳ -
 لالہ : ۲۰۶ -
 لعل : ۷۷ -
 لقوہ : ۱۳۳ -

م

- مار : ۸ -
 مالیطولیا : ۱۳ ۴ ۱۳ - بلغمی : ۸ -
 محاسب (بادشاہی لشکر کا) : ۷۷ -
 (حضور ہرنور) : ۷۷ -
 محرم : ۲۷۰ ج -
 محکمہ اردوی معانی : ۱۲۹ -

تقریبی : ۸۲ -

نرخ غله اکبر آباد ، در ۱۰۸۰ : ۸۱ -

ج ۸۲ -

نرخ : ۵۶ بتکرار -

نخال : تاک : ۵۵ - چلبه : ۵۵ -

طرز : ۵۵ - کیوژ : ۵۵ - نازبو : ۵۵ -

۵۵ - یاسمین : ۵۶ -

لشکر : ۵۵ بتکرار -

و

وقائع نویسی : ۶۶ بتکرار -

هندسه : ۲۱۹ -

هندی : ۵۵ ، ۱۳۰ ، ۱۹۶ ، ۲۱۵ -

ج ۲۳۰ -

هند : ۲۱۱ -

هند : ۳۵ -

ی

یاکوت : ۵ ، ۲۴۴ -

یثم : ۱۸ -

☆ ☆ ☆

کتاب و مجلات

- حصہ : ۷۳ ، ۷۷ ، ۸۶ -
ادب فارسی : ۷۰ -
ادب لطیف : ۲۵۳ ، ۲۵۵ -
استنبول کے کتاب خانوں کے لارضی
مخطوطات پر آرکیو اور نباتی :
۲۶۸ -
اسرار المجید : ۲۱۲ -
اسکندر نامہ : ۳ -
اشعار دیوان ترقی : ۲۳۵ -
اطول : ۹۳ ، ۹۴ ح -
اکبر نامہ : ۱۰۳ -
الآثار الباقیہ : ۲۱۹ ، ۲۲۱ -
الفرق بین الفرق : ۲۲۳ -
الفہرست : ۲۲۲ -
النجوم الزاہرۃ لابن نعزی : ۲۲۳ -
الغلاب جامع رشیدی : ۱۰۶ -
الغلاب حدیقہ چین آواہ : ۱۳۸ -
الغلاب غزلیات شعرا : ۲۲۷ -
انجیل : ۱۹۲ -
انسائیکلو پیڈیا آف اسلام : ۳۷ ، ۹۰ ،
۲۲۳ ، ۲۳۷ -
انشائے ابوالفضل : ۲۳۰ -
انفاس العارلین : ۸۳ ، ۸۴ ح ۸۵ -
اورنگ آباد گزیٹیر : ۵۲ -
اورینٹل کالج میگزین : ۷۳ ، ۷۵ ،
۸۷ ، ۸۸ ، ۸۹ -

آ

- آثار المصلدیہ : ۳۳ ح ، ۳۵ ، ۲۳۸ -
آثار باقیہ : ۲۲۲ -
آثار قیامت : ۲۱۳ ح -
آثار محشر : ۲۱۳ -
آرائش محفل : ۲۳۷ -
آئین اکبری : ۱۳۳ ح ، ۲۲۷ ، ۲۳۸ -
آئینہ جنت : ۸۷ -
آئینہ سکندری : ۲۲۸ -

الف

- ایضاح العلوم : ۲۱۲ ، ۲۱۳ ح بتکرار ،
۳۱۵ بتکرار ، ۲۱۶ ح -
ابطال البراہین الحکمیہ ، علی اصول
الحکماء : ۲۱۳ -
احسن السیر : ۲۳۰ -
احیاء العلوم : ۸۰ ح ، ۸۱ بتکرار ،
۱۵۲ ، ۱۵۱ -
اخبار الاخیار : ۹۰ ، ۱۱۹ ح بتکرار ،
۱۲۰ ، ۱۲۰ ح ، ۱۲۷ ح ، ۱۶۷ ح ،
۱۶۹ ح -
اخبار الاولیا : ۱۶۰ ح -
اعلاق ہندی : ۲۳۷ -
ادب عربی میں اہل ہند (ہندوستان) کا

جدول الروضات : ۲۳۷ -

جریفة قراچین سلطانین دہلی : ۲۳۰ -

جمہورۃ اشعار العرب : ۲۳۷ -

جواہر نامہ : ۱ بتکرار ، ۲ بتکرار ،
۲۱ -

جواہر نامہ ہادیوں : ۲ بتکرار -

جوشن : ۲۳۰ -

حل معنی : ۲۱۳ -

حاجہ : ۲۵۸ -

حاجیل شریف : ۲۳۹ -

حاجیۃ العرش : ۲۱۳ -

حاجیۃ حیدری : ۲۳۸ -

حیات شیخ عبدالحق دہلوی از خلیف احمد

نظامی : ۱۱۹ -

ح

حائون (رسالہ) : ۲۵۳ -

حرد الفروغ : ۲۳۸ -

حزالیۃ غامرہ : ۹۵ ، ۲۲۸ -

حزلیہ : ۳۲ ، ۱۶۰ ، ۱۶۷ ، ۱۶۸ -

بتکرار ، ۱۶۵ ، ۱۶۸ ، ۱۶۹ ، ۱۶۸ -

۱۶۷ ، ۱۶۸ -

حزینۃ الامنیۃ : ۳۱ ، ۳۱ ، ۱۲۰ ، ۱۲۰ -

۱۵۵ ، ۱۵۵ ، ۱۵۵ ، ۱۵۵ ، ۱۵۵ -

۱۶۰ ، ۱۶۵ -

خلاصۃ الاخبار : ۲۶۹ ، ۲۷۰ -

خلاصۃ المضامین : ۲۵ ، ۲۶ ، ۲۸ -

۳ ، ۳ -

خلاصۃ خمسہ : (نظامی) : ۲۲۸ -

خمسہ امیر خسرو : ۲۲۸ -

خمسہ نظامی گنجوی : ۲۳۷ ، ۲۳۹ -

د

دب الآفرہ : ۲۱۳ -

دعید : ۲۳۰ -

دلایل الطیرات : ۲۳۰ -

دفع الباطل : ۲۱۲ ، ۲۱۲ ، ۲۱۲ -

چ

چار چمن : ۲۳۳ -

چمنستان شعرا : ۲۳۲ -

چهار مقالہ : ۲۱۹ ، ۲۲۱ -

ح

حاشیہ بیضاوی : ۱۲۳ ، ۱۷۳ -

۱۸۱ -

حاشیہ خیالی : ۱۲۳ ، ۱۷۳ -

حاشیہ شرح اشارات : ۱۷۳ -

حاشیہ شرح مطالع و صراح الارواح :

۱۷۳ -

حاشیہ علی میر زاہد : ۲۱۸ -

حاشیہ مطول : ۱۲۳ ، ۱۷۳ -

حاشیہ میر زاہد : ۲۱۳ -

حاشیہ میر قطبی : ۱۷۳ -

حاشیہ ہداید : ۱۷۳ -

حال نامہ بابزید انصاری : ۲۳۳ -

حبیب الہیر : ۲۳۰ ، ۲۷۳ ، ۲۷۵ -

حداوق العتیدہ : ۲۱۵ -

حدیقہ حکیم : ۹۳ -

حدیقہ سنائی : ۲۲۸ -

حدیثت ہائے ہندوستان : ۲۳۲ -

- رساله راه نجات : ۲۱۵ -
 رساله می فصل در معرفت تقویم :
 ۳۸ ح -
 رساله شناخت جواهر معنی و کثی موسوم
 به جواهر نامه : ۱ -
 رساله عروض : ۲۱۲ ، ۲۱۳ -
 رساله فضل الله خان : ۱۰۰ -
 رساله فی امور الخامسة : ۲۱۴ ، ۲۱۸ -
 فی التاريخ : ۲۱۸ - فی العروض :
 ۲۱۸ - فی مقدمة العلم : ۲۱۸ -
 فی منطق : ۲۱۸ -

رساله " کشف الغم " : ۹۳ -

- رساله عبده : ۲۱۲ ، ۲۱۳ ح -
 رساله مجد معین : ۲۲۷ -
 رساله منطق : ۲۱۳ -
 رساله نظم بحث : ۱۳۱ -
 روضات : ۱۳۰ -
 رکن البقیه ، راجع روح : ۲۳۰ -
 روضات : ۱۵۷ ، ۲۶۹ -
 روضات الجنات لمعین الدین الزمینی :
 ۱۱۳ ح ، ۲۶۶ ، ۲۶۷ -
 روضة الاحباب : ۱۳۹ :
 روضة الصفا : ۲۶۹ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱ ح ،
 ۲۷۲ ح تکرار -
 ریاض الاولیاء : ۱۳۰ -
 ربو کی فهرست مخطوطات : ۱ ، ۲ ، ۳ ،
 ۴ ح -

ژ

- ژاد العارفین : ۲۲۹ -
 ژاد المعاد : ۲۳۹ -

- دیوان احمد جام : ۲۲۶ -
 دیوان حافظ : ۶۳ ، ۲۳۷ -
 دیوان خواجہ : ۶۵ -
 دیوان رشک : ۲۳۸ -
 دیوان شاهزاده کاسران : ۲۳۲ -
 دیوان صائب : ۲۳۳ تا ۲۳۵ -
 دیوان مهدی خزلوی : ۲۵۸ -
 دیوان غزال شہدی : ۶۵ -
 دیوان لسانی : ۲۳۸ -
 دیوان میر حسن : ۲۳۸ -

ذ

ذکر تراجم مجالس عقدت فی قوله تعالى :

- ۲۲۶ -
 ذکر التقود : ۲۳۷ -
 ذکر مخلوک : ۲۳۲ -

ز

- زاحت القلوب : ۲۲۹ -
 زاگ درین : ۲۳۵ -
 زبم نامه : ۱۰۶ -
 رساله العروض : ۲۱۳ ح -
 رساله اثبات حق القدر : ۲۱۳ -
 رساله العروض : ۲۱۳ ح -
 رساله برای حل تقویم : ۳۹ -
 رساله تاریخ : ۲۱۳ -
 رساله حشره : ۲۱۳ ح -
 رساله در معرفت تقویم : ۳۸ ح -
 رساله دو معرفت سمت قبله : ۳۷ ،
 ۳۸ ح ، ۳۹ ح تکرار -
 رساله ذکر منکد پادشاهان پیشین : ۲۲۷ -

- شرح حکمت العین : ۱۷۳ -
 شرح خطبۃ القواعد : ۲۳۳ -
 شرح مبعث الابرار جلد ۱ : ۲۲۷ -
 شرح سفر السعادت : ۱۱۰ -
 شرح عقاید نسفی : ۱۰۸ ج -
 شرح فتوح الغیب : ۲۲۷ -
 شرح قصص : ۲۲۹ -
 شرح غزن اسرار : ۱۲۷ -
 شرح مشکوٰۃ عربی و فارسی : ۱۲۰ -
 شرح مطالع : ۱۵۹ -
 شرح ملا جلال : ۱۷۹ ج -
 شرح موافق : ۱۷۹ ج -
 شرح ہدایہ : ۱۵۹ -
 شمس المجالس : ۲۲۷ -
 شیریں خسرو : ۲۲۸ -

ص

- صبح صادق : ۲۳۱ -
 صباح جوہری : ۲۳۶ -
 صبح بخاری : ۱۲۵ ، ۱۵۹ -
 صواعق بحرہ : ۹۵ -

ض

- ضمیمہ اورینٹل کالج میگزین : ۳۰ ،
 ۱۹۳ ، ۱۱۲ ج -

ط

- طبقات : ۹۳ ج ، ۹۵ ج ، ۹۷ ج ، ۹۸ ج ، ۹۹ ج ، ۱۰۰ ج ،
 ۱۰۲ ج ، ۱۰۴ ج ، ۱۰۵ ج -

- زبدۃ الآثار : ۲۲۸ -
 زبدۃ الاسرار من زبدۃ الآثار : ۲۲۸ -
 زبدۃ الحقائق : ۱۱۵ ج -
 زبّان : ۲۲۶ -

ژ

- ژورنال ایشیاٹک : ۲۶۶ ، ۲۶۶ ج ،
 ۲۶۹ -

س

- ساقی لائبر : حافظ : ۲۵ -
 ساقی لائبر : ظہوری : ۵۳ -
 ساقی لائبر : قاسمی : ۲۵ -
 سج سنابل : ۲۲۹ -
 سپرانگر کی قبرستان اودھ : ۵۰ ج -
 سرو آزاد : ۵۰ ج ، تکرار : ۵۱ ج -
 سلیمۃ الاولیاء : ۵۹ ج ، تکرار : ۶۰ ،
 ۶۵ -
 سفینہٴ مکتبہ : ۶۰ -
 سکونت الاولیاء : ۱۱۲ ج -
 سوانح الکہام : ۱۰۳ -
 سہوالمصلین : ۲۳۷ -
 سید الانبیاء : ۲۳۸ -

ش

- شاہان عشق را راہت سعادت معرفت :
 ۲۲۶ -
 شرح اوشاد قاضی : ۱۱۱ -
 شرح بدیع البیان : ۱۱۱ -
 شرح چہل کاف : ۲۱۳ -
 شرح حصن الحصین : ۱۰۷ ج -

فہرست کتاب خانہ گورمان لائے ٹاسی :

- ۲۱۳ ح -

فہرست خطوطات شیرازی : ۲۲۷ -

فہرست خطوطات فارسی در دیوان ہند :

- ۵۱ ح -

فہرست خطوطات فارسیہ در موزۃ یوطانیہ

مراتبہ راو : ۹۰ -

فہرست مصنفات شیخ : ۱۱۹ ح -

فی معرفۃ استخراج احوال النیل و التہار من
ربع الدائرة المسمى برقع الجویب و

ذیل آن : ۴۷ ح -

فی معرفۃ سمت القبلة : ۳۸ ح -

قی

قائم البدعۃ فی فترۃ الائمۃ الاربعہ : ۹۳

- ح -

قانون شیخ : ۲۴۷ -

قرآن : ۳۵ ، ۱۱۰ ، ۱۳۸ ، ۱۶۱ ،

۱۸۲ ، ۱۹۵ ح ، ۱۹۶ ، ۲۲۳ -

شریف : ۲۱۵ ح ، ۲۵۹ -

مجید : ۳۳ بتکرار ، ۱۰۲ ،

۱۱۱ ، ۱۱۹ ، ۱۲۲ ، ۱۸۲ ،

۲۳۹ ، ۲۴۰ -

قرآن مجید کا اوردو تحت اللفظ ترجمہ :

- ۲۱۳

قیامت نامہ : ۲۱۳ بتکرار -

کی

کرونامہ بلغ : ۲۲۹ -

کتاب الاستغاث : ۲۵۸ -

کتاب الاستماع بالحکم المباح : ۲۳۷ -

کتاب الانساب : ۲۲۳ -

کتاب الانساب المسمعی : ۲۶۷ ح -

کتاب التکمیل : ۲۱۳ ح ، ۲۱۳ ح ،

۲۱۵ بتکرار ، ۲۱۶ ، ۲۱۶

بتکرار -

کتاب التضمیم : ۲۵۸ -

کتاب شاہ چہانی : ۲۲۶ -

کتاب فتاویٰ : ۱۳۰ -

کتاب فی فتنہ : ۲۲۳ -

کرت نامہ : ۲۶۶ ،

کریم : ۲۳۸ -

کشف الظنون : ۲۶۷ -

کشف المحجوب : ۲۳۰ -

کفایت النوع فی العمل بالربع المقطوع :

- ۳۷ ح -

کلام مجید : ۱۳۲ ، ۱۷۳ -

کلمات الصادقین : ۱۱۹ ، ۱۱۹ ح -

کلمات حضرت علی : ۲۳۹ -

کلمات علی : ۲۳۳ -

کلمات عراقی : ۲۶۱ بتکرار -

کلیات فرید : ۱۳۸ -

کلیات نامیخ : ۲۳۸ -

کیمیای سعادت : ۲۳۰ -

کی

کز شیر [اورنگ آباد] : ۵۲ -

گلستانِ خیال : ۵۲ ، ۵۲ ح -

گلشن عشق : ۵۲ ح -

ل

لاہور [از سید محمد لطیف] : ۱۰۹ -

لباب الباب : ۲۲۲ -

لطائف السماعات : ۲۵۸ -

م

مآثر : ۱۱۱ ج بتکرار ، ۱۱۳ ج

۱۶۷ ج ، ۱۷۳ ج ، ۱۷۹ ج

بتکرار ، ۱۸۰ ج بتکرار -

مآثر الاکرام : ۹۰ ، ۱۰۰ ج ، ۱۰۲

ج ، ۱۰۳ ج بتکرار ، ۱۱۳ ج

۱۱۷ ج ، ۱۱۹ ج ، ۱۲۳ ج

۱۲۵ ج ، ۱۲۷ ج ، ۱۳۰ ج

۱۳۱ ج ، ۱۵۹ ج ، ۱۶۵ ج

بتکرار ، ۱۶۶ ج ، ۱۶۷ ج

۱۷۳ ج ، ۱۷۴ ج ، ۱۷۹ ج

۱۸۰ ج بتکرار ، ۱۹۹ ، ۲۰۵

ج -

مآثر الاسماء : ۵۱ ج ، ۸۰ ج بتکرار ،

۸۱ ، ۸۲ ، ۹۰ ، ۹۳ ج ، ۹۳

ج ، ۹۸ ج ، ۱۰۳ ج بتکرار ،

۱۰۳ ج ، ۱۰۳ ج ، ۱۰۵ ج

۱۰۸ ج ، ۱۱۰ ج ، ۱۱۱ ج

۱۱۵ ج ، ۱۱۶ ج ، ۱۱۷ ج بتکرار ،

۱۱۸ ج بتکرار ، ۱۲۳ ج ، ۱۲۴

ج بتکرار ، ۱۲۵ ج ، ۱۲۶ ج

۱۲۷ ج بتکرار ، ۱۳۰ ج ، ۱۳۱

ج ، ۱۳۲ ج بتکرار ، ۱۳۳ ج

۱۷۰ ج -

مآثر رحیمی : ۹۰ ، ۹۹ ج ، ۱۱۶

ج بتکرار ، ۱۱۷ ج ، ۱۲۰ ج -

مآثر عالمگیری : ۶۸ ج ، ۷۴ ج

۷۵ ، ۷۷ ، ۷۹ ج بتکرار ، ۸۱ ج

۸۲ ج بتکرار ، ۸۴ ج ، ۸۷ ج ، ۱۲۶

ج ، ۱۲۹ ج ، ۱۳۱ ج ، ۱۳۲

ج بتکرار ، ۱۳۳ ج ، ۱۳۴ ج

۱۳۵ ج -

مثنوی حسینی : ۲۳۷ -

مثنوی روسی : ۱۶۶ ج -

مثنوی سراهای معشوق : ۲۳۳ -

مثنوی گلستان خیال : ۵۰ ، ۵۳ -

مثنوی ملای روم : ۱۶۶ -

مثنوی مولانا روم : ۲۸ ، ۲۳۹ -

مثنوی مولانای روم : ۲۲۹ -

مثنوی مولوی معنوی : ۱۳۸ ، ۲۳۸ -

مثنوی مهر و ماه : ۱۹۷ -

مثنوی آل دین : ۱۰۳ -

مجله ابرهان : ۱۱۹ ج -

مجله تاریخ حیدرآباد دکن : ۱۱۹ ج -

مجمع الاولیاء : ۲۲۷ -

مجمع المضامین : ۲۵ ، ۲۷ ج بتکرار ،

۲۸ ، ۳۰ ج بتکرار -

مجموعه تسع رسائل : ۲۱۳ -

مجموعه حافظ ابرو : ۲۶۸ -

مجموعه خلاصه الغایه : ۱۵۱ -

مجموعه مکتوبات شیخ ابوالفضل :

۱۰۳ -

محاسن المدافع فی مناقب الامام الاوزاعي :

۲۵۷ -

محرر نامه : ۲۱۵ ، ۲۱۶ ج -

مغیر الواصلین : ۳۱ ، ۳۲ ج بتکرار ،

۱۷۴ ج -

مختصر تاریخ هند : ۲۴۲ -

- مخزن الغرائب : ٥٠ ح -
 مدافع قادريه فارسي : ٢٢٥ -
 مرآة آفتاب نما : ٢٣٢ -
 مرآة الاسرار : ١٦٥ -
 مرآة الطيال : ٢٠٥ ح -
 مرآة العالم : ٦٨ ح ، ٥٢ ح ، ٥٣ ح
 بتكرار ، ٢٢ ح ، بتكرار ، ٥٥ ح ، بتكرار ،
 ٥٥ ح ، بتكرار ، ٦٦ ح ، بتكرار ، ٥٤ ح ، بتكرار
 ٤٨ ، ٨٠ ح ، بتكرار ، ٨١ ، ٨١ ح
 ح ، ٨٢ ، ٨٤ ح ، بتكرار ، ٨٩ ح ، بتكرار ،
 ٩١ ح ، بتكرار ، ١٠١ ح ، بتكرار ،
 ١٠٥ ح ، ١٠٨ ح ، ١٢٣ ح ،
 ١٣٤ ، ١٤٨ ح ، ١٨٣ ح ، ٢٣٣ ح -
 مرآة جهان نما : ٤٥ ، ١٢١ ح -
 مجنون و ليالى بنت ليكر : ٢٢٨ -
 مخزن العلوم : ٢٢٨ -
 مخطوطات شيرازي : ٢٢٤ ، ٢٣٦ -
 مخطوطات فارسيه : ٢٢٥ -
 مدار الاضطرار : ٢٢٦ -
 ممدن حالي : ٢٣٩ -
 مسلم الاصول و ميزان السلم : ١٨٠ -
 مشارق الانوار : ١١١ -
 مشكوة : ١١٣ -
 مصباح الساري و نزهة القاري : ٢٢٨ -
 مطلع : ٢٤١ ، ٢٤٣ ح ، بتكرار ، ٢٤٣ ح
 ح ، بتكرار ، ٢٤٣ ح ، بتكرار ، ٢٤٥ ح
 بتكرار -
 مطلع الانوار : ٢٢٨ -
- مطلع سعدين : ٢٦٩ ح ، بتكرار ، ٢٤٠ ح
 بتكرار ، ٢٤٣ ، ٢٤٣ ح -
 مظان : ١٢٢ ح -
 مظهر الحق (مظهر حق) : ٣١ ح
 بتكرار -
 معارج النبوت : ٩٩ -
 معارج الولايه : ١٦٠ ح ، بتكرار -
 مفتاح التواريخ : ١٠٥ ح ، ١١٩ ح ،
 ١٢٠ ح ، ١٢١ ح ، ١٢٢ ح -
 منبذ المني : ٤٣ ح ، بتكرار -
 مقدمه العلم : ٢١٣ ح -
 مقصود المومنين : ٢٢٤ -
 مكاتب اقبال : ٢٥٣ -
 مكاتب سرمد : ٢٣٨ -
 مکتوبات عليا : ٣٥٢ -
 مکتوبه مشاوير هند : ٢٥٢ -
 مخطوطات شاه عبدالعزیز : ٢١٢ -
 مخطوطات صاحب قران : ٢٣٨ -
 منعمه لالهه : ٢١٣ ح -
 مناقب السادات : ٢٢٤ -
 مناقب مرتضوى : ٢٣٣ -
 منيع العيون المعاني : ١٠٣ ح ، بتكرار -
 منتخبات هندي : ٢٣٨ -
 منتخب اشعار الانبياء : ١٣٠ -
 منتخب الاشعار : ٥٠ ح -
 منتخب التواريخ : ٩٠ -
 منتخب التواريخ خاني خان : ١٥٠ ح -
 منتخب القباب : ٤١ ، ٤١ ح ، ٤٢ ح ، بتكرار
 سخاني خان : ٩٠ ، ٩٣ ح -
 منتخب تاريخ النبي : ١٣٩ -
 منشآت طاهر وحيد : ٢٣٤ -

موضح القرآن : ۲۱۵ ح -

مولد الفضل : ۲۲۶ -

مها بهارت : ۱۰۶ ، ۱۰۷ -

میخانه : ۲۵ تکرار ، ۲۸ تکرار ،

۲۹ تکرار ، ۳۰ تکرار ، ۱۹۵ ح -

ن

ناله شوی : ۲۵۵ -

نجات العمومین : ۲۲۷ -

نزهة الارواح : ۲۵۷ -

نزهة القلوب : ۱۱۵ ح -

نصائح : ۲۳۹ -

نوائس المآثر : ۲۳۳ -

نفعات الانس : ۶۰ ، ۱۱۵ ح ، ۱۳۰ ،

۲۳۲ -

و

والمات دهل : ۲۱۰ ح ، ۲۱۱ ح

تکرار ، ۲۱۳ ح -

وسلی : ۲۳۲ -

ولیدی نامه : ۲۲۳ -

.

وادیه : ۸۶ -

وشت پشت : ۲۲۹ -

وقت بند کاشی : ۲۳۸ -

ی

یانع الجنی : ۲۱۲ ، ۲۱۳ ، ۲۱۶ ،

۲۱۷ ، ۲۱۸ -

یزدی [نظر نامه یزدی] : ۲۷۳ ح -

یوسف زیبا : ۲۲۹ -



اشخاص و اقوام و قبائل

آ

- آخوړ ، پير : ۵۱ -
 آخوند ، خان زمان : ۱۰۸ ح -
 آدم : ۵۳ -
 آدم بنوړی ، شيخ : ۱۶۹ ، ۲۰۶ -
 آدم صفي : ۵ -
 آزاد : ۵۰ ، ۵۰ ح ، ۵۱ -
 آصف الدوله : ۲۳۳ -
 آصف خان : ۶۱ ح ، ۱۱۷ ، ۱۹۰ -
 آصف عمر : ۱۸۶ ، ۲۰۶ -
 آصف قمي : ۱۸۶ ح -
 آغا مرزا : ۲۳۶ -
 آفاق پياري ، شاه : ۱۶۱ ، ۲۰۷ -
 آفتاب احمد صاحبزاده : ۲۵۱ -
 آل نيمور : ۲۳۰ -
 آل جند : ۲۲۳ -
 آل عراق : ۲۲۱ ، ۲۲۲ -
 آندې : ۲۵۸ -
 آنحضرت صلعم : ۳۲ -
 ابراهيم سلطان : ۲۷۷ -
 ابراهيم سلطان بن علاءالدوله بن
 بالستقر بن شاه رخ بن نيمور : ۲۷۲ -
 ابراهيم ، شيخ : ۹۷ -
 ابراهيم عادل بن عادل شاه : ۲۲۸ -
 ابراهيم عادل شاه : ۲۶۳ -
 ابرو صفي ، حافظ : ۲۶۸ ، يثکرار -
 ابن ابی اسبيعه : ۲۱۹ -
 ابن الاثير : ۲۱۹ -
 ابن حجر مکی ، شيخ : ۹۵ -
 ابن خلکان : ۲۲۳ -
 ابن عراق : ۲۱۹ ، ۲۲۰ -
 ابن ندیم : ۲۲۲ ، ۲۲۳ -
 ابن هشام : ۳۷ ح -
 ابن بونس : ۳۷ ح -
 ابو اسحاق احمد بن یسبح النهري
 الحداد : ۲۶۶ ، ۲۶۷ -
 ابوبکر اکبر آبادي قاضي : ۱۳۱ -
 ابو تراب بيگ : ۲۹ -
 ابو حفص بن شاپين : ۲۲۳ -
 ابو حقيقه کوفي ، امام : ۹۸ -
 ابوالخضاب القرشي : ۲۳۷ -
 ابوالخير ، محمد بن محمد القاسي : ۳۸ ح -
 ابوالخير لثوي ، محمد : ۷۳ ، ۷۷ -
 ابوالخير ، مخدوم : ۷۷ ، ۷۸ -
 آخوړ ، پير : ۵۱ -
 آخوند ، خان زمان : ۱۰۸ ح -
 آدم : ۵۳ -
 آدم بنوړی ، شيخ : ۱۶۹ ، ۲۰۶ -
 آدم صفي : ۵ -
 آزاد : ۵۰ ، ۵۰ ح ، ۵۱ -
 آصف الدوله : ۲۳۳ -
 آصف خان : ۶۱ ح ، ۱۱۷ ، ۱۹۰ -
 آصف عمر : ۱۸۶ ، ۲۰۶ -
 آصف قمي : ۱۸۶ ح -
 آغا مرزا : ۲۳۶ -
 آفاق پياري ، شاه : ۱۶۱ ، ۲۰۷ -
 آفتاب احمد صاحبزاده : ۲۵۱ -
 آل نيمور : ۲۳۰ -
 آل جند : ۲۲۳ -
 آل عراق : ۲۲۱ ، ۲۲۲ -
 آندې : ۲۵۸ -
 آنحضرت صلعم : ۳۲ -
 الف
 ابا عبدالله العميري : ۲۶۷ ح -
 ابرار صفا ، حضرت سيد : ۱۳۰ ،
 ابراهيم آندې : ۲۳۸ -

- ابو ظفر چهار شاه : ۲۴۱ -
 ابوالعباس بن مامون : ۲۱۹ -
 ابو عبدالله جد : ۲۲۲ -
 ابو عبدالله بن جد بن احمد : ۲۲۲ -
 ابوالفتح ، حکیم : ۲۳ / ۱۰۰ / ۱۰۱ -
 ۱۱۳ -
 ابوالنفاء : ۲۲۳ -
 ابوالفضل : ۵۲ / ۱۰۱ -
 ابوالفضل لوضی : ۲۳۶ -
 ابوالفضل عباسی : ۲۳۶ -
 ابوالفضل مصوری : ۵۱ / ح ۵۱ -
 ابوالفضل ، شیخ : ۹۱ / ۱۰۳ / ۱۰۵ -
 ۱۰۵ / ح ۱۰۸ -
 ابوالقاسم اکبر آبادی ، خلیفه : ۸۳ / ح -
 ابوالولاء : ۲۱۹ -
 ابو منصور عبدالقادر بغدادی : ۲۲۳ -
 ابو نصر : ۲۲۱ -
 ابو نصر اسماعیل : ۲۳۶ -
 ابو نصر منصور ابن عراق : ۲۱۹ /
 ۲۲۰ -
 ابونصر منصور بن علی بن عراق :
 ۲۲۰ / ۲۱۹ -
 ابونصر الفارابی : ۲۱۸ -
 ابونصر قاسم : ۲۶۷ -
 ابی عبدالله جد البار دینی : ۳۸ / ح -
 اجمل خان حکیم : ۲۵۳ -
 احسن الله خان حکیم : ۲۴۱ -
 احمد ابن الطلیب : ۲۵۷ -
 احمد اکبر آبادی ، میر ، سید : ۳۱ -
 احمد بنیع میرزا بن منصور میرزا ابن
- بایقرا مرزا بن عمر شیخ بن محمود :
 ۲۵۳ -
 احمد بن عبداللطیف میرزا : ۲۵۲ /
 ۲۵۳ -
 احمد بن جد الشروانی ، الشیخ : ۲۱۷ -
 احمد بن جد : ۲۵۸ -
 احمد بن جد الغزالی : ۲۳۳ -
 احمد بن جد مذکور : ۲۲۲ -
 احمد بن جد بن عراق : ۲۲۲ -
 احمد بیگ : ۲۰۱ -
 احمد کنوی ، ملا : ۱۳۶ / ۱۳۹ / ح -
 احمد جام ، حضرت شیخ : ۶۳ / ۲۲۶ -
 احمد خان ، سید ، میر : ۱۰۳ / ح -
 احمد سرپندی ، شیخ : ۱۵۳ / ۱۵۵ /
 ۱۵۶ / ۲۰۶ -
 احمد سعید ، حاجی : ۵۳ / ۹۲ /
 ۱۲۳ / ح ۱۲۸ / ۱۵۳ / ح ۱۷۸ /
 ۲۰۶ -
 احمد شاه قزاقی : ۲۳۰ -
 احمد علی شوق : ۲۵۳ -
 احمد علی ثواب : ۲۵۵ -
 احمد قیاض اسپهبدی وال : ۹۱ / ۱۱۰ -
 احمد کابلی السرپندی ، شیخ : ۶۶ / تکرار -
 احمد کبیر : ۲۳۰ -
 احمد میرزا : ۲۷۳ / تکرار -
 احمد معار لاهوری ، استاد : ۳۳ -
 اروادت خان : ۲۰۵ / ح -
 ارموخ : ۲۲۲ -
 اسپرنگر ، فلاکتر : ۵۰ / ح ۵۱ /
 ۵۲ / ح -
 استغنا ، عبدالرسول : ۱۸۵ / ۲۰۶ -

- ابو ظفر چهار شاه : ۲۴۱ -
 ابوالعباس بن مامون : ۲۱۹ -
 ابو عبدالله جد : ۲۲۲ -
 ابو عبدالله بن جد بن احمد : ۲۲۲ -
 ابوالفتح ، حکیم : ۲۳ / ۱۰۰ / ۱۰۱ -
 ۱۱۳ -
 ابوالنفاء : ۲۲۳ -
 ابوالفضل : ۵۲ / ۱۰۱ -
 ابوالفضل لوضی : ۲۳۶ -
 ابوالفضل عباسی : ۲۳۶ -
 ابوالفضل مصوری : ۵۱ / ح ۵۱ -
 ابوالفضل ، شیخ : ۹۱ / ۱۰۳ / ۱۰۵ -
 ۱۰۵ / ح ۱۰۸ -
 ابوالقاسم اکبر آبادی ، خلیفه : ۸۳ / ح -
 ابوالولاء : ۲۱۹ -
 ابو منصور عبدالقادر بغدادی : ۲۲۳ -
 ابو نصر : ۲۲۱ -
 ابو نصر اسماعیل : ۲۳۶ -
 ابو نصر منصور ابن عراق : ۲۱۹ /
 ۲۲۰ -
 ابونصر منصور بن علی بن عراق :
 ۲۲۰ / ۲۱۹ -
 ابونصر الفارابی : ۲۱۸ -
 ابونصر قاسم : ۲۶۷ -
 ابی عبدالله جد البار دینی : ۳۸ / ح -
 اجمل خان حکیم : ۲۵۳ -
 احسن الله خان حکیم : ۲۴۱ -
 احمد ابن الطلیب : ۲۵۷ -
 احمد اکبر آبادی ، میر ، سید : ۳۱ -
 احمد بنیع میرزا بن منصور میرزا ابن

افضل سرخوش ، مجد : ۵۱ ، ۱۳۲
 بتکراو ، ۱۸۶ ، ۱۹۳ ، ۱۹۵ ح ،
 ۲۰۳ ح ، ۲۰۵ -
 الفضل علی ، سرزا : ۲۰۱ -
 اکبر : ۶۳ ، بتکراو ، ۸۵ ، ۱۰۰ ح ،
 ۲۶۳ ، بادشاه : ۶۵ ، ۹۹ ، ۱۰۳
 بتکراو ، ۱۰۳ ، ۱۰۵ ح ، ۱۱۳ ،
 ۱۱۳ ، ۱۲۲ ، ۲۲۳ ، ۲۲۹ ،
 ۲۵۷ ، جلال الدین : ۲۳ -
 شاهزاده مجد : ۷۶ ، ۱۳۶ ،
 بادشاهزاده مجد : ۱۸۳ ، عرش
 آشتیانی : ۷۳ ، ۸۸ ، ۸۹ ، ۹۳ ،
 ۱۳۹ -
 اکبر الہ آبادی : ۲۵۶ -
 اکرم ، ملا مجد ، لاہوری : ۱۳۶ ،
 ۱۸۳ ، ۲۰۹ ، ولد "ملا" بیٹی
 لاہوری : ۸۲ ، ۹۲ -
 الہیان ، شیخ : ۱۹۳ -
 الیمری : ۳۷ ح ، ۲۱۹ ، ۲۵۸ -
 الجعد بن ذرہم : ۲۲۲ ، ۲۲۳ ،
 ۲۲۴ ، الجعفی : ۲۲۲ -
 الحداد : ۲۶۷ -
 الطاف حسین حالی : ۲۳۸ -
 القاسم : ۲۶۷ -
 الفضل بن حاتم تبریزی : ۳۷ ح -
 الکرم ، سید : ۸۱ ح -
 الہ داد ، شیخ : ۱۰۹ ، لنگرخانی :
 ۹۱ ، ۱۰۹ -
 الہ داد فوہشی : ۲۳۶ -

اسحق خان نواب : ۲۵۱ -
 اسحق کاکو لاہوری ، شیخ : ۱۱۲ ،
 ۱۱۲ ح ، بتکراو -
 اسد خان : ۱۹۹ -
 اسدزای ، سعید الدین الزہبی : ۲۶۶ ،
 ۲۶۹ ، بتکراو ، ۲۷۳ -
 اسکندر : ۳ -
 اسلم خان والا : ۲۰۶ -
 اسلم خان کابلی ، مجد قاضی : ۱۱۳ ح ،
 ۱۱۷ ، ۱۲۰ ، ۱۲۳ ، ۱۳۰ ،
 ۱۳۱ ح ، بتکراو ، ۱۷۹ -
 اسماعیل : ۲۲۳ -
 اسماعیل بن علی : ۲۲۳ -
 اسیر لاہوری : ۱۸۵ ، ۲۰۵ -
 اشرف ، شیخ مجد : ۱۶۶ ، شطاری
 لاہوری : ۱۶۵ ، ۲۰۸ -
 اعتقاد خان : ۱۷۲ ، بتکراو ، ۱۷۳ ،
 عرف شیخ عبدالقوی : ۹۳ ، ملا
 عبدالقوی : ۲۰۶ -
 اعجاز : ۱۸۷ ح ، اکبر آبادی :
 ۱۸۷ ، ۲۰۶ -
 اعجاز رقم خان : ۲۳۶ -
 اعصاب الدین صائقی : ۹۳ ح -
 اعظم خان : ۱۰۷ ، ۱۰۹ ، ۲۰۵ -
 السری ، شیخ کمال الدین : ۱۸۶ ،
 ۲۰۶ -
 الفضل بخاری : ۲۳۸ -
 الفضل الدین اعسن : ۲۳۷ -
 افضل خان : ۲۵ ، ۹۳ ، ۱۱۶ ،
 ۱۱۶ ح -

- اہل حلیفہ : ۳۷ -
 اہل فرنگ : ۱۳ -
 اہل برات : ۴۶۷ ج -
 اہل بدوستان : ۶۵ -
 ائمہ معصومین : ۱۳۰ -
 ایتے : ۲۲۶ ، ۲۳۲ -
 البرج چادر ، میرزا ابن نواب خاندان
 میرزا خان چادر سید سالار : ۳۹ -
 ایزدبخت مرزا : ۲۳۸ -
 اہلیک : ۲۲۵ ، ۲۳۱ ، ۲۳۲ -

ب

- بابا اصفانی : ۲۸ -
 بابر ، فردوس مکی : ۸۹ ، ۲۳۳ -
 بازید ، شیخ ، سہارنپوری : ۱۵۹ ،
 ۲۰۶ ، قصوری ۲۰۶ -
 باقر ، مرزا : ۵۰ ، سید حسین : ۵۰ ،
 وزیر قورچی : ۵۰ -
 باقی ، خواجہ : ۱۲۰ ، باقہ : ۱۱۹ ،
 ۱۲۰ ، مرزا : ۷۸ -
 باقی ، محمد مقبر : ۲۴۰ -
 بابزید انصاری : ۲۲۷ -
 بابزید ، شیخ ، دنیا پوری : ۶۷ ،
 قصوری : ۱۶۹ -
 بابینقر ، میرزا : ۲۷۰ ج ، ۲۷۳ ،
 ۲۷۳ ج ، ۲۷۳ ، ۲۷۵ ، بتکرار ،
 بن شاہرخ : ۲۷۳ ، بن شاہرخ بن
 تیمور : ۲۷۳ -
 بابقرام ، سلطان حسین : ۲۶۶ -
 بہتاور خان : ۷۳ ، بتکرار : ۸۲ ، ۸۷ ،
 ۸۷ ج ، بتکرار : ۱۳۷ ، ۱۳۲ -

- الہ وردی خان جعفر : ۲۰۲ -
 امام بخش شیریں رقم ، خان : ۲۳۶ -
 امام فیروی : ۲۳۳ -
 امام فیروی : ۲۳۳ -
 امام معصوم : ۱۵۵ -
 امامیہ مذہب : ۱۱۳ -
 استیاز : ۲۰۱ ، خان : ۵۱ -
 استیاز علی عرفی : ۲۳۲ -
 امجد خان ، سید : ۸۱ ج ، پسر سید محمد :
 فتوحی : ۸۱ ج -
 امیر خان : ۱۷۲ -
 امیر علی ، آفریقہ ، سر : ۲۵۳ -
 امین خان ، محمد ، سیستانی : ۷۰ ج
 بتکرار -
 امین زبیری : ۲۵۱ ، ۲۵۲ ، ۲۵۳ -
 انشاء اللہ خان انشاء : ۲۵۸ -
 انگریز : ۲۷۱ -
 اندکراو ، دیوان : ۵۹ -
 اورنگ زیب : ۵۰ ، ۵۲ ، ۵۳ ،
 بتکرار ، ۶۷ ، بتکرار ، ۷۰ ، بتکرار ،
 ۷۰ ج ، بتکرار ، ۷۲ ج ، بتکرار ،
 ۷۶ ، ۷۷ ، ۸۰ ج ، ۸۰ ، ۸۸ ،
 ۸۹ ، ۹۳ ج ، ۱۵۱ ج ، ۱۵۶ ج ،
 ۱۷۵ ج ، بتکرار ، ۲۳۹ ، ۲۵۷ -
 حضرت خاندانی : ۸۰ - حضرت
 جہانبانی : ۸۹ ، حضرت غلینہ الشی :
 ۸۲ ، حضرت ظل سبحانی : ۸۰ ،
 خدیو دین پناہ : ۸۹ ، بتکرار ، شہنشاہ :
 ۱۳۶ -
 اوایا ، شیخ : ۱۲۰ -
 اہل تشیع : ۱۰۲ ج -

برهان الدین ، شیخ ، غریب : ۶۳ ،

۶۴ - شطار برهان پوری : ۱۵۱ ،

- ۲۰۶

برہمن ، چندریوان : ۱۸۸ ، ۲۰۶ ،

- ۲۰۷

برہمنان : ۵ -

برہمنوی ہشت : ۱۲۶ -

بشیر الدین ، سولانا : ۲۵۲ -

بقا ، شیخ محمد ، بقا : ۷۳ ، ۱۳۲ ،

۱۸۸ ، ۲۰۶ ، ۲۰۹ - بن غلام

محمد سہارنپوری : ۷۳ ، ۱۳۲ -

بلاغین : ۹۸ -

بلال ، شیخ لاہوری : ۶۶ -

بلقیس زمان : ۲۷۳ -

بنو امیہ : ۲۲۲ -

بنو عباس : ۲۲۳ -

بنیاد علی میر : ۲۳۵ -

بنی اسرائیل : ۱۱۶ ، ۱۲۰ ،

- ۱۲۰ -

بواسطی : ۱۱ -

بو علی سینا : ۲۱۵ ، ۲۱۸ ، ۲۳۷ -

جادر شاہ : ۵۱ ، ۱۵۲ ، ۲۵۷ -

بتکوار -

جادر علی بن محمد خلیل ، سروارد رقم :

- ۲۳۶

جادر علی حسینی ، میر : ۲۳۷ -

جہازی ، "ملا" خواجہ : ۲۰۹ -

جہاد الدین ، زکریا ملانی ، مخدوم : ۶۵ -

جہلول ، شیخ : ۱۱۷ -

محمد بدل خان گیلانی سعدی : ۲۰۶ -

۱۳۲ ح بتکوار ، ۱۳۵ بتکوار ،

۱۳۷ بتکوار ، ۱۸۶ بتکوار ، ۱۸۷ ،

۱۸۹ ، ۱۹۰ ، ۱۹۸ ، ۲۰۰ ، ۲۰۱ ،

- ۲۰۳

جنت و خان : ۱۳۶ -

بدائی : ۸۸ ح ، ۸۹ بتکوار ، ۹۳ ح ،

۹۵ ح ، ۹۶ ، ۹۶ ح ، ۹۷ ح ، ۹۸ ح

بتکوار ، ۹۹ ح ، ۱۰۰ ح ،

بتکوار ، ۱۰۱ ح ، ۱۰۲ ح ،

بتکوار ، ۱۰۳ ح ، ۱۰۳ ح ،

بتکوار ، ۱۰۴ ح ، ۱۰۵ ح ،

۱۰۶ ح ، ۱۰۷ ح ، ۱۰۸ ح ،

۱۰۹ ح ، ۱۱۰ ح ، ۱۱۱ ح ،

۱۱۲ ح ، ۱۱۳ ح ، ۱۱۴ ح ،

۱۱۵ ح ، ۱۱۶ ح ،

۱۱۷ ح ، ۱۱۸ ح ، ۱۱۹ ح ،

۱۲۰ ح ، ۱۲۱ ح ، ۱۲۲ ح ،

۱۲۳ ح ، ۱۲۴ ح ، ۱۲۵ ح ،

۱۲۶ ح ، ۱۲۷ ح ، ۱۲۸ ح ،

۱۲۹ ح ، ۱۳۰ ح ، ۱۳۱ ح ،

۱۳۲ ح ، ۱۳۳ ح ، ۱۳۴ ح ،

۱۳۵ ح ، ۱۳۶ ح ، ۱۳۷ ح ،

۱۳۸ ح ، ۱۳۹ ح ، ۱۴۰ ح ،

۱۴۱ ح ، ۱۴۲ ح ، ۱۴۳ ح ،

۱۴۴ ح ، ۱۴۵ ح ، ۱۴۶ ح ،

۱۴۷ ح ، ۱۴۸ ح ، ۱۴۹ ح ،

۱۵۰ ح ، ۱۵۱ ح ، ۱۵۲ ح ،

۱۵۳ ح ، ۱۵۴ ح ، ۱۵۵ ح ،

۱۵۶ ح ، ۱۵۷ ح ، ۱۵۸ ح ،

۱۵۹ ح ، ۱۶۰ ح ، ۱۶۱ ح ،

۱۶۲ ح ، ۱۶۳ ح ، ۱۶۴ ح ،

۱۶۵ ح ، ۱۶۶ ح ، ۱۶۷ ح ،

۱۶۸ ح ، ۱۶۹ ح ، ۱۷۰ ح ،

۱۷۱ ح ، ۱۷۲ ح ، ۱۷۳ ح ،

ٹ

- نوفل مل ، راجہ : ۱۰۱ / ۲۵۷ -
نول ، مسٹر : ۲۵۷ -

ث

- تقد الدین ، شیخ ، عبدالرحمان قاسی :
۲۶۶ -
ثانی : ۱۳۸ ج -

ج

- چاٹ پا : ۱۳۳ ج -
چامی : ۲۳۶ / ۲۳۲ -
چامی ، مولانا عبدالرحمان : ۶۵ ،
۲۶۳ / ۲۷۱ -
چان شیکسپیر : ۲۴۸ -
چان قدوسی ، حاجی محمد : ۱۰۷ -
جالینوس : ۱۷۵ -
جمہ : ۲۲۳ -
جعفہ بن قریب : ۲۲۳ -
جعفر خان ، محمد : ۷۰ ج -
جعفر ، سید : ۱۵۸ / ۱۶۰ -
احمد آبادی : ۱۵۶ / ۲۰۷ -
الہ وردی خان : ۱۹۰ / ۲۰۷ -
لیونہ آصف خان : ۲۰۷ -
جلال ، سید : ۱۵۶ / ۱۵۸ -
جلال لکھنوی : ۲۵۵ -
جلال الدین اکبر شاہ : ۲۵۸ -
جلال الدین قوری : ۱۰۶ -
جلال الدین محبلی شہری : ۷۳ / ۷۸ -

جہاں دولت : ۲۵۹ -

- جیدل ، عبدالقادر : ۱۸۸ / ۲۰۶ -
جیر سنگھ دیو ، راجہ : ۱۰۳ ج -
جیرم خان : ۱۰۰ ج -
جیرولی : ۲۲۱ -
جیش بدیع بن رضی دانش : ۲۰۶ -

پ

- پرش : ۵۲ ج -
پیر محمد ، شیخ جیدی : ۱۶۰ / ۱۶۵ ج -
۱۶۵ / ۲۰۶ - سلولی : ۱۶۵ /
۲۰۶ - قادری بریان پوری : ۱۶۵ /
۲۰۷ - لکھنوی : ۱۶۰ / ۱۶۱ /
۲۰۷ -
پیغمبر ، صلی اللہ علیہ وسلم : ۹۳ -
پیپر : ۳۳ -

ت

- تاج الدین السبکی : ۲۲۰ -
تاج الدین ملتانی : ۲۴۷ -
تانا شاہ : ۲۵۷ -
تھسین : ۱۸۹ / ۲۰۷ -
تفضل حسین ، شیخ : ۲۵۱ -
تقی اویسی : ۲۲ - ہنگوار -
توکان مرزا : ۲۴۰ -
تولی ایکم : ۲۵۷ -
توزک ، میر : ۱۰۹ -
تھوڈر بک : ۲۵۷ -
تھوڈر ماروین : ۲۵۶ -
تیمور : ۲۴۰ / ۲۵۰ / ۲۷۳ ج ہنگوار -

ح

- حافظ شیرازی ، خواجہ : ۶۳ بتکرار ،
- ۱۳۰ -
حامد ، ملا جونپوری : ۷۳ ، ۷۶ ،
۸۳ بتکرار ، ۱۲۵ ، ۱۳۵ ، ۱۳۵ ح ،
۱۳۸ ، ۲۰۷ ، شیخ : ۸۳ - سن
عبدالرحیم جونپوری : ۷۷ -
حبیب اللہ ، سید : ۲۳۹ -
حبیب اللہ کمال : ۲۵۸ -
حبیب اللہ میرزا جان شیرازی المحقق
الباغندی : ۱۰۷ ح -
حزاس : ۵۰ -
حسام الدولہ ، نواب : ۸۹ -
حسن بیگ شاملو بتکلی : ۱۰۲ - چلی
۹۳ ، ۹۴ ح -
علی خان : ۸۲ -
حسن قلی : ۲۳۸ -
حسین بن عیاض الدین محمود ، خواجہ
ثنائی : ۳ - حضرت حاجی : ۱۶۳ -
سید : ۵۱ ، ۵۰ بتکرار -
حسین عید اللہ : ۲۳۷ -
حفیظ الدین : ۲۳۸ -
حق : ۱۲۰ -
حکیم امین آبادی : ۲۲۶ -
حکیم لاہوری : ۲۲۶ -
حکیم ، محمد : ۹۵ ، ۱۳۱ -
حمد اللہ : ۲۳۶ -
حمید الدین ، شیخ لاہوری : ۶۳ ،
۶۴ -
حنظلہ ، مذهب : ۶۷ -

- مولانا : ۱۱۸ - ثنائی : ۱۰۸ -
۱۰۸ ح - سعادت ، میر : ۱۹۳ ح -
جال ، ملا ، لاہوری : ۱۲۱ ، ۱۷۵ ،
۲۰۷ - مولانا تلمیذی : ۹۱ ، ۱۱۲ ،
۱۱۲ ح -
جال الدین ، عطاء اللہ میر : ۱۱۳ ح -
حدث : ۱۹۳ - سیدی بن زین الدین علی
ہاوی بن جلال الدین سیدی شیرازی
مشہور خواجہ چادر باغ : ۲۲ -
جعدشید : ۷ -
جعیل ، حافظ : ۷۸ ، ۹۵ ، ۱۳۸ -
جہان آرا : ۲۵۸ -
جہانگیر : ۲۸ ، ۶۳ ، ۱۱۱ ح ، ۱۱۳ ،
ح ، ۱۱۶ ح ، ۱۷۳ ح ، ۱۸۷ ،
۲۳۳ - بادشاہ : ۲۵ ، ۶۳ ، ۶۵ ،
۶۶ ، ۱۰۳ ، ۱۱۱ ، ۱۱۳ ،
۱۹۶ - جنت مکان : ۸۹ - نور الدین -
۲۳ -
جواہر رقم ثانی : ۲۴۶ -
جواہر سنگھ جواہر منشی : ۲۳۱ -
جوگہ مرزا بن رکن الدین عبداللطیف
بن الغ بیگ بن شاہرخ : ۲۷۲ -
جیسس ٹیوش : ۲۵۷ -
ج
جٹی جیش : ۲۵۴ -
جلعینی : ۳۷ ح -
چلی ، عبداللہ : ۷۵ ، ۷۶ ، ۱۸۱ ،
۲۰۷ -

حنلیه : ۱۱۳ ح -

حیدر ، شاه : ۱۲۳ - کزار : ۱۵۸ -

خ

خانی خان : ۵۰ ، بتکرار : ۷۱ ، بتکرار :

۷۱ ح ، بتکرار : ۷۲ ، ۷۲ ح ، ۷۲ ح

بتکرار : ۷۳ ، ۷۴ ، ۱۱۹ ح ،

۱۲۳ ح ، ۱۲۶ ح ، بتکرار : ۱۵۱

ح ، ۱۵۳ ح ، ۱۶۵ ح ، ۱۶۸ -

خلاتان اعظم : ۱۵۰ -

خالد بن عبدالله القشیری : ۱۶۶ ح ،

۲۲۳ ، ۲۲۳ -

خالص ، سید حسین خان : ۵۰ ، ۵۰ -

ح ، ۵۱ ، بتکرار : ۵۲ ، ۵۲ ح ،

۵۸ -

خانقانی ، عبدالرحیم : ۱۰۰ ، ۱۱۹

بتکرار : ۱۱۷ ح -

خانیکوف ، موسیو : ۲۶۶ ، ۲۶۶

۲۷۳ -

خدا بخش : ۲۳۲ -

خدا یار خان : ۵۱ - عباسی : ۵۱ -

خسرو : ۲۹ ، ۲۲۷ -

خضر : ۵۶ ، ۹۶ ، بتکرار -

خلفای بنو امیه : ۲۲۳ -

خلیل : ۲۶۱ - الروحانی قاضی : ۹۲

۱۳۳ -

خواجده ، امیرا قدس سره : ۱۱۳

۱۱۳ ح -

خواجده عبدالله الصاری : ۲۲۶ -

خواجده ملا : ۱۵۳ ، بتکرار -

خوارزم شاه مامون : ۲۱۹ -

خواندیسیر : ۲۶۶ -

خوشحال ملا ، خلف مولانا تاشکندی :

۱۲۰ ح -

خوشحال ، قاضی محمد : ۹۲ ، ۱۲۰ -

خیر الله بن لطف الله : ۲۳ -

د

دادو بن محمود الرومی البغدادی :

۲۲۹ -

دارالافت : ۲۳۱ -

دارالشکوه : ۵۹ ، ۶۰ ، بتکرار : ۶۱ ،

۶۲ ، ۶۳ ، ۶۵ ، ۷۰ ح ، ۷۸ ،

۱۲۳ ، ۱۵۳ ، بتکرار : ۱۷۲ ،

۱۸۲ ، ۱۹۰ ، ۱۹۲ ، ۲۳۲ -

دانش رضی : ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۲۰۷ -

دانشمند خان : ۷۶ ، ۹۳ ، ۱۷۰ ،

۱۸۳ ، ۱۸۵ ، ۲۰۷ -

داؤد گنگوبی ، شیخ : ۱۵۶ ، ۲۰۷ -

دوست شاهی : ۲۳۳ -

دولت شاه : ۲۷۵ -

دوله شاه گجراتی : ۱۶۲ ، ۱۶۸ ،

۲۰۷ -

دین النبی : ۱۱۱ ح -

ز

زاس مسعود ، سر : ۲۵۲ -

زلیح قوشچی : ۲۶۶ -

زبان علی صاحب : ۱۶۱ ح -

زحیم الله : ۲۳۵ -

سنائی ، حکیم : ۶۲ ، ۶۳ ، ۱۳۸ ،

- ۲۲۹

سنجر تهرانی : ۲۵۶ -

سولر : ۲۱۹ -

سودا : ۲۲۲ -

سوید بن عقیله : ۲۲۳ -

سوید بن عقیله الجعفی تاجی : ۲۲۴ -

سهرزندی : ۹۴ ح -

سیادت لاهوری : ۱۹۳ ، ۲۰۷ -

سید احمد خان ، سر : ۲۳۹ ، ۲۳۸ -

سید عبدالواحد ، میر : ۲۲۹ -

سید محمد : ۱۵۷ -

سید محمد ابراهیم : ۲۳۶ -

سید محمود : ۲۳۹ -

سید محمود چشمی : ۲۵۱ -

سیف الدین : ۱۵۵ -

سیف الدین دهلوی ، شیخ : ۱۱۹ -

سیف بن محمد بن یعقوب : ۲۶۸ -

سینی بروی : ۲۶۶ ، ۲۶۸ -

سیوطی : ۲۲۲ -

ش

شاه اسماعیل صفوی : ۲۳۰ -

شاه لیگ : ۲۵۹ -

شاهجهان : ۲۶ ، ۲۸ ، بتکرار : ۳۲ ،

۳۸ ، ۳۹ ، ۶۹ ، بتکرار : ۵۰ ح

بتکرار : ۵۰ ، ۵۶ ، ۵۷ ، ۵۹ ،

۸۰ ، بتکرار : ۸۰ ح ، بتکرار : ۸۹ ،

بتکرار : ۹۳ ح ، ۱۱۷ ح ، ۱۲۶ ،

ح ، ۱۵۲ ح ، ۱۵۶ ح ، ۱۷۰ ح

سعادت علی خان : ۲۵۷ -

سعدالدین : ۱۵۵ ، ۲۰۷ ، ۲۳۴ -

سعد الله : ۱۸۳ - حاجی : ۱۶۴ ،

۲۰۷ ، شیخ : ۹۱ ، ۹۷ ، ۱۱۲ ،

۱۱۲ ح ، بتکرار : ۲۵۷ - خان :

۷۸ ، ۹۳ ، ۱۲۳ ، ۱۳۴ ، ۱۷۰ ،

۱۷۷ ، ۱۸۲ - سیلا : ۷۹ ، ۱۵۳ ،

۱۸۱ - ۱۹۸ سید : ۱۶۵ ح -

سعيد الدين ، مولوی : ۲۵۲ -

سعيد الناصر ، ذا کثر : ۲۵۴ -

سعيد ، خان : ۱۷۳ - مولانا محمد : ۱۷۸ ،

شیخ محمد : ۱۳۴ ، ۱۵۴ - حاجی محمد :

۹۲ ، ۱۲۳ -

سعدی ، بی بدل خان کیلانی : ۱۸۷ -

سکندر : ۱۰۱ - خان پدر عبدالله خان

ثانی : ۱۱۰ ح -

سلطان ابوالقاسم محمود غوارزم : ۲۲۱ -

سلطان ابو سعید ، میرزا : ۲۷۴ -

سلطان حسین : ۲۷۰ - مرزا : ۲۷۰ -

سلطان محمود صاحب ، مولوی :

۲۱۹ -

سلیم شاه : ۱۰۲ -

سلیم ، شاهزاده : ۲۳ ، ۱۱۳ ح -

سلیم کابل ، مرزا : ۱۷۹ -

سلیمان ، حضرت : ۱۵ ، بتکرار -

سلیمان منیری شیخ : ۹۲ ، ۱۲۹ ،

۱۷۸ ، ۲۰۷ -

سلیمان نقوی ، سید : ۳۳ ، ۳۵ ،

۲۰۲ -

سماعی : ۲۲۴ -

سمیع الله ، مولوی : ۲۵۱ -

شیر علی السوس : ۲۳۶ -
شیر محمد قادری : ۲۲۷ -

ص

صاحب الکافی : ۲۲۰ ، ۲۲۱ ، ۲۲۲ -
صاحب رام : ۲۳۶ -
صادق خلوتی ، مولانا : ۱۱۵ -
صادق دهلوی ، محمد : ۱۱۹ ، ۱۱۹ ح -
صادق ، شیخ ، محمد ، گنگووی : ۱۵۶ -
۲۰۹ -
صادق کشمیری ، مولانا : ۱۱۹ -
صادق معصومی ، محمد : ۶۹ ، تکرار -
صاحب : ۱۹۳ ، ۲۰۷ -
صبا ، سید ، جعفر آبادی : ۲۰۷ -
صدر الدین قریشی عباسی چاندھری ،
قاضی : ۹۱ ، ۹۵ -
صدر جهان پانی ، سید : ۱۱۰ -
میرزا : ۱۵۷ ، تکرار -
صمصام الملک : ۲۳۶ -
صہبائی ، میر عبدالباقی : ۱۹۳ ، تکرار ،
۲۰۷ -

ض

ضمیر : ۱۹۵ ، ۲۰۷ -
ضیاء الدین غاظمی بہ اسلام خان ،
میر : ۲۰۳ ، ۲۰۹ -
ضیاء الدین احمد ، ڈاکٹر : ۲۵۹ -
ضیاء الدین شیر آبادی : ۱۹۳ ، ۲۰۷ -
ضیاء قدسی : ۲۶۷ -
ضیائی جون پوری : ۱۹۵ ، ۲۰۷ ،
۲۵۰ -

تکرار : ۱۷۳ ح ، ۱۷۶ ح ،
۱۸۳ ح ، ۱۸۸ ، تکرار : ۱۹۰ ،
۱۹۱ ، ۲۳۱ ، ۲۳۸ ، ۲۵۲ ،
۲۵۳ ، ۲۵۷ -
شاہ دین ، جسٹس : ۲۵۳ -
شاہرخ مرزا سلطان : ۲ ، ۱۳ ، ۲۶۶ ،
۲۶۸ ، ۲۶۹ ، ۲۷۰ ، تکرار : ۲۷۰ ،
ح : ۲۷۲ ، ۲۷۳ ، ۲۷۴ -
شاہ عالم : ۱۵۷ ، ۲۳۲ ، ۲۵۹ -
شاہ عالم المعروف پنجپن شاہ :
۲۲۸ -
شاہ عباس بٹوی : ۲۳۱ -
شاہ لواز خان : ۲۲۵ -
شاہی : ۲۲۷ -
شبلی تعالیٰ : ۲۵۵ -
شجاعت علی بیگ : ۲۵۰ -
شجاع شاہ : ۱۵۸ ، تکرار : ۱۹۱ -
۱۹۵ -
شجاع ، محمد : ۷۰ ح -
شریف : ۲۶ ، تکرار -
شرف لاہوری ، میر محمد : ۲۰۹ -
شفائی حکیم : ۳۰ -
شفیعائی یزدی : ۱۷۰ -
شکر اللہ ، "مکلا" : ۱۱۶ -
شمس الدین ، شیخ : ۱۶۷ ، ۲۰۷ -
شمس الدین ، فقیر : ۲۳۹ -
شوکت حسین ، سید : ۲۵۹ -
شوکت علی ، مولانا : ۲۵۳ -
شہاب الدین : ۲۵۷ -
شہر زوری : ۲۵۷ -
شیر شاہ : ۹۳ -

- عبدالاحد ، شیخ : ۱۵۳ ، ۱۵۵ ، ۲۰۵ ، ۲۰۷ -
 عبدالاول جونپوری ، مولوی : ۷۳ -
 عبدالباقی ، سلا : ۱۸۳ ، ۲۰۷ ، ۲۵۰ ، میر : ۱۹۵ -
 عبدالقواب ، مولوی : ۲۱۶ ج ۲ -
 عبدالحق دہلوی ، شیخ : ۹۱ ، ۱۱۹ ،
 بتکرار ، ۱۲۵ ، ۱۵۹ ، ۲۰۲ -
 عبدالحق ترویخی : ۲۳۹ -
 عبدالحق محدث دہلوی شیخ : ۲۲۷ ،
 ۲۲۸ ، ۲۳۲ -
 عبدالحکیم سیالکوٹی ، "سلا" : ۸۲ ،
 ۹۲ ، ۱۲۳ ، ۱۲۵ ، ۱۳۶ ، ۱۷۰ ،
 ۱۷۳ ، ۱۷۵ ، ۲۰۷ -
 عبدالحلیم شرر لکھنوی : ۲۵۳ -
 عبدالحی حبیبی ، آقای : ۳۰ -
 عبدالحی مولانا (صاحب کل رحنا) :
 ۲۵۲ -
 عبدالحی ، مولانا ، حکیم ، سید : ۲۱۳ ،
 ۲۱۵ ، ۲۱۶ -
 عبدالرحمان : ۲۳۷ -
 عبدالرحمان چشتی : ۲۲۹ -
 عبدالرحمان ، ابو نصر بن عبدالجبار بن
 عثمان الثامی : ۲۶۷ -
 عبدالرحمان مخاطب بہ ، شاہ نواز خان :
 ۲۳۲ -
 عبدالرحمان ، شیخ : ۱۶۵ -
 عبدالرحمان ، قاضی : ۱۳۳ ج ۱ ،
 ۱۸۱ -
 عبدالرحیم ، حکیم : ۳۸ ، ۴۴ ،
 دہلوی : ۸۳ ، ۸۴ ، ۸۵ ، ۸۶ ،

ط

- طاہر ، شیخ : ۱۲۷ ، ۱۲۸ ج ۱ -
 طاہر شیرازی : ۲۳۹ -
 طاہر وحید شیخ : ۲۳۷ -
 طبری : ۲۲۵ -
 طبراسپ : ۲۵۷ -
 طبیب ابراہیم دہلوی : ۳۸ ج ۱ ، ۳۹ -

ظ

- ظہیر الدین ، سید : ۱۳ ج ۲ -

ع

- عابد خان : ۱۰۰ ، ۱۰۷ -
 عارف تبریزی : ۲۳۳ -
 عارف ربانی : ۳۱ -
 عارف لاہوری : ۱۹۷ ، ۲۰۸ -
 عالم شاہ : ۱۵۰ ، ۲۳۲ -
 عالم کابلی ، "سلا" : ۶۹ -
 عالمگیر : ۷۶ ، ۸۳ ، بتکرار ، ۸۴ ،
 ۱۲۸ ج ۱ ، ۱۳۲ ، ۱۵۰ ، ۱۵۶ ج ۱ ،
 ۱۶۶ ، بتکرار ، ۱۶۹ ، ۱۷۵ ج ۱ ،
 ۱۷۵ ، ۱۷۸ ، ۱۸۰ ، ۱۹۰ ،
 ۱۹۲ ، ۱۹۳ ، ۱۹۵ ، ۱۹۷ ،
 ۲۰۰ ، ۲۰۱ ، بتکرار ، ۲۰۳ ،
 ۲۰۴ ، ۲۳۳ ، ۲۵۹ -
 عالمگیر بادشاہ : ۲۴۰ -
 عباس اعظم ، شاہ : ۲۷۱ -
 عباس احمد بن محمد : ۲۲۸ -
 عباسیہ : ۲۲۲ -

عبدالقادر بدائونی ، "ملا" : ۹۱ ، ۱۰۵ ، ۱۰۵
 ح ۱۰۵ ، بتکرار -
 عبدالقادر سهرلوی ، مولانا : ۹۱ ،
 ۹۳ ، ۹۳ ، ح ۹۳ ، ۹۳ -
 عبدالقادر صاحب شاه : ۲۱۵ ، ح بتکرار -
 عبدالقادر جیلانی ، شیخ : ۱۱۹ ،
 ۱۲ ، ح بتکرار ، ۲۱۳ ، ۲۱۵ ، ح -
 عبدالقدوس گنگوہی ، شیخ : ۹۸ ،
 ۱۵۶ ، ۲۰۸ -
 عبدالقوی ، "ملا" : ۱۴۲ ، ۲۰۸ -
 عبدالکریم : ۲۲۴ -
 عبداللطیف بریلوی ، شیخ : ۹۲ ،
 ۱۳۳ ، ۱۳۳ ، ح بتکرار ، ۱۵۰ ،
 ۱۴۵ ، ۱۸۲ ، ۲۰۰ ، ۲۰۸ -
 عبداللطیف ابو القیاض : ۱۳۳ ، ح -
 عبداللطیف سلطان پوری ، "ملا" : ۱۱۸ ،
 ۱۲۱ ، بتکرار -
 عبداللطیف ، سید : ۲۵ ، ۱۱۲ ، ح -
 عبداللطیف ، قاضی : ۱۲۱ -
 عبداللطیف ، قزوینی ، میر : ۲۶ -
 عبداللطیف ، "ملا" : ۲۲۸ -
 عبدالملک : ۲۲۲ -
 عبدالملک اصمعی : ۲۵۲ -
 عبدالملک ، شیخ : ۱۶۶ ، ۲۰۸ -
 عبدالعومین خان : ۱۰۴ ، بتکرار -
 عبدالغنی ، شیخ : ۲۹ ، بتکرار ، ۹۱ ،
 ۹۸ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳ ، ۱۱۰ -
 عبدالغنی لطیف الزمانی قزوینی ، "ملا" :
 ۲۵ -
 عبدالواحد شیخ بنگرانی شادوی :
 ۲۲۹ -

ح ۸۶ ، ۸۶ -
 شیخ : ۲۰۵ ، ۲۱۵ ، بتکرار ، قاضی :
 ۲۰۵ -
 عبدالرحیم ، عنبریں : ۲۳۲ -
 عبدالرزاق سرقدی : ۲۶۹ -
 عبدالرسول : ۱۸۵ -
 عبدالرشید دیشی : ۲۳۲ ، ۲۳۳ ،
 ۲۳۵ ، ۲۳۶ -
 عبدالرشید جونپوری انصاری ، شیخ :
 ۱۶۴ ، ۲۰۵ -
 عبدالرشید ، مولانا : ۱۲۹ ، ۱۴۹ ،
 ۲۰۵ -
 عبدالسلام ، "ملا" : ۱۲۳ ، ۱۴۲ -
 عبدالشہید ، خواجہ : ۱۱۳ ، ۱۱۳ ،
 بتکرار -
 عبدالعزیز اکبر آبادی ، شیخ : ۹۲ ،
 ۱۲۹ ، ۱۴۹ ، ۲۰۵ -
 عبدالعزیز امام جامع مسجد گوچرانوالہ ،
 مولوی : ۲۱۶ -
 عبدالعزیز حافظ ولد مولوی احمد
 صاحب : ۲۱۶ ، ح -
 عبدالعزیز خان ، نواب : ۲۲۴ -
 عبدالعزیز شاہ : ۲۱۰ ، ۲۱۰ ، ح ،
 ۲۱۱ ، ۲۱۱ ، ح بتکرار ، ۲۱۲ ، ح
 بتکرار ، ۲۱۳ ، ۲۱۳ ، ح بتکرار ،
 ۲۱۸ -
 عبدالعلی ، سید ، مولانا : ۲۵۲ -
 عبدالغنی ، مولوی : ۲۱۲ ، ح بتکرار -
 عبدالفتاح کجراتی ، شیخ : ۱۶۶ ،
 ۲۰۸ -
 عبدالقادر بدائوی : ۲۳۴ -

علاء الله ، مولانا : ۳۶ -
 علاء الدين احمد خان ، نواب لوہارو :
 ۲۲۹ -
 علاء الملک تونی ، "ملا" : ۱۷۱ -
 علاء الدین لاری والد کمال الدین
 حسین ، مولانا : ۹۱ ، ۱۰۸ -
 علاء الدولہ نامی قزوینی ، مرزا :
 ۲۳۳ -
 علاء الدولہ ، سلطان : ۲۷۴ -
 علائی سہدوی ، شیخ : ۱۰۲ ، ۱۰۳ ح -
 علم الله شیخ : ۱۱۶ ، تکرار -
 علی ، حکیم : ۱۰۱ ، ۱۲۲ - قاضی :
 ۹۵ -
 علی الکاتب : ۲۳۲ -
 علی بخارا میر ، ملا : ۲۳۳ -
 علی بکرامی سید : ۲۵۳ -
 علی اکبر سعد الله خانی ، سید : ۷۳ ،
 ۷۸ ، ۷۹ ، ۹۲ ، ۱۳۵ ، ۱۳۵ ح ،
 ۱۸۳ ، ۲۰۸ -
 علی بن ابی القاسم : ۲۳۷ -
 علی بن حسین الواعظ الکاشانی : ۲۲۹ -
 علی حزیں ، شیخ : ۲۳۹ -
 علی عادل خان : ۲۲۸ -
 علی عادل شاه ذکنی : ۱۰۰ ح -
 علی قوشچی : ۴۲ -
 علی محمد بن ابو بکر قنہاری : ۲۳۳ -
 علی متنی ، شیخ : ۱۱۹ -
 علی مجوبری ، شیخ : ۶۲ ، تکرار ،
 ۱۱۳ ، ۱۱۳ -
 علی بحدانی : ۱۰۲ ح -
 عاد الحسینی میر : ۲۳۱ -

عبدالوہاب بسروزی : ۱۷۶ ، ۲۰۸ ،
 شیخ : ۱۱۹ ، ۱۱۹ ح ، ۱۶۷ ،
 ۲۰۸ ، قاضی : ۲ ح ، تکرار ،
 ۹۲ ، ۱۳۷ ، ۱۳۱ ح ، ۱۳۵ ح ،
 ۱۷۷ ، ۲۰۸ - عاتقی ، میر :
 ۱۹۹ ، ۲۰۸ ، تکرار -
 عیدالله : ۲۳۶ -
 عیدالله بن قنبر سمرقندی : ۲۳۸ -
 عیدالله چلبی : ۲۳۳ ، ۲۳۵ ، ۲۵۳ -
 عیدالله ، حکیم : ۱۳۱ -
 عیدالله خان ، سید : ۱۰۱ ح ، ۱۰۱ ،
 ۱۳۱ -
 عیدالله خان : ۱۰۷ ، تکرار ، ۱۱۰ ،
 ۱۱۱ -
 عیدالله انصاری ، خواجه : ۲۶۷ ح ،
 ۲۷۰ -
 عیدالله ، شیخ : ۱۱۵ ، ۱۶۰ ، ۲۰۷ -
 عیدالله ، مولانا : ۷۳ ، ۹۱ ، ۹۲ ،
 ۹۳ ، ۹۳ ح ، ۹۳ ، ۱۲۳ ، ۱۷۳ ،
 ۲۰۷ -
 عیدالله ، میر ، مشکین قلم : ۲۳۳ -
 عیدالله بن جہاد علی ، مولوی : ۲۱۴ -
 عیدالله بن محمد المہاجر الہمدانی :
 ۱۱۵ ، ۱۱۵ ح -
 عیدالله ، خواجه محمد : ۱۱۳ ح -
 عراقی : ۱۸ ، ۲۹ ، ۲۰ ، ۲۶۱ -
 عرضی : ۲۳۳ -
 عراقی شیرازی ، مولانا جمال الدین :
 ۲۲ ، تکرار ، ۲۴ -
 عزیز مرزا : ۲۵۳ -
 عطارد رقم خان : ۲۳۶ -

عزت الدین بن بهام الدین محمد : ۲۳۰ -

ف

فاضل کابل ، مولانا محمد : ۹۱ ، ۱۱۵ -

فاضل خان کجراتی ، سید : ۷۹ ، ۹۳ -

۱۱۰ ، ۱۶۸ ، ۲۰۸ بتکوار -

فاضل محمد بن سید احمد اکبر آبادی :

- ۳۴

فاسی : ۲۶۷ -

فتح الله شیرازی ، شاه : ۹۱ ، ۹۷ -

۱۰۰ ، ۱۲۱ ، ۱۴۶ ، ۲۰۸ -

فیروالدین دہلوی ، مولانا : ۲۵۷ -

فخرالدین محمد بن الحسن : ۲۳۳ -

فرخ سیر : ۸۵ ، ۸۵ ح ، ۱۵۶ -

فرزدق : ۲۲۳ -

فرنگی [فرنگیان] : ۱ ، ۳ ، ۴ ، ۵ بتکوار ،

- ۱۸

فرهاد و شیرین : ۲۸ -

فرید الدین گنج شکر : ۲۲۹ ، ۲۵۹ -

فرید کبیروالی ، شیخ : ۱۶۵ ، ۱۶۶ -

- ۲۰۸

فصیح الدین ، شیخ : ۶۶ -

فضل الدین قریشی ، بروفسر : ۳۶ ح ،

۳۷ ، ۳۰ ح -

فضل الرحمان ، سید : ۲۵۱ -

فضل الله ، مخدوم : ۷۷ ، ۱۱۶ ،

- ۱۱۷

فضل امام غیر آبادی ، مولانا : ۲۳۳ -

فطرت ، مرزا معز : ۲۰۰ ، ۲۰۵ ،

- ۲۰۹

لفغور ، حکیم : ۳۰ -

عنايت خان : ۶۰ -

عنايت خان شاه چہانی : ۲۳۵ -

عنبر ، ملک : ۲۷ ، ۵۲ -

عوض تاشکندی ، میر : ۱۷۷ ، ۲۰۸ ،

بتکوار -

عوض وجہ ، میر : ۹۲ ، ۱۲۶ -

عیسیٰ سندھی ، شیخ : ۲۸ ، ۳۲ ،

۹۵ ، ۱۱۷ ، ۱۵۱ ، ۲۰۸ -

عیسیٰ ، مرزا : ۷۸ -

غ

غالب مرزا : ۲۳۱ -

غازی الدین حیدر : ۲۵۷ -

غازی خان : ۹۹ -

غزالی ، محمد ، امام : ۸۰ ، ۸۰ ح ،

۸۱ ، ۱۵۲ ، ۱۷۱ -

غلام احمد قادیانی : ۲۵۲ -

غلام حسین : ۲۵۲ ، ۲۵۲ -

غلام حسین میر ، افق : ۲۳۲ -

غلام علی : ۲۵۹ -

غلام علی آزاد بلگرامی : ۱۶۵ ، ۲۳۳ -

غلام علی شاه : ۲۱۳ -

غلام محمد : ۲۳۹ -

غلام نقشبند لکھنوی : ۱۸۰ ، ۲۰۸ -

غنی : ۱۹۹ ، ۱۹۹ ح ، ۲۰۸ -

غوث گوالیاری ، شیخ محمد : ۱۵۱ -

غیاث الدین ، امیر : ۱۰۰ ، منصور

مرزا بن عمر شیخ ، میرزا بن منصور :

- ۲۷۲

غیاث الدین مولوی : ۲۳۰ -

ک

- کافلم علی جوان ، سرزا : ۲۳۸ -
 کافلم ، مجد : ۵۳ ، ۱۹۵ ، ۲۰۱ ،
 ۲۰۸ ، ۲۰۹ ، بن مجد امین : ۶۷ -
 کام بخشی ، شهزاده : ۲۳۳ -
 کام بخشی ، شهزاده مجد : ۱۳۶ ، ۱۳۸ ،
 ۱۸۳ -
 کاسل : ۲۰۱ - احمد بیگ : ۲۰۸ ،
 چهرمی : ۳۰ -
 کبیر ، سید : ۱۹۸ -
 کبیر بن شیخ منور ، شیخ : ۱۱ ح -
 کرامت حسین ، چشمن : ۲۵۳ -
 کریم الدین ، مولوی : ۲۱۱ ح ،
 ۲۱۵ -
 کریم خان ، وکیل الدوله : ۲۳۲ -
 کشنی : ۲۳۳ -
 کشن پرشاد ، سر : ۲۵۳ -
 کلیم : ۱۵۸ -
 کلجان دیوار : ۲۷۳ -
 کمال ، خجند : ۱۸۹ - حضرت خواجده :
 ۲۶۲ -
 کمال الدین ابوالفضل : ۲۳۷ -
 کوکب : ۲۵ بتکرار ، ۲۶ بتکرار ،
 ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹ ، ۳۰ بتکرار ،
 حسنی : ۲۷ -
 کوکبه ، میرزا : ۱۰۷ -
 کوئی ، مولانا خواجده : ۱۱۳ -
 کبیسرو : ۲۲۱ -

- قزیراقه غیاث به سید خان : ۲۳۵ -
 قنبد الله ، مولوی : ۲۵۹ -
 قلاطون : ۱۰۹ -
 فیروز ، سید : ۱۵۲ ، ۲۰۸ -
 فیروز مجد بن سلمان : ۲۳۹ -
 فیضا : ۲۰۰ ، ۲۰۸ -
 فیضی الله برسروری ، شیخ : ۱۷۶ ،
 ۲۰۸ -
 فیضی ، شیخ : ۲۳ ، ۹۱ ، ۱۰۱ ،
 ۱۰۳ ، ۱۰۴ ، ۱۰۵ ، ۱۰۵ ح -

ق

- قادر الدوله : ۲۳۶ -
 قادر خان خواجده : ۹۲ ، ۱۲۶ ،
 ۱۲۶ ح -
 قطب الدین بختیار کاکای ، خواجده :
 ۶۳ ، ۶۲ -
 قطب الدین شهبه سہالوی ، ملا :
 ۱۳۹ ، ۱۸۰ ، ۲۰۸ -
 قطب الملک : ۱۸۲ -
 قطب برہانپوری ، شیخ : ۱۸۲ ، ۲۰۸ -
 قطب عالم میر : ۲۳۵ -
 قطب پاشا ، ملا : ۹۲ ، ۱۳۳ ،
 ۱۸۲ ، ۲۰۸ -
 قلیبی شمس آبادی ، ملا : ۱۸۰ ،
 ۲۰۸ -
 قنبد بن سہلم : ۲۲۲ -
 قلیچ خان : ۱۳۲ -
 قمر خان : ۲۵ ، ۲۹ -
 قنوجی ، سید مجد : ۸۰ ح -

ک

گوهر شاد آغا : ۲۵۲ / ۲۵۳ -

تکرار : ۲۵۵ -

گویا صدیقی ، پروفیسر محمد : ۲۶۸ -

گویا ابتدائی ، آٹای : ۳۰ -

کیسو دواز ، حضرت محمد : ۲۱۳ -

ل

لجوسی نرائن شفیق اورنگ آبادی :

۲۲۲ / ۲۵۳ -

لسانی : ۲۲۵ -

لسانی شیرازی : ۲۰۲ / ۲۰۸ -

لطف اللہ : ۲۰۳ - خان : ۵۸ : ۱۸۳ -

کتابی : ۲۰۹ - حاضی : ۱۹۶ / ۲۰۸ -

لطف اللہ علی گڑھی : ۲۵۲ -

لطف اللہ بن استاد احمد مبار لاہوری :

۳۳ / ۳۴ / ۳۵ / ۳۶ / ۳۷ / ۳۸ -

لیسترنج : ۲۲۱ -

لیلی مجنون : ۲۸ -

م

مارک تھارن ہل : ۲۲۵ -

مارلے : ۲۳۲ -

ماسنول : ۲۲۳ -

ماہر ، محمد علی : ۲۰۳ / ۲۰۸ -

مبارک اللہ : ۲۰۸ -

مبارک ناگوری ، شیخ : ۹۱ / ۱۰۴ -

۱۰۳ / ۱۰۴ / ۱۰۵ / ۱۰۶ ح -

مینلا : ۵۰ ح -

معدالولہ بیادر ، نواب : ۲۳۳ -

مجدد صاحب : ۱۶۹ ح -

مجنون : ۵۷ -

محسن الدولہ ، نواب : ۲۳۶ -

محسن الملک : ۲۳۹ / ۲۵۱ / ۲۵۲ -

۲۵۳ / ۲۵۴ -

محمد : ۲۲۲ -

محمد بن احمد : ۲۵۷ -

محمد بن اشرف الحبشی المستنداری : ۲ -

محمد بن بابستقر بن شاہ رخ بن تیمور :

۲۵۲ / ۲۵۳ -

محمد بن بابرا میرزا بن عمر شیخ بن

تیمور : ۲۵۲ -

محمد بن سلیمان : ۲۳۰ -

محمد بن سروان : ۲۲۲ / ۲۲۳ -

محمد ثناء اللہ ابو الفتح ثانی (کنڈا) :

۲۲۸ -

محمد ، قاضی شیخ : ۹۶ -

محمد ، میرزا : ۱۰۸ ح / ۱۸۳ -

محمد ابراہیم ، حافظ : ۲۳۳ -

محمد اسحاق : ۲۳۶ -

محمد اسلم بن محمد حنیف پسروری انصاری

قادری : ۷۳ -

محمد اعظم شاہزادہ : ۱۸۲ / ۱۸۸ -

محمد اقبال ، علاء مر : ۲۵۳ -

محمد امیر : ۲۳۵ -

محمد بخش : ۸۲ -

محمد جولی بیادر : ۲۵۳ -

محمد حسن البکری الترمذی : ۲۱۶ -

محمد حسن ، مولانا : ۲۱۶ -

محمد حسین آزاد ، شمس العلما : ۲۵۳ -

محمد حسین جونپوری قاضی : ۷۳ / ۷۷ -

- جد علی جوهر، مولانا: ۲۵۲ -
 جد علی خان: ۲۳۶ -
 جد غوث گوالیری: ۲۳۰ -
 جد غوث والا جاء، ثواب: ۵۵ بتکرار -
 جد قبول، شیخ: ۲۰۹ -
 جد قزوینی، مرزا: ۲۲۱ -
 جد قنوجی الجشتی، میر: ۸۰ -
 ۱۵۲ -
 جد کاکلم اسمفانی: ۲۳۶ -
 جد گوالاری، شیخ: ۱۶۵ -
 جد لشکر، شیخ: ۱۵۱ -
 جد ماء جویبوری، شیخ: ۱۶۶ -
 ۱۶۷، ۲۰۹ -
 جد حسن: ۷۱، الثرانی: ۱۳۸ -
 جد مراد کشمیری شیرینی قلم: ۲۴۵ -
 جد معصوم بن شیخ احمد سریندی:
 ۷۳، ۱۵۵ بتکرار ۱۵۹، ۲۰۹ -
 جد منصور: ۲ -
 جد موسوی، مولانا، ۲۱۲ ح -
 جد مومن: ۷۱ -
 جد نافع، ملا: ۱۳۳ -
 جد ولی جان صنت رقم: ۲۴۵ -
 جد یادی علی: ۲۳۳ -
 جد یاشم سنجو، میر ولد میرزا
 رفیع الدین: ۲۶۳ -
 جدی بن مولانا یار جد اناریاب:
 ۲۲۹ -
 جد یحیی، شیخ: ۱۵۲ -
 جد یزدی، ملا: ۹۱، ۱۰۷، ۱۰۸ ح -
 محمود الحشیشی بن ابراهیم الحسینی:
 ۲۵۸ -

- ۸۱ ح، ۸۲، ۹۲، ۱۳۳، ۱۸۲ -
 ۲۰۹ -
 جد حسین چمڑه پوش عراق، حاجی:
 ۱۶۲، ۲۰۹ -
 جد خاوند شاه: ۲۷۳ -
 جد خوشی کنجایی: ۱۶۹، ۲۰۹ -
 جد ذرویش سریندی: ۲۴۲ -
 جد رفیع خان: ۲۳۸ -
 جد رکن الدین: ۲۲۹ -
 جد رکن الدین بن جد سمر الدین:
 ۲۲۹ -
 جد ژبان راسخ، میر: ۲۰۵ ح -
 جد ساقی مستعد خان: ۶۸ ح -
 جد سبحان الله: ۲۳۳ -
 جد سعید، شیخ ابن شیخ احمد سریندی:
 ۲۰۹ -
 جد سعید، مولانا: ۱۲۸، ۱۸۷،
 ۲۰۹ -
 جد شاه: ۲۵۹ -
 جد شاه رنگیلا: ۲۵۷ -
 جد شریف لاهوری، میر: ۱۶۱ -
 جد شفیع: ۷۶، ۸۵ ح، ۱۷۰، ۲۰۹ -
 جد صادق حاجی: ۲۳۳، ۲۳۵ -
 جد صادق مرزا: ۲۳۱ -
 جد صالح میر: ۲۴۳ -
 جد صالح یتگری اکبر آبادی، شیخ:
 ۳۱ -
 جد عادل، حاجی: ۱۶۲، ۱۶۳،
 بتکرار، ۱۶۳، ۲۰۹ -
 جد علی: ۲۳۸، ۲۳۶ -
 جد علی بن خیر الله: ۳۳ -

مشتاق حسین نواب ، وقار الملک :
- ۲۳۹ -

مشرق : ۲۰۲ -

مصطفیٰ : ۳۱ -

مصطفیٰ حسین ، سید : ۲۵۳ -

منظر خان : ۱۰۰ ، ۱۰۱ ح -

منظر علی ، خواجہ : ۱۰۰ ح -

منظر الحق : ۳۱ -

معز الدین محمد بن سام : ۲۳۲ -

معزی اللہ ، سید : ۸۰ ح -

معین ، شیخ : ۹۱ ، ۹۹ -

معین واعظ : ۹۹ -

مغربی : ۲۹ -

مقربزی : ۲۳۷ -

مکرم خان ناظم مٹان ، سرکار ، نواب :
- ۱۸۷ -

ملک نروانی : ۲۹ ، بتکرار -

ممتاز احمد انصاری ، ڈاکٹر : ۲۵۳ -

منسا رام ، منشی کشمیری : ۲۳۳ -

منتصب علی منشی : ۲۵۰ ، ۲۵۱ -

منصور میرزا بن بابورا میرزا بن عمر :
- ۲۷۲ -

منور لاہوری ، شیخ : ۹۱ ، ۱۱۱ -

منہاج سراج صاحب : ۳۰ -

مشیر لاہوری : ۲۰۰ ، ۲۰۲ ، ۲۰۹ -

موسیٰ لاہوری ، حافظ : ۱۳۸ -

مہدی علی خان ، نواب محسن الملک :
- ۲۳۹ -

محمود بن احمد بن مسعود القنوی :
- ۲۳۶ -

محمود بن اسحاق شہابی : ۲۳۲ -

محمود بن محمد العباس : ۲۱۹ -

محمود جواہری ، ملا : ۱۸۳ ، بتکرار :
- ۲۰۸ -

محمود خان شیرانی ، حافظ : ۸۸ ، ۲۷ -
محمد الدین عبدالقادر جیلی ، حضرت شاہ :
- ۶۵ -

محمد الدین عرف ملا موسیٰ ، ملا :
- ۱۲۲ ، ۱۲۳ -

محمد الدین مہلا : ۲۳۳ -

محمد طباطبائی : ۲۵۸ -

مختار الدین : ۱۵۵ -

مختار الدین احمد آرزو ، ڈاکٹر : ۲۳۱ -
مخصوص اللہ ، مولانا : ۲۱۲ -

مدار ، شاہ : ۶۵ ، ۱۶۲ ، ۱۶۳ -

میرزا دارا بخت ولی عہد چادر شاہ :
- ۲۵۷ -

مروان : ۲۲۳ -

مروان الجعدی : ۲۲۲ ، ۲۲۳ -

مروان بن الحکم : ۲۲۳ -

مروان بن محمد : ۲۲۲ ، ۲۲۳ -

مروان مقلب بد العباد : ۲۲۳ -

مراب : ۲۰۳ -

مرید خان طباطبائی : ۲۳۰ -

مریم : ۹۵ -

مستند خان : ۷۲ ح -

مستوی : ۲۲۰ -

مسعود شاہ ، خان : ۲۵۱ -

نصیر الدین چراغ دہلی ، شیخ : ۶۳ ،
- ۱۳۹ -

نصیر حسین خیالی ، علیم آبادی ، نواب :
- ۲۵۳ -

نظام الدین ، احمد : ۲۹ ، ۲۵۲ ، ۲۵۳ -
اولیا : ۶۳ ، ۲۲۹ -

نظام الدین احمد ہنسی ، خواجہ : ۲۳۹ -
نظام الدین حسین : ۲۵۰ ، ۲۵۶ -

نظام ہنسی ، قاضی : ۹۱ -

نظام برہانپوری ، شیخ : ۲۰۹ -

نظام ، شیخ : ۳ ، ۶۸ ، ۶۸ ، ۶۸ ، ۵۳ -
ہنگرا : ۲۵ ، ۵۶ ، ۹۲ ، ۱۲۵ ،

- ۱۳۱ -

نظام ، ملا : ۸۳ -

نظامی : ۲۹ -

نظامی گنجوی : ۲۳۵ -

نصرت اللہ ، سید : ۲۰۹ -

نجم ، محمد : ۳۵ ، ۱۲۵ -

نقیب خان : ۲۶ -

نورود : ۲۶۱ -

نواب بیگم صاحب : ۱۵۳ -

نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ والیدہ
بہاول : ۴۱۵ ج -

نور الحسن نادر ، سید : ۲۳۹ -

نور الحق دہلوی ، شیخ : ۹۲ ، ۱۲۵ ،
۱۵۹ ، ۲۰۲ ، ۲۰۹ - ہنگرا -

نور الدین ، شاہ : ۱۶۲ ، ۱۶۳ ، ۱۶۴ ،
ہنگرا -

نور الدین چہانگیر بن اکبر بادشاہ : ۲۳۵ -
نور اللہ ، قاضی : ۹۱ ، ۱۱۳ ، ہنگرا ،

- ۱۱۵ ج -

میان میر ، میر محمد ، حضرت شیخ : ۶۱ -

میجر حسین : ۲۵۳ -

میر علی لہریزی : ۲۳۲ -

میر عباد : ۲۳۲ -

میر قادری ، شیخ : ۱۵۳ -

میرک شاہ ، سید : ۱۰۵ ، ۱۱۳ ،
۱۱۴ ج -

میرک شیخ بروی : ۶۶ ، ۹۲ ، ۱۲۳ ،
بن قصبہ الدین : ۶۶ -

میرک شطرنجی ، ولانا : ۹۱ ، ۱۰۵ -

میر کلان محدث بروی : ۹۱ ، ۱۱۳ ،
۱۱۴ ج ، ۱۱۵ ، ۱۶۰ -

مینا ، ہندوم ، شیخ : ۱۶۰ ، ۲۰۹ -

ن

نادر شاہ : ۲۳۲ ، ۲۵۵ -

ناسخ ، امام بخش : ۲۳۵ -

ناصر الدین ، خواجہ : ۱۱۵ ج ہنگرا -

ناصر علی : ۱۹۶ ، ۲۰۸ -

ناصر حسن (ناصر بار جنگ) : ۲۵۵ -

نبی ، صلی اللہ علیہ وسلم : ۲۳۲ -

نجم الدین ، مولانا : ۲۱۶ ، ۲۱۶ ج -

نقیب بن مہمون الواسطی : ۲۶۵ ج -

نذر محمد خان ، ہنسی : ۱۹۱ -

نذیر احمد ، مولانا : ۲۱۶ ج -

نذیر حسین میان : ۲۵۲ -

نسبتی تھانیسری : ۲۰۳ ، ۲۰۹ -

نسیمی : ۲۹ -

نصیر الدین برہانپوری ، قاضی : ۶۷ ،

۵۵ ، ۵۵ ج ، ۱۱۶ ، ۱۱۶ ج ،

۱۲۵ ، ۱۴۳ ، ہنگرا : ۲۰۹ -

۵

- ہادی علی : ۲۴۴ -
 ہادی علی منشی : ۲۴۵ -
 ہاشم گیانی ، میر : ۱۲۲ ، ۱۲۳ ، ۱۲۵ ، ۲۰۹ -
 ہانس شعبی : ۱۳۳ ح -
 ہدایت اللہ : ۲۳۸ -
 ہدایت اللہ ڈوبی رقم : ۲۴۳ -
 ہدایت اللہ قادری : ۱۲۵ -
 پروی ، شیخ : ۱۲۲ ، ۲۰۹ -
 ہرمان ایچی : ۲۲۵ -
 ہشام بن عبدالملک : ۲۲۳ -
 ہام ، حکیم : ۱۱۰ -
 ہابون : ۸۹ ، ۹۵ ح ، ۱۳۳ -
 ہمت خان : ۱۲۹ ، ۱۹۷ ح -
 ہضم ہمت : ۱۳۱ ح -
 ہندو : ۵۷ ، ۱۹۲ -
 ہیرا سنگھ : ۲۴۱ -

ی

- یار محمد خان : ۲۷۱ ؛ بتکرار -
 یاقوت رقم خان : ۲۴۶ -
 یحییٰ بن محمد بن الخطاب : ۳۷ ح -
 یحییٰ لاہوری ، ملا : ۸۲ ، ۱۳۶ ، بتکرار -
 یعقوب ، ملا محمد : ۹۲ ، ۹۳ ، ۱۳۱ -
 یحییٰ ح ، بتکرار : ۱۸۱ ، ۲۰۹ -
 یوسف علیہ السلام ، حضرت : ۲۲۷ -
 یوسف لاہوری ، مولانا : ۹۱ ، ۱۱۸ -
 یودی : ۱۹۲ -

- یوراثہ احمد : ۳۵ ، ۳۵ ح -
 یوراثہ دوسن ، حافظ : ۲۴۴ -
 یوراثہ میر : ۲۳۸ -
 نور جهان : ۲۵۷ -
 نبال الدین ، مولوی : ۲۴۶ -
 نورنبی : ۱۹۶ -

و

- واحدی : ۲۷۳ -
 وارث خان ، شیخ محمد : ۱۶۸ ، ۱۷۸ ، ۲۰۹ ، بتکرار -
 واضح ، مبارک اللہ : ۲۰۵ ، ۲۰۹ -
 وجہ الدین ، عبداللہ لسانی شیرازی :
 ۲۳۸ -
 وجہ الدین گوہرلو ، شیخ : ۷۳ ،
 ۱۲۳ ، ۱۸۳ ، ۲۰۹ -
 وحدت ، نیرۃ شیخ احمد سرہندی :
 ۲۰۵ ، ۲۰۹ -
 وحشی ، ملا : ۲۳ ، ۳۰ -
 وحید طاہر : ۲۰۳ ، ۲۰۹ -
 ورجن گیانی روپنی : ۲۲۹ -
 وزیر خان ، محمد طاہر : ۲۰۱ -
 وقار الملک : ۲۵۰ ، ۲۵۱ ، ۲۵۳ ،
 ۲۵۵ -
 ولی اللہ بن عبدالرحیم محدث دہلوی :
 ۲۱۵ ح -
 ولی اللہ شاہ صاحب : ۸۵ ح ، ۲۱۰ ،
 بتکرار -
 ویستغفک : ۲۲۴ -

کتاب خانے اور چھاپہ خانے

کتاب خانہ دارالرشاد، گولڈ پیرجھنڈا

مسلک : ۲۱۶ ج -

کتاب خانہ دارالعلوم دیوبند : ۲۱۲ ج -

کتاب خانہ ریاست کپورتھلہ : ۱۱۰ -

کتاب خانہ سلطان جہ : ۲۷ -

کتاب خانہ شاہی لکھنؤ : ۹۸۱۲۷ -

کتاب خانہ شاہی کلکتہ : ۲۹۷ -

کتاب خانہ پروفیسر شیرانی لاہور :

- ۲۵

کتاب خانہ برلین : ۲۵۷ -

کتاب خانہ رام سٹیم پریس لاہور : ۲۱۳ ج -

ل

لائبریری : ۲۳۰ -

م

مطبع احمدی : ۲۱۳ -

مطبع سلطان : ۲۳۸ -

مطبع بیتابی : ۲۱۱ ج -

مطبع مصطفائی : ۵۳ -

مکتبہ "کلیہ" پنجاب : ۲۶۶ -

الف

انڈیا آفس : ۵۲۱۵۱ ج ۲۲۵۱ -

انڈیا آفس لائبریری : ۲۳۱ -

ب

برٹش میوزیم : ۱۱۳۱، ۱۳۱، ۱۲۳۱

- ۲۵۷، ۲۳۳

یوہا لائبریری : ۷۶ -

پ

پنجاب یونیورسٹی لائبریری : ۲۲۶

- ۲۳۶

ش

شاہی کتاب خانہ : ۲۳۳ -

ک

کتاب خانہ انڈیا آفس : ۱۰۶ ج -

کتاب خانہ بالٹی بور : ۲۲ -

کتاب خانہ برٹش میوزیم : ۲۱۳ -

کتاب خانہ پنجاب یونیورسٹی : ۲۷

- ۲۳۶، ۱۳۱، ۱۲۳، ۱۰۶ ج -

کتاب خانہ حصار : ۲۲۵ -



مقامات و عبارات

آ

آبار (آبار؟) : ۲۲۰ -

آذربایجان : ۲۲۳ -

آرمینیا : ۲۲۳ -

آکسفورڈ : ۲۲۵ -

آگرہ : ۲۲۲ ، ۹۰ ، ۱۰۸ ، ۱۵۱ ، ۲۱۵ ح ،

۲۳۲ ، ۲۳۸ -

الف

اجپیر : ۴۴ ، ۶۰ ، ۱۳۲ ، ۱۶۰ -

احمد آباد : ۲۶ ، ۳۵ ، ۵۱ ، ۵۳ ،

۹۵ ، ۱۵۴ ، ۱۵۸ ، ۱۷۵ ،

۲۶۳ -

احمد نگر : ۲۳۳ -

انجسکٹ : ۱۲۶ ، ۱۷۷ -

انجیر ، دریای : ۲۰ ، ۵۵ -

اوزبکان (اوزبکان) : ۶۱ -

استنبول : ۲۳۲ ، ۲۵۸ ، ۲۶۷ ،

۲۶۸ تکرار -

اصفہان : ۱۱۵ ح ، ۲۳۱ -

اگر آباد : ۱۳۸ -

آکیر آباد : ۳۵ ، ۸۰ ، ۸۰ ح ،

۸۲ ح ، ۱۰۸ ، ۱۱۳ ، ۱۱۷ ،

۱۲۰ ، ۱۵۲ ، ۱۹۰ -

الجزیرہ : ۲۲۳ -

المنصورہ : ۲۲۰ -

الم آباد : ۶۳ ، ۷۷ ، ۹۰ ، ۱۰۳ ،

۱۶۵ ح ، ۱۸۲ -

اسٹی : ۱۶۵ -

لودہ : ۹۹ ح -

اورنگ آباد : ۵۰ ، ۵۲ ، تکرار ، ۵۳ ،

تکرار ، ۵۴ ، ۱۲۲ ، ۱۳۶ ،

۱۵۳ ، ۱۷۵ -

اورینٹل کالج لاہور : ۲۱۶ -

ایران : ۵۰ ، ۵۱ ، ۱۷۲ ، ۲۰۰ ،

۲۰۱ ، ۲۰۵ ، تکرار ، ۲۳۹ ،

۲۵۸ ، ۲۵۲ -

ایشیا : ۲۷۰ -

ایم اے لو کالج : ۲۵۰ -

ب

باغ — خاندانان : ۱۵۲ ، ۱۱۲ ح ،

زاخان : ۲۷۰ - عبدالرحیم خان :

۱۱۲ ح - محل : ۱۳۵ - مراد :

۲۷۰ - سہایت خان : ۱۱۲ ح -

باغ قیسی بنش لاہور : ۱۵۵ -

بانکی پور : ۲۳ ، تکرار ، ۵۱ ، ۱۱۹ ،

۲۱۹ ، ۲۳۱ ، ۲۳۲ ، ۲۳۲ -

بشرہ : ۱۵۷ ح -

بحرین : ۹ ، تکرار -

بخارا : ۳۹ ، ۲۳۲ -

بختاور پوره : ۱۳۶ -

بختاورنگر ، سرای : ۱۳۲ ، بتکرار ،
- ۱۳۶ -

بدعشان : ۷ ، بتکرار ، ۱۳ ، بتکرار ۱۵
بتکرار : ۳۸ ، ۳۸ ، ح ۹۹ -

برلین : ۵۱ ، ۵۲ ، ح ۱۲۶ ، ۲۳۱ -
بروج : ۱۷ -

برهان پور : ۲۶ ، ۳۶ ، ۷۵ ، ۱۱۷ ،
۱۲۷ ، ۱۵۱ ، بتکرار ، ۱۵۲ ،

۱۵۲ ، ۱۷۳ ، ۱۸۲ -

بکھر (ملکپور) : ۱۳۳ -

بلغ : ۵۹ ، ۱۲۶ ، ۱۲۷ ، ۲۳۲ ،
۲۷۳ ، بتکرار -

بمبئی : ۲۱۳ ، ۲۲۸ ، ۲۳۰ ، ۲۵۶ -
بنارس : ۳۵ -

بنکالہ : ۶ ، ۹ ، ۱۵۸ ، بتکرار ،
- ۱۹۱ -

بہار : ۸۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۸ ، ۱۵۳ ،
- ۱۷۸ -

بھاگل پور : ۸۱ -

بھروج : ۲۶ ، ۹۶ -

بہشت عدن : ۵ ، ۲۶۲ -

بہکر : ۵۱ -

بھوپال : ۲۵۰ ، ۲۵۶ -

بودلہین ، بودلہین ؟ : ۲۳۱ -

بودلہین : ۲۳۲ -

بیت اللہ : ۳۳ -

بیجاپور : ۲۶ ، ۳۷ ، ۱۱۷ ، ۲۲۸ ،
- ۲۶۳ -

بیدر : ۲۶ -

پ

پانی پت : ۳۳ -

پتن : ۹ -

پٹن : ۱۲۸ -

پٹنہ : ۵۰ -

پنجاب : ۱۱۵ ، ۱۶۲ ، ۱۶۸ -

پنجاب پولورنی : ۵۰ ، ح ۵۲ ،
- ۵۹ -

پنجاب چیف کورٹ : ۲۵۳ -

پیرس : ۲۱۳ ، ح -

ت

تاج محل : ۳۳ -

تاج محل ہوٹل : ۲۵۶ -

تبت : ۱۹ ، ۳۸ -

تہ لہوکر : ۶۲ -

تھہ : ۲۰۰ -

نعت الریح : ۹ ، ۹ ، بتکرار -

نعت سلیمان : ۵۳ ، ۱۰۹ -

ترکی : ۲۵۳ -

لکھو سید : ۱۶۲ -

تلہ بھاد : ۱۱۲ ، ح -

توران : ۱۱۱ ، ح -

تھالیسر : ۲۰۱ ، ۲۰۳ -

ٹ

ٹہنہ : ۱۹۲ -

ٹولک : ۲۳۵ -

ث

ٹھوٹھ : ۱۷ -

ج

- جاپان : ۲۵۲ -
 جالندر : ۹۵ -
 جامع مسجد شاهجهان آباد : ۸۵ ح -
 جرجانه : ۲۲۱ -
 جلاب : ۶۲ -
 جلیله : ۱۳۳ ح ۱۶۵ -
 جودپور : ۲۵ -
 جونپور : ۳۵ ، ۴۵ ، ۵۵ ، ۱۰۸ بتکرار ،
 ۱۳۳ ، ۱۶۶ ، ۱۶۷ ، ۱۸۳ -
 جهان آباد : ۸۰ ، ۷۹ -

ج

- چنور : ۸۵ ح -
 چرخ : ۶۲ بتکرار -
 چین : ۹ -

ج

- جیشہ : ۹ -
 حجاز : ۱۱۷ ح ۱۱۶ ، ۱۱۹ ،
 ۱۶۳ -
 حسن ابدال : ۷۲ ح ۱۲۹ ، ۱۳۵ ح -
 حرمین شریفین : ۹۸ ، ۱۰۸ ،
 ۱۱۷ ح ۱۲۲ ، ۱۲۳ ، ۱۲۸ ،
 ۱۲۸ ح ۱۵۲ ، ۱۵۸ -
 حصار : ۲۳۵ ، ۲۳۰ -
 حوض کوثر : ۵۶ -
 حیدر آباد : ۲۵۹ ، ۲۵۷ -
 حیدر آباد دکن : ۲۱۹ -

خ

- خاندہیس : ۲۰۱ -
 خٹائی : ۱۲ ، ۱۸ ، ۱۹ بتکرار -
 خٹن : ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۸ ، ۱۹ -
 خجند : ۱۱ -
 خراسان : ۵ ، ۱۳ ، ۱۵ ، ۱۲۳ ، ۱۵۰ ،
 ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۲۳۵ ، ۲۵۱ -
 خضری تلاء : ۵۳ -
 خلد برین : ۵ ، ۱۶۳ -
 خوارزم : ۲۲۱ -
 خوائی پورہ : ۶۱ -

د

- داسقان : ۲۵۵ -
 دارالوقت (حراسے) : ۲۲۱ -
 دانش گاہ پنجاب : ۲۸ ح ۸۵ ، ۸۹ -
 دفتر آکولنٹ جنرل لاہور : ۱۰۹ ح -
 دکن : ۳ ، ۲۶ ، ۵۰ بتکرار ،
 ۵۲ ، ۶۳ ، ۷۲ ح ۷۶ ، ۱۰۳ ،
 ۱۲۲ ، ۱۲۸ ، ۲۶۳ -
 دودلہ (وادی) : ۵۲ -
 دولت آباد : ۲۶ ، ۳۶ ، ۶۳ -
 دہلی : ۳۰ ، ۵۱ ، ۶۳ ، ۷۳ ، ۸۳ ،
 ۹۰ بتکرار ، ۱۱۹ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱ ،
 ۱۲۱ ، ۲۱۰ بتکرار ، ۲۱۱ ح ،
 ۲۱۳ ح ۲۱۴ ، ۲۱۶ ، ۲۱۸ ،
 ۲۳۵ ، ۲۳۸ ، ۲۶۸ - کپہہ : ۶۳ -
 نو : ۶۳ ، ۶۴ - دوواڑہ : ۵۳ ،
 بتکرار -

خزین : ۶۲ بتکرار ، ۶۳ بتکرار -

ج

خارس : ۱۲ -

فتح بود : ۱۰۰ -

فتح نکر : ۵۳ ، ۵۴ -

فرخ آباد : ۲۲۷ -

فرنگ : ۸ ، ۸۱ بتکرار ، ۱۷ ، ۱۵۶ -

فرید آباد : ۱۳۲ -

فورٹ ولیم کالج : ۲۴۸ -

ق

قاپورہ : ۱۰۸ ج -

قباہ : ۳۷ ج ، ۳۸ بتکرار ، ۴۰ -

۴۴ -

قدم گہ رسول : ۱۹۸ -

قزوين : ۲۴۷ -

قطب آباد : ۱۳۴ -

قطیف : ۹ بتکرار -

قلعہ ارک : ۵۳ -

قلعہ ایجاپور : ۷۰ ج -

قلعہ گوالیار : ۱۱۱ -

قلندھار : ۴۸ -

قنوج : ۴۵ ، ۸۰ ، ۱۱۰ ، ۱۵۲ -

ايس سکنان : ۹ -

ک

کابل : ۳۰ ، ۳۸ ، ۶۲ ، ۱۱۱ ج ،

۱۱۵ ج ، ۱۱۸ بتکرار ، ۱۲۰ ،

۱۳۱ ، ۱۷۲ بتکرار ، ۱۸۰ ، ۲۶۸

بتکرار ، ۲۶۹ -

کاشان : ۱۴ -

کاشغر : ۱۸ -

کبدان : ۱۷ -

کیور تھام : ۱ -

کو : ۱۸ -

کرات : ۱۲۲ -

کراچی : ۳۰ -

کرمان : ۱۱ -

کرنالک : ۲۶ -

کشمیر : ۱۹ ، ۳۸ ، ۵۳ ، ۱۰۱ ،

۱۰۱ ج ، ۱۵۳ بتکرار ، ۱۷۱ ،

۱۹۹ ، ۲۴۲ -

کعبہ : ۹۵ ، ۲۶۱ -

ککالوڑ : ۱۶۲ -

کلکتہ : ۶۷ ، ۶۸ ج ، ۷۱ ، ۸۹ ،

۱۱۵ ، ۲۳۰ ، ۲۴۷ ، ۲۴۸ -

۲۵۰ -

کاوری : ۱۸ -

کنجاہ : ۱۶۹ ، ۲۰۳ -

کنول تلاق : ۵۳ -

کوئٹہ : ۱۴۶ -

کول (علی گڑھ) : ۲۵۹ -

کول کنڈہ : ۴۶ ج -

کوہ ستارہ : ۵۵ -

کوہ طور : ۵۵ -

کوہ لبنان : ۱۶۰ -

کھجورہ : ۱۹۵ -

کھڑکی : ۵۲ -

ک

کاڈر گھ : ۲۵۰ ، ۲۷۱ ، ۲۷۲ ، ۲۷۵ -

۲۴۴ / ۲۴۶ / ۲۴۸ / ۲۵۹ -

لندن (London): ۹۰ / ۲۳۱ -

۲۴۸ / ۲۴۹ -

لنکر خان، محلہ: ۱۰۹ ج بتکرار -

لوئی، قصیدہ: ۳۵ -

لیورگ: ۲۱۹ / ۲۲۱ / ۲۲۲ -

م

مالوہ: ۱۱۱ ج -

ماوراء النہر: ۱۱۱ ج ۱۲۶ -

میلونہ: ۱۸ -

مناسم دوانوروشی: ۲۳۱ -

مشہد: ۲۴۲ / ۲۴۵ -

مصر: ۸ / ۹ / ۱۳ / ۱۸ / ۵۴ -

۲۵۷ -

مصلیٰ: ۲۴۰ بتکرار، ۲۴۱ / ۲۴۲ -

مقلیورہ شاہجہاں آباد: ۱۶۱ -

مقبرہ بی بی پاکدامن: ۱۱۵ -

۱۱۵ ج - شاہ عالم: ۱۵۷ - شمع

القین کمال: ۱۳۹ -

سکن اورد: ۱۶۳ -

سکہ معظمہ: ۱۳ / ۱۸ / ۹۵ بتکرار،

۱۱۹ -

سکی دروازہ: ۵۳ بتکرار -

سنگھری (سنگھری): ۱۳۳ ج ۱۸۱ -

سلاطین (سلاطین): ۹ -

سلطان: ۳۸ / ۹۳ / ۱۳۴ ج ۱۸۲ -

مغانہ: ۲۲۲ -

سنگھری: ۱۳۴ ج -

مشو: ۳۶ -

منصورہ: ۲۲۱ -

کلاں چران: ۲۷۵ -

گنبد گوہر شاد آغا: ۲۷۰ / ۲۷۲ -

گجرات: ۱۷ / ۱۲۸ / ۱۵۷ / ۱۶۲ -

۱۶۸ بتکرار -

گلبرگہ: ۳۷ -

گندہ لدی: ۵۲ -

گوالیار: ۳۵ -

گوچاران: ۲۷۵ -

گورکھ اورد: ۱۳۳ / ۱۳۴ ج ۱۸۱ -

بتکرار: ۲۸۰ -

گولکنشہ: ۲۶ / ۳۶ -

ن

نال قلعہ: ۲۳ -

نابور: ۲۳ / ۲۵ / ۳۳ بتکرار، ۳۸ -

۹۱ / ۱۶۲ / ۷۱ / ۷۲ / ۷۳ / ۷۴ -

بتکرار: ۸۲ / ۹۵ / ۹۷ / ۹۹ -

۱۰۳ / ۱۰۶ ج ۱۰۷ / ۱۰۸ / ۱۰۹ -

۱۱۰ ج ۱۱۱ / ۱۱۲ ج ۱۱۳ -

۱۱۴ / ۱۱۵ / ۱۱۷ / ۱۱۸ -

۱۲۱ / ۱۳۰ / ۱۳۱ / ۱۳۱ ج ۱۳۱ -

۱۳۴ ج ۱۳۵ / ۱۳۶ ج ۱۳۶ -

۱۳۹ / ۱۵۳ / ۱۵۳ بتکرار، ۱۵۴ -

۱۶۲ / ۱۶۶ / ۱۶۶ بتکرار، ۱۶۷ / ۱۶۸ -

۱۷۵ / ۱۹۶ / ۲۰۳ / ۲۱۳ -

۲۱۴ ج ۲۲۳ -

لدھیالہ: ۱۳۳ ج -

لکنواڑہ: ۵۲ -

لکھنؤ: ۲۲۳ ج ۱۶۰ / ۱۶۰ بتکرار، ۱۶۱ -

بتکرار: ۱۶۵ / ۱۸۰ / ۲۱۱ ج ۲۱۴ -

۲۱۴ / ۲۱۵ / ۲۲۸ / ۲۲۹ -

موتی محل : ۵۱ / ۵۲ ح -

موسل : ۲۲۲ -

میرٹھ : ۲۱۱ ح -

ن

نارنول : ۱۵۸ -

ننویہ : ۲۵۲ -

نوشہرہ : ۱۶۲ -

نہرلیک : ۱۶۸ -

نہلواڑہ : ۳۶ / ۳۶ ح -

نیشاپور : ۱۱ -

و

ولایت : ۳ / ۳ / ۱۸۶ / ۱۹۱

بتکرار : ۱۹۲ -

ہ

ہائی کورٹ [لاہور] : ۱۰۹ ح -

ہجولہ : ۶۲ -

ہرات : ۳۹ / ۱۱۳ / ۱۱۴ / ۲۳۵

۲۳۹ / ۲۶۶ / ۲۶۷ / ۲۶۷ ح -

۲۶۹ / ۲۵۵ -

ہراسہ : ۱۰۱ -

ہسران : ۹ -

ہند : ۳ / ۳ / ۵ / ۱۶ / ۱۶

۱۵ / ۱۵ / ۱۹ / ۲۳ / ۲۳

۱۵۳ / ۱۵۳ / ۱۵۳ / ۱۶۱

۱۰۸ ح / ۱۱۳ ح / ۱۱۵ ح

۱۳۰ / ۱۳۰ / ۱۵۰ / ۱۶۲

۱۶۰ / ۱۶۱ -

ہند و پاکستان : ۳۸ -

ہندو خانہ :

ہندوستان : ۵۰ / ۵۳ / ۵۳ ح

۶۶ / ۶۶ / ۶۶ / ۶۶ ح

۹۵ / ۱۰۸ / ۱۱۳ / ۱۱۳

۱۲۲ / ۱۲۳ / ۱۲۸ / ۱۵۰

۱۵۰ / ۱۵۲ / ۱۵۲ / ۱۸۱

۱۸۳ / ۱۸۶ / ۱۸۷ / ۲۰۰

۲۰۱ / ۲۳۲ / ۲۵۹

۲۶۳ / ۲۶۳ / ۲۶۳

ہندوستان عشرت آباد : ۵۳ -

ی

یزد : ۲۳ -

یمن : ۱۳ -

یونان : ۲۵۱ -



مجلس ترقی ادب کی چند مطبوعات

۱۔	مقالات حافظ محمود شیرانی : (جلد اول)	
12.00	مرتبہ مطہر محمود شیرانی	- - - - -
12.00	۲۔ " " " " : (جلد دوم)	- - - - -
12.00	۳۔ " " " " : (جلد سوم)	- - - - -
12.00	۴۔ " " " " : (جلد چہارم)	- - - - -
24.00	۵۔ " " " " : (جلد پنجم) تقلید (شعرالمجم)	- - - - -
13.50	۶۔ مباحث : از ڈاکٹر سید عبداللہ	- - - - -
6.00	۷۔ شاعری اور قہقہہ : از محمد ہادی حسین	- - - - -
18.00	۸۔ مغربی شعریات : از محمد ہادی حسین	- - - - -
10.00	۹۔ میر امن علی عبدالحق ٹک : از ڈاکٹر سید عبداللہ	- - - - -
15.00	۱۰۔ اصول انتقاد ادبیات : از سید عابد علی عابد	- - - - -
9.00	۱۱۔ یورپ میں تحقیقی مطالعے : از آغا انتظار حسین	- - - - -
8.00	۱۲۔ ذکری کلچر : از محمد نصیر الدین ہاشمی	- - - - -
12.00	۱۳۔ حالی کی اردو نثر نگاری : از ڈاکٹر عبدالنور	- - - - -
25.00	۱۴۔ مقالات عروسی : از امتیاز علی خان عروسی	- - - - -
15.00	۱۵۔ یادداشت ہائے مولوی محمد شفیع	- - - - -
12.00	۱۶۔ جدید طبیعیات کا تعارف : از پروفیسر محمود انور	- - - - -
	۱۷۔ نامور مسلم سائنس دان :	
4.50	از پروفیسر حمید عسکری : - - - - - اخباری کالج	
6.50	۱۸۔ نامور مغربی سائنس دان : - - - - - سفید کالج	
4.50	از پروفیسر حمید عسکری : - - - - - اخباری کالج	
7.00	۱۹۔ خلائی تسخیر : - - - - - سفید کالج	
5.00	از حبیب اللہ خان - - - - - اخباری کالج	
	۲۰۔ باہت الامراض : از حکیم محمد شریف جامی	
60.00	(بالصویر ، جلد اول و دوم) - - - - -	
25.00	۲۱۔ تاریخ ایران : (جلد اول) از پروفیسر مقبول بیگ بدخشانی	- - - - -
25.00	۲۲۔ " " " " : (جلد دوم) " " " " " " " " " " " "	- - - - -
6.50	۲۳۔ ڈراما نگاری کا فن : از ڈاکٹر محمد اسلم قریشی	- - - - -
15.00	۲۴۔ صحائف پاکستان و ہند میں : از ڈاکٹر عبدالسلام غوربید	- - - - -